ملکوں میں

وکٹور میرز پینا

سوشلسٹ ملکوں میں کھیل اور کھلاڑی

سوشلسٹ ملکوں میں کھیل اور کھلاڑی

مدیر

وکٹور رمیرج پینا

نو یگ پریس

چاندنی چوک، دہلی

۱۹۸۰ء

پبلشر : نویگ پریس، چاندنی چوک، دہلی
پرنٹر : پنجابی پریس، رانی جھانسی روڈ، نئی دہلی

قیمت : ۶ روپے

فہرست

بلغاریائی تجربہ

بلغاریہ میں جسمانی تربیت کی تحریک کی شروعات کو ایک صدی سے بھی زیادہ گزر چکی ہے۔

نومبر ۱۹۷۸ء میں اس کا جشن صد سالہ ہوا تھا۔ پانچ سو سال کی غیر ملکی حکمرانی سے بلغاریہ کی نجات (۱۸۷۸ء) کے فوراً بعد کھیلوں کے پہلے منظم مقابلے ہوئے۔ بلغاریہ کے کھلاڑیوں نے ایتھنس میں منعقدہ پہلے اولمپک کھیلوں میں ۱۸۹۶ء میں حصہ لیا تھا، حالانکہ دوسری عالمگیر جنگ (۱۹۳۹ء - ۱۹۴۵ء) سے پہلے بلغاریائی کھلاڑوں کو مشکل ہی سے کوئی خاص کامیابی نصیب ہوئی۔ کھیلوں کی تحریک کو ریاست کی کسی بھی طرح کی حمایت نہ ملنے، سازوسامان اور لوازمات کی کمی اور استادوں اور تربیت کے پروگراموں کے قطعی موجود نہ ہونے کے باعث پرجوش نوجوان بلغاریائی کھلاڑیوں کو اوروں پر سبقت حاصل نہ ہو سکی۔

۱۷ ستمبر ۱۹۴۴ء کے اپنے اعلان میں محاذ وطن کی نئی حکومت نے اپنے پروگرام کی وضاحت کی تھی جس میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ کھیلوں کو مقبول عام کرنا اور ان کو سائنٹیفک بنیاد پر منظم کرنا چاہیے۔ ۱۹۴۵ء میں جسمانی تربیت کو فروغ دینے کے متعلق ایک قانون منظور کیا گیا۔ ۱۹۵۲ء میں بلغاریائی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے پولٹ بیورو نے ایک فرمان جاری کیا جس کی منشا کھیلوں کے معیار کی اصلاح تھی۔ اس کے بعد ہلکے ورزشی کھیلوں اور جمناسٹک کو فروغ دینے پر مجلس وزرا، کا فرمان آیا، پھر کشتیوں کے فروغ پر ایک نئے فرمان (۱۹۶۹ء)، اور دیگر اقدامات کی باری آئی۔ جسمانی تربیت اور کھیلوں کی بلغاریائی یونین ۱۹۵۷ء میں قائم ہوئی۔ اس کے سپرد یہ کام کیا گیا کہ وہ کھیلوں کے انتظام و انصرام میں تمام تنظیموں اور شعبوں کو مدد دے اور عمر کے تمام زمروں اور آبادی کے تمام حلقوں میں جسمانی تربیت اور کھیلوں کو مقبول کرنے کے لئے ان کے ساتھ مل کر کام کرے۔

تندرستی اور کام کرنے کی صلاحیت کو سب سے زیادہ قیمتی قومی اثاثہ قرار دیا گیا ہے۔ جسمانی تربیت کی تحریک کو ملک گیر پیمانے پر فروغ دینے کا در حقیقت یہی خاص مقصد ہے۔

آج جسمانی تربیت اور کھیل بلغاریائی عوام کی زندگی کا لازمی عنصر بن گئے ہیں۔ معیشت، ثقافت اور عوام کی زندگی کے ارتقا سے ان کا اٹوٹ رشتہ قائم ہوگیا ہے اور وہ انہیں تندرست رکھنے میں مددگار ہوتے ہیں۔ لاکھوں لوگ کھیلوں کے مختلف شعبوں میں حصہ لیتے ہیں، مثلاً فٹ بال، کشتی، ہلکے ورزشی کھیل، والی بال، باسکٹ بال وغیرہ۔

بلغاریائی اسکولوں کے نصابوں میں جسمانی تربیت اور کھیلوں کو ایک اہم مقام دیا گیا ہے تیراکی، ہلکے ورزشی کھیل، اسکیٹنگ اور کھیلوں کی بعض دوسری مدوں کو اسکولوں میں لازمی قرار دے دیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں نوعمر لڑکوں اور لڑکیوں میں کھیلوں کے جوہر کو فروغ دینے کے لئے بلغاریہ میں کھیلوں کے کئی اقامتی اسکول کھولے گئے ہیں۔ بچوں اور لڑکوں لڑکیوں کے لئے نصاب سے باہر کے کھیلوں کے بھی سیکڑوں اسکول ہیں۔

بلغاریائی یونی ورسٹی کا خود اپنا کلب "اکادیمیک" بھی ہے جو کھلاڑی طلبا کو یکجا کرتا اور مقابلوں کے لئے انہیں تربیت دیتا ہے۔ صنعتی اور دفتری ملازموں میں مزدور سبھائیں کھیلوں کی سرگرمیوں کا انتظام کرتی ہیں جن کی بدولت وہ ان کو صحت مند رکھتی اور کام کرنے کی ان کی صلاحیت کی اصلاح کر لیتی ہیں۔ مزدوروں کے اسپرتکیاد اس ملک میں باقاعدگی سے منعقد کئے جانے لگے ہیں۔ ان میں ہزاروں صنعتی اور دفتری ملازمین حصہ لیتے ہیں۔

دیہات میں کھلاڑیوں کے اپنے اپنے کلب ہیں جو مقابلوں کا اہتمام کرتے ہیں۔ وہ قومی اسپرتکیادوں میں بھی حصہ لیتے ہیں جو معینہ وقفوں کے بعد منعقد ہوتے رہتے ہیں۔

بلغاریہ میں سوشلسٹ انقلاب کی پینتیسویں سالگرہ کے موقع پر منعقدہ پانچویں قومی اسپرتکیاد میں قریب قریب تیس لاکھ افراد نے حصہ لیا جن میں بلغاریائی عوامی فوج کے جوان بھی شامل تھے۔ درحقیقت بلغاریائی عوامی فوج کھیلوں کی سب سے زیادہ پرزور سرگرمیوں کا مرکز ہے۔ مقابلوں اور فوج کی چیمپین شپ کے کھیلوں سے ظاہر ہوا کہ فوجی اور سیاسی تربیت حاصل کرنے کے علاوہ فوجی جوان کھیلوں میں بھی بڑے پیمانے پر حصہ لیتے اور اپنے ہنر اور صلاحیت کو جلا دیتے ہیں۔

۱۹۷۱ء میں محاذ وطن کی قومی کونسل، مزدور سبھاؤں کی مرکزی کونسل، دیمتروف نوجوان کمیونسٹ لیگ کی مرکزی کمیٹی، جسمانی تربیت اور کھیلوں کی بلغاریائی یونین اور وزارت تعلیم نے لوگوں کے اور خاص طور سے نوجوانوں کے رضاکارانہ کام سے کھیلوں کی سہولتوں کو بہتر کرنے کی ایک عوامی تحریک منظم کرنے کا فیصلہ کیا۔ جلد ہی یہ تحریک زور پکڑ گئی اور اچھے نتیجے برآمد ہوئے۔ دیہات میں، شہری علاقوں میں، فیکٹریوں اور اسکولوں میں کھیلوں کے ۹ ہزار سے زیادہ میدان بنائے گئے یا ان کو درست کیا گیا۔ کھیلوں میں حصہ لینے والے لوگوں کے لئے نئی سہولتیں تعمیر کی گئیں۔

کھیلوں کی سہولتیں بڑھانے کے لئے تعمیر پورے ملک میں جاری ہے۔ اس سلسلے کے اخراجات مقامی عوامی کونسلیں اور جسمانی تربیت اور کھیلوں کی بلغاریائی یونین نیز دوسری عوامی تنظیمیں اور محکمے پورے کرتے ہیں،

اور اس میں لوگ بہت سا کام رضا کارانہ انجام دیتے ہیں۔

گزشتہ بیس برس میں جسمانی تربیت اور کھیلوں کی ترقی کی بڑی نگہداشت کے نتیجے میں قابل لحاظ کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں۔ ۱۹۵۲ء - ۱۹۷۶ء ہی کے عرصے میں لگاتار اولمپک کھیلوں میں بلغاریہ کے کھلاڑیوں نے ۷۵ تمغے جیتے جن میں ۱۹ سونے کے بھی شامل ہیں اور اولمپک چیمپین کے اتنے ہی خطابات حاصل کئے۔ اسی عرصے میں بلغاریائی کھلاڑیوں نے عالمی چیمپین شپ کے مقابلوں میں سونے کے ۵۸ تمغے جیتے، چاندی کے ۱۲۶ اور کانسے کے ۱۴۹ اور یورپی چیمپین شپ کے مقابلوں میں سونے کے ۹۳، چاندی کے ۱۲۶ اور کانسے کے ۱۰۳ تمغے انہوں نے ۲۷ عالمی ریکارڈ مات کئے۔

اب کئی برس سے بلغاریہ کا کھیلوں میں حصہ لینے والی پیش پیش قوموں میں شمار ہوتا ہے۔ آج کل جسمانی تربیت اور کھیلوں کی بلغاریائی یونین کے تعلقات یورپ، ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ کے ایک سو سے زیادہ ملکوں کی کھیلوں کی تنظیموں اور فیڈریشن سے ہیں۔ بلغاریائی ماہرین اور معلّم بہت سے غیر ملکوں میں کام کر رہے ہیں اور اپنے برسوں کے تجربے میں ان کو شریک بنا رہے ہیں۔

بلاشبہہ حل طلب مسئلے اب بھی باقی ہیں۔ کھیلوں کے اسکول میں داخلے کی درخواست دینے والے سب لوگوں کو ہی داخل نہیں کیا جا سکتا، غیر نصابی کھیلوں کے تمام اسکولوں میں اتنی گنجائش نہیں ہے کہ ان میں داخلے کے خواہشمند تمام لڑکوں لڑکیوں کو داخل کر لیا جائے۔ بعض میں جدید سہولتیں موجود نہیں ہیں۔ الگ الگ کھیلوں کے فروغ کے سلسلے میں ہمیشہ ہی ایسا نہیں ہوتا کہ پیش قدمی بلندی کی جانب ہو۔ مثلاً اس ملک کا سب سے زیادہ پسندیدہ کھیل فٹ بال فی الحال بحرانی کیفیت میں ہے حالانکہ چند ہی سال پہلے بلغاریائی قومی ٹیم دنیا کی بہترین ٹیموں میں شمار ہوتی تھی۔ تاہم یہ ناکامیاں عارضی ہیں اور کمیوں کو دور کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

کیوبا: نمایاں کارگزاریاں

بیس بال میں فضیلت کے علاوہ گزشتہ دو سال میں ورزشی کھیلوں، مکے بازی، والی بال، باسکٹ بال وغیرہ میں کیوبا کی نمایاں کامیابیوں نے دنیا کو متوجہ کر لیا ہے۔

دو بار اولمپک چیمپین البرتو جوانتورینا کی شاندار کامیابیاں جنہوں نے ۸۰۰ میٹر میں عالمی ریکارڈ مات کیا، ۱۱۰ میٹر کی رکاوٹ دوڑ میں اولمپک کے مقابلے میں دوسرے نمبر پر آنے اور عالمی ریکارڈ قائم کرنے والے الیجاندرو کاسانس، تیز دوڑنے والے سلویو لیونارد اور دوسرے کھلاڑیوں نے کیوبا کو دنیا کے نقشے میں شامل کر دیا ہے۔

دو بار اولمپک میں اور ایک بار عالمی مقابلوں میں ہیوی ویٹ زمرے میں چیمپین قرار دیے جانے والے تیوفیلو استیوینسن کیوبا کے نامور مکے بازوں کے گروہ کے سربراہ ہیں جو بین الاقوامی اعتبار سے بہترین میں شمار ہوتے ہیں۔

والی بال میں مونٹریال کے اولمپک مقابلوں میں مردوں کی ٹیم نے کانسے کا تمغہ جیت کر اور عالمی کپ کے لئے جاپان میں منعقدہ عورتوں کے ٹورنامنٹ میں عورتوں کی ٹیم نے چاندی کا تمغہ حاصل کر کے بڑی محنت سے حاصل کئے ہوئے کیوبا کے وقار کو مستحکم کر دیا۔

۱۹۷۲ء میں کیوبا کی باسکٹ بال ٹیم نے میونخ میں جو کانسے کا اولمپک تمغہ جیتا تھا اس کو بھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔

جوڈو، زیر آب ماہی گیری، وزن برداری کے اور دوسرے مقابلوں میں بھی کیوبا کے کھلاڑیوں نے نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ ۱۹۵۹ء میں انقلاب سے پہلے کیوبا نے جو نتائج پیش کئے تھے ان سے یہ سب کچھ قطعی مختلف ہے۔ تب چند افراد کے علاوہ کسی کو کوئی قابل ذکر کامیابی حاصل نہیں ہوئی تھی۔

۱۹۵۹ء سے ہی کیوبا میں کھیلوں نے ترقی کرنی شروع کی۔ اس کی ابتدائی پیش رفت سست تھی

کیونکہ انقلابی حکومت کی فتح کے زمانے میں کیوبائی کھیل پسماندہ تھے۔

کہا جاسکتا ہے کہ اُن دنوں کھیلوں کی سطح عملی طور پر صفر تھی۔ صرف بیس بال وسیع پیمانے پر کھیلی جاتی تھی، وہ بھی بطور پیشہ۔ اکثریت غیر ملکی کھلاڑیوں کی ہوتی تھی۔

شکاگو میں پان امریکی کھیلوں (۱۹۵۹ء) میں اور روم میں اولمپک کھیلوں (۱۹۶۰ء) میں کیوبائی دستے کی ناکامیوں سے ظاہر ہوگیا تھا کہ کیوبائی کھیلوں کی سطح کتنی پست ہوگئی تھی۔

ان ناکامیوں کا جب سامنا ہوا تو انقلابی حکومت نے کھیلوں کے انتظام کا ایک نیا ڈھانچہ بنایا اور اسی سلسلے میں پھر فروری ۱۹۶۱ء میں کھیلوں، جسمانی تربیت اور تفریح کا قومی ادارہ ("اندر") قائم کیا گیا۔

"اندر" کا قیام قانون شمارہ ۹۳۶ کے تحت عمل میں آیا تاکہ کھیلوں کی سرگرمیوں کا منصوبہ مرتب کیا جاسکے، ان کو ہدایت دی جاسکے، معقول طریقے سے انجام دیا جاسکے، رخ متعین کیا جاسکے اور تعمیل کی جاسکے، جسمانی تربیت اور تفریح کے لئے موزوں نظام وضع کیا جائے اور تمام کھیلوں میں لوگوں کی بڑی تعداد کی شرکت کے لئے سہولت فراہم کی جاسکے۔

"اندر" نے کھیلوں کی رضا کار کونسلیں، ٹیکنیکی تخصیص کے مرکز اور جسمانی تربیت کا ہائی اسکول "کماندانت مینوئیل فجاردو" قائم کیا جو ایک مثالی ادارہ ہے جس کو بین الاقوامی وقار حاصل ہے، اسٹیڈیم، تیراکی کے حوض، کھیلوں کے میدان اور دوسری سہولتیں تعمیر کرائیں۔

آج سارے کیوبا میں لاکھوں لوگ بیس بال، ورزشی کھیلوں، باسکیٹ بال، والی بال، وزن برداری، شمشیرزنی، فٹ بال، جوڈو، شطرنج، سائیکل دوڑ، ٹینس اور بہت سے دوسرے کھیلوں میں حصہ لیتے ہیں۔ جن اسٹیڈیموں میں مقابلے ہوتے ہیں ان کی ساری نشستیں بھری رہتی ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ کیوبا کے لوگوں کو کھیلوں سے بڑی دلچسپی ہے۔

۱۹۵۸ء میں جسمانی تربیت اور کھیلوں کے لئے بجٹ میں جو رقم مقرر کی گئی تھی وہ صرف دس لاکھ پیسو تھی۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ اسی سال جسمانی تربیت کے ایک ہزار اساتذہ بے روزگار تھے۔

آج کل انقلابی حکومت "انادر"، وزارت تعلیم اور عوامی تنظیموں کے ذریعے جسمانی تربیت، کھیلوں اور تفریح کے لئے قریب قریب ۵ کروڑ پیسو مقرر کرتی ہے۔ جسمانی تربیت کے سرگرم عمل اساتذہ کی تعداد ساڑھے سات ہزار کے لگ بھگ ہے۔ ان میں سے تقریباً تین ہزار "اندر" کے لئے کام کرتے ہیں۔

ایک اور دلچسپ بات وسیع پیمانے کی شرکت کا فروغ ہے جو مندرجہ ذیل اعداد سے واضح ہے:

سنہ	اسکولوں کی شرکت	سماجی شرکت	کل میزان
۱۹۶۲ء	۱۰۴۲۲۳۱	—	۱۰۴۲۲۳۱
۱۹۷۶ء	۲۶۷۱۹۷۳	۲۱۲۱۷۵۴	۴۷۹۳۷۲۷

۱۹۷۵ء میں اسکولوں کے قومی کھیلوں میں ۲۲ کھیل شامل کئے گئے تھے جن میں ۴۶۲۶ کھلاڑیوں نے حصہ لیا تھا۔ اسی سال نوجوانوں کے مقابلوں میں ۱۸۱۸ کھلاڑیوں نے ۱۷ کھیلوں میں مقابلے کئے تھے۔

۱۹۷۶ء میں ۶۳۱۵۷ عورتوں نے بنیادی جمناسٹک میں حصہ لیا تھا، ۱۶۸۰۲ نے اپنے اپنے کام کے مرکزوں جمناسٹک کی کلاسوں میں شرکت کی تھی اور ۹۰۵۳۱ نے جسمانی کارگزاری بڑھانے کی کلاسوں میں۔

۸۱ بین الاقوامی تنظیموں سے کیوبا وابستہ ہے۔ اس کے ہاں ۱۶۰ بین الاقوامی امپائر ہیں۔ اس نے مزدوروں کے دو قومی کھیلوں کے مقابلوں کا اور انقلابی مسلح فوج (فار) کے تین فوجی کھیلوں کے مقابلوں کا اہتمام کیا ہے

کھیلوں کے میدان عمل میں جو اہم واقعات کیوبا میں رونما ہوئے ان میں سے ایک "اندر" کی قرار داد تھی (۱۹ مارچ ۱۹۶۲ء) جس کے مطابق ملک میں کھیلوں کو بطور پیشہ اختیار کرنا ممنوع قرار دیدیا گیا۔

ملک میں عالمی چیمپین شپ کے جو بھی مقابلے ہوتے ہیں ان میں اور روایتی بین الاقوامی ٹورنامینٹوں، "کیپابلنکا یادگار" (شطرنج)، "فونسٹ یادگار" (شمشیرزنی)، "بیرینتوس یادگار" (ورزشی کھیل)، طواف کیوبا سائیکل سواری اور دوسرے ٹورنامینٹوں میں حاضرین کثیر تعداد میں ہوتے ہیں۔

ملک کے نہایت دور افتادہ مقامات (سیرا مائسترا، ایسکامبرے، کوردیلرا دیلوس اور گانوس وغیرہ) میں مقابلے منعقد کرنے سے کھیل ملک کے طول و عرض میں مقبول ہو گئے ہیں۔

کھیلوں کے میدان عمل میں کیوبا کی کامیابی میں بڑا حصہ سوشلسٹ ڈیرے کی امداد کا ہے جہاں سے ہر سال کوئی ۵۰ معلم آتے ہیں۔ یہ سوویت یونین، جرمن جمہوری ریپبلک، بلغاریہ، ہنگری نیز چیکوسلوواکیہ، پولینڈ اور دوسرے ملکوں سے آتے ہیں۔

کھیلوں کے انعامات

انقلاب کی کامیابی کے بعد حاصل ہونے والے تمغوں کی فہرست

اولمپک کھیل

سنہ	مقام	تمغے: سونے کے	چاندی کے	کانسے کے	میزان
۱۹۶۰ء	روم	۰	۰	۰	۰
۱۹۶۴ء	ٹوکیو	۰	۱	۰	۱
۱۹۶۸ء	میکسیکو	۰	۴	۰	۴
۱۹۷۲ء	میونخ	۳	۱	۴	۸
۱۹۷۶ء	مونٹریل	۶	۴	۳	۱۳

پان امریکی کھیل

سنۂ	مقام	تمغے سونے کے	چاندی کے	کانسے کے	میزان
۱۹۵۹ء	شکاگو	۲	۴	۴	۱۰
۱۹۶۳ء	ساؤ پیاؤلو	۴	۶	۴	۱۴
۱۹۶۷ء	ونی پیگ	۸	۱۴	۲۶	۴۸
۱۹۷۱ء	کالی	۳۰	۴۹	۲۶	۱۰۵
۱۹۷۵ء	میکسیکو	۵۶	۴۵	۳۲	۱۳۳

وسطی امریکی اور کیریبیائی کھیل

سنۂ	مقام	سونے کے	چاندی کے	کانسے کے	میزان
۱۹۶۲ء	کنگسٹن	۱۲	۸	۱۳	۳۳
۱۹۶۶ء	سان جوان	۳۵	۱۹	۲۴	۷۸
۱۹۷۰ء	پناما	۹۸	۶۱	۵۱	۲۱۰
۱۹۷۴ء	سانتو دومنگو	۹۸	۵۲	۳۴	۱۸۴

عالمی چیمپین شپ منعقدہ کیوبا

سنۂ	مقام	کھیل	درجہ
۱۹۶۶ء	ہوانا	شطرنج اولمپک	چودھواں
۱۹۶۷ء	کالیواوالوس	زیر آب ماہی گیری	عالمی چیمپین
۱۹۶۹ء	ہوانا	شمشیر زنی	چالیسواں
۱۹۷۱ء	ہوانا	بیس بال	عالمی چیمپین
۱۹۷۳ء	ہوانا	ردمک جمناسٹک	چوتھا
۱۹۷۳ء	ہوانا	وزن برداری	چھٹا
۱۹۷۳ء	ہوانا	بیس بال	عالمی چیمپین
۱۹۷۴ء	ہوانا	مکے بازی	عالمی چیمپین

چیکوسلوواکیہ میں جسمانی تربیت

جسمانی تربیت کو سوشلسٹ سماج میں انسان کے ہمہ پہلو ہم آہنگ ارتقا کا اہم جزو اور پورے تعلیمی عمل کا ایک حصہ تصور کیا جاتا ہے جس کو علیحدہ نہیں کیا جاسکتا۔ جسمانی تربیت عوام کی صحت برقرار رکھنے اور اس کی اصلاح کرنے میں مدد دیتی، ان کو چاق وچوبند کرتی اور ان کے فرصت کے اوقات مالا مال کرتی ہے۔ چیکوسلوواکیہ میں سرگرم عمل جسمانی تربیت لاکھوں لوگوں کی زندگی کا مستقل جزو بن گئی ہے۔ کھیلوں اور مقابلوں کو سوشلسٹ ریاست وسیع پیمانے پر سہارا دیتی اور ان کے لئے مناسب مادی اور ٹیکنیکی لوازمات مہیا کرتی ہے۔

جنگ سے پہلے چیکوسلوواکیہ میں کھیلوں اور جسمانی تربیت کی کئی بڑی بڑی تنظیمیں تھیں اور ساتھ ہی کھیلوں کے کئی ہزار مقامی کلب بھی تھے جو فیڈریشن اور یونینوں میں یکجا تھے۔ مگر جنگ کے بعد سیاسی زندگی میں تبدیلیوں کی بدولت کلبوں اور تنظیموں کو واحد ملک گیر تنظیم میں متحد کرنا ممکن ہوگیا۔ نوجوانوں اور دوسروں کو تربیت دینے نیز کھیلوں کو فروغ دینے کی ذمے داری ۱۹۵۷ء میں جسمانی تربیت کی چیکوسلوواکیہ کی یونین کو سونپ دی گئی۔

یہ افضل ترین ادارہ کھیلوں کے کلبوں، اسکولوں نیز نوجوانوں کی سوشلسٹ یونین (نوجوانوں کی متحدہ چیکوسلوواکی تنظیم)، کارخانوں میں انقلابی ٹریڈ یونین تحریک کے کلبوں، فوج سے تعاون کی یونین میں اور دیگر تنظیموں میں جسمانی تربیت کی تمام سرگرمیوں کے لئے یکساں اصول مقرر کرتا ہے۔ وہ جسمانی تربیت میں، جسمانی تربیت کے کارکنوں مثلاً ہدایت کاروں اور معلّموں کی تعلیم کے میدان عمل میں علمی اور تحقیقی سرگرمیوں کی بھی فکر کرتا ہے اور ضمانت کرتا ہے کہ جب کبھی بھی ضروری ہو انہیں تعلیم و تربیت دینے کے سلسلے میں خصوصی فرائض سپرد کئے جائیں۔ وہ ادارہ کھیلوں کے سلسلے میں بین الاقوامی تعلقات کو بڑھاوا دیتا ہے، اور اس بات کی بھی نگرانی کرتا ہے کہ جسمانی تربیت کی سہولتوں کی تعمیر منصوبے کے بموجب ہوتی رہے اور ان سے پورا پورا

استفادہ کیا جاتا رہے۔

جسمانی تربیت کی چیکوسلوواکی یونین رضاکار سماجی تنظیم ہونے کے باعث قومی محاذ سے وابستہ ہے۔ اس کی سرگرمیاں اس کے اپنے تنظیمی قواعد و ضوابط کے مطابق انجام دی جاتی ہیں جو اس کی کانگرس میں منظور شدہ ہوتے ہیں۔ چیک سوشلسٹ جمہوریہ اور سلوواکی سوشلسٹ جمہوریہ میں جسمانی تربیت کی قومی تنظیمیں ہیں۔ ضلاعی، علاقائی اور مرکزی کمیٹیاں مددگار ادارے قائم کرتی ہیں جنہیں کھیلوں کی سرگرمیوں کے الگ الگ حلقوں کی ہدایت کاری کے فرائض سونپے جاتے ہیں۔

جسمانی تربیت کی چیکوسلوواکی یونین کی ابتدائی تنظیمیں وہ انجمنیں ہیں جو الگ الگ بستیوں میں قائم کی جاتی ہیں۔ ان انجمنوں کا خاص کام یہ ہے کہ وہ جسمانی تربیت کا، کھیل اور سیاحت کی سرگرمیوں کا اہتمام کریں۔ مقامی حالات کے بموجب ــ خصوصاً دیہی علاقوں میں ــ وہ تہذیبی اور سماجی زندگی کے ارتقا میں بھی حصہ لیتی ہیں۔

جسمانی تربیت کی انجمنوں کی تعداد میں اضافے کا رجحان نظر آتا ہے۔ جہاں ۱۹۷۰ء میں چیکوسلوواکیہ میں ۷،۴۹۵ انجمنیں تھیں وہاں ان کی تعداد ۱۹۷۰ء کی دوسری ششماہی میں ۸۰۰۰ سے بھی زیادہ تک پہنچ گئی تھی۔

جسمانی تربیت کی انجمنوں شاخوں اور شعبوں میں تقسیم ہیں۔ جسمانی تربیت کی شاخ ان لوگوں کی تنظیمی اکائی ہے جنہیں سیاحت سے، بنیادی اور تفریحی جسمانی تربیت سے دلچسپی ہے۔ اس کی اپنی علیحدہ کمیٹی ہے جو جسمانی تربیت کی انجمن کی کمیٹی کے ماتحت ہے۔ شاخوں کی تعداد ۱۹۷۰ء تک قریب قریب ۵۰ فیصدی بڑھ گئی۔ گزشتہ دہائی کے آخر میں ۶۴۰۰ شاخیں قائم تھیں جن میں بنیادی جسمانی تربیت کی ۴۳۰۰ شاخیں اور سیاحت کی ۲۱۰۰ شاخیں شامل تھیں۔ بنیادی اور تفریحی جسمانی تربیت کی شاخیں ۴ لاکھ ۳۰ ہزار سے زیادہ ممبروں کو یکجا کرتی ہیں جبکہ سیاحت کی شاخوں کی منظم ممبری ایک لاکھ ۷ ہزار ہے۔

کھیلوں کا قطعہ ان لوگوں کی تنظیمی اکائی ہے جنہیں کسی طرح کے کھیل سے دلچسپی ہے۔ اس کی قیادت بھی ایک منتخبہ کمیٹی کرتی ہے جو جسمانی تربیت کی انجمن کی کمیٹی کے ماتحت ہوتی ہے۔ کھیلوں کے قطعوں کی تعداد جو ۱۹۷۰ء میں ۱۶۴۰۰ تھی اب بڑھ کر ۲۰ ہزار سے زیادہ ہو گئی ہے۔ اس میں ۵۸۴۷ قطعے فٹ بال کے، ۱۱۶۴ قطعے شطرنج کے اور ۹۵۸ قطعے برف ہاکی کے، ۶۸۱ قطعے ہینڈ بال اور چیک ہینڈ بال کے، ۶۶۰ قطعے آبی کھیلوں کے، ۵۹۶ حلقے باسکٹ بال کے ہیں۔

شاخیں اور قطعے کھیلوں کی یونینوں کی بنیادی کڑیاں ہیں جو جسمانی تربیت کی چیکوسلوواکی یونین کا جزو لاینفک ہیں۔ یہ قطعے جسمانی تربیت کی تنظیموں کے اغراض و مقاصد کے مطابق کھیلوں کے متعلق حلقوں میں ارتقا کی ضمانت کرتے ہیں۔ کھیلوں کی یونینوں کی مرکزی کمیٹیاں جسمانی تربیت، کھیلوں اور سیاحت کی

بین الاقوامی تنظیموں سے ملحق ہیں۔ کئی چیکوسلوواکی عہدیدار بین الاقوامی فیڈریشنوں کے انتظامیہ اداروں میں سرگرم عمل ہیں۔

جسمانی تربیت کی انجمنوں کی ممبری جو ۱۲ لاکھ تھی بڑھ کر ۱۹۷۸ء میں ۱۷ لاکھ ہوگئی۔ اس کی مجموعی ممبری میں تقریباً دس لاکھ بالغ ہیں، ۲ لاکھ ۳۰ ہزار لڑکے لڑکیاں اور ۴ لاکھ ۸۰ ہزار اسکولی طلبا اور بچے۔ چیکوسلوواکیہ کی پانچ اور ۶۰ سال کے درمیان کی عمروں کی مجموعی آبادی میں سے تقریباً ۱۴ فیصدی جسمانی تربیت کی انجمن کی ممبر ہے۔

چیکوسلوواکیہ میں سب سے مقبول کھیل فٹ بال ہے۔ فٹ بال کے قطعوں کے درج شدہ ممبروں کی تعداد کا میزان ۵۰۴۹۹۲ ہے۔ پھر برف ہاکی کے قطعوں کی باری آتی ہے، جن کے ۶۷۳۷۶ ممبر ہیں، ہینڈ بال اور چیک ہینڈ بال کی قطعوں کی جن کے ممبر ۲۱۶۴۴ ہیں، آبی کھیلوں کے قطعوں کی جن کے ممبر ۴۳۵۴۲ ہیں، باسکٹ بال کے قطعوں کی جن کی ممبری ۳۷۹۷۳ ہے، ورزشی کھیلوں کے قطعے جن کے ممبروں کی تعداد ۳۷۸۴۱ ہے، شطرنج کے حلقوں کی جن کے ۲۸۵۷۳ ممبر ہیں۔

کھلاڑیوں، معلموں، استادوں اور جسمانی تربیت اور کھیلوں کے حلقے کے دوسرے کارکنوں کو کامیابیوں کے مناسب صلے ملتے ہیں۔ "جسمانی تربیت اور کھیلوں کے معزز کارکن" کا خطاب کسی کھلاڑی کو دیا جانے والا افضل ترین اعزاز ہے۔ سرگرم عمل کھلاڑیوں کو "کھیلوں کے ماہر" اور "کھیلوں کے معزز کامل" کے خطابات دئے جاتے ہیں۔

رضا کار معلموں، استادوں اور ریفریوں کو تین زمروں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

مثلاً تیسرے زمرے کے استادوں کو سات سے ۱۰ دن کی تربیت حاصل کرنی اور امتحان پاس کرنا ہوتا ہے۔ دوسرے زمرے کا استاد اس وقت بنا جا سکتا ہے جبکہ کوئی یا تو تین سال تک تیسرے زمرے کا سرگرم عمل استاد رہ چکا ہو اور ۴ اسے ۲۸ دن کی تربیت کے بعد اس نے ایک امتحان پاس کر لیا ہو یا اس نے پراگ کی چارلس یونیورسٹی میں جسمانی تربیت اور کھیلوں کے شعبے میں نصاب مکمل کر لیا ہو۔ پہلے زمرے کے استاد مقرر کئے جانے کے لئے کسی شخص کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ کم از کم تین سال تک دوسرے زمرے کا سرگرم عمل استاد رہ چکا ہو اور اس کے علاوہ مذکورہ صدر شعبے سے نصاب مکمل کر چکا ہو یا استادوں کے لئے خصوصی تعلیم مکمل کر لی ہو۔

اب ملک میں پہلے زمرے کے ۱۳۰۰ سے زیادہ استاد ہیں، کوئی ۹۴۰۰ دوسرے زمرے کے اور قریب قریب ۲۷۰۰۰ تیسرے زمرے کے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ کھیلوں کے قطعوں کے ہر ۳۱ ممبروں کے لئے ایک استاد ہے۔

بنیادی اور تفریحی جسمانی تربیت کا استاد مقرر ہونے سے پہلے معینہ شرطیں پوری کرنا اور مطلوبہ

لیاقت رکھنا ضروری ہوتا ہے اسی طرح ریفری مقرر کرنے کی شرطیں بھی مرتب کی ہوئی ہیں۔

جسمانی تربیت کے عام، بڑے پیمانے کے مظاہرے عرصۂ دراز سے چیکوسلوواکیہ کی روایت ہیں۔ ان میں سب سے پہلا مظاہرہ ۱۸۸۲ء میں ہوا تھا۔ جسمانی تربیت کے مزدور طبقے کی ترقی پسند روایات کے بعد (ان میں سے پہلا میلہ ۱۹۲۱ء میں مزدوروں کی جسمانی تربیت کی انجمنوں کی فیڈریشن نے منظم کیا تھا) چیکوسلوواکیہ کے جنگ کے بعد کے زمانے کے اسپرتکیاد ہونے لگے۔

پہلا ۱۹۵۵ء میں منعقد ہوا تھا، دوسرا ۱۹۶۰ء میں، تیسرا ۱۹۶۵ء میں اور چوتھا ۱۹۷۵ء میں۔ ۱۹۷۵ء کے اسپرتکیاد کی تیاریوں کے دوران ۶۷۱۴ مقامی مظاہروں کا اہتمام کیا گیا تھا جن میں جمناسٹک کے ۳۷۷۲۱۱ کھلاڑیوں نے حصہ لیا تھا۔ ان کے بعد ۳۰۷ ذیلی اضلاعی اسپرتکیاد ہوئے جن میں جمناسٹک کے ۴۹۹۵۸۱ کھلاڑیوں نے شرکت کی تھی اور ۱۱۴ اضلاعی اسپرتکیاد ہوئے جن میں جمناسٹک کے ۶۰۷۹۱۱ کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔

اسپرتکیاد کا اختتام پراگ میں وسیع پیمانے کے عام مظاہروں پر ہوا۔ جمناسٹک کے ۱۸۰۰۰۰ بہترین کھلاڑیوں نے دو مظاہرے کئے — ایک بار تو پوری ریہرسل کے دوران اور دوسری بار اصل اسپرتکیاد میں۔ ریہرسل دیکھنے ۳ لاکھ ۴۰ ہزار تماشائی آئے اور آخری مظاہرہ ۳ لاکھ ۸۸ ہزار افراد نے دیکھا۔ اس طرح پراگ میں عام مظاہرے ۷ لاکھ ۲۸ ہزار لوگوں نے دیکھے۔ علاوہ ازیں لاکھوں نے یہ مظاہرے ٹیلی ویژن پر دیکھے۔ اسپرتکیاد کے جزو کی حیثیت سے کھیلوں کے مختلف مقابلے ہوئے اور سیاحت کے انتظامات کئے گئے جن میں کوئی تیس لاکھ افراد نے حصہ لیا۔

اپنی وسعت اور کامیابیوں کے اعتبار سے حالیہ چیکوسلوواکی اسپرتکیاد نے ماضی کے تجربے سے استفادہ کر کے سابقہ اسپرتکیادوں پر سبقت حاصل کر لی۔ سوویت فوج نے چیکوسلوواکیہ کو جو آزاد کرایا تھا اس کی ۳۵ ویں سالگرہ کے جشن کا اختتام اس اسپرتکیاد پر ہی ہوا تھا۔

اجتماعی یا انفرادی کھیلوں کے مقابلوں میں سرگرم عمل کھلاڑی اپنی تندرستی اور موزونیت کے اعتبار سے حصہ لیتے ہیں۔ مختلف کھیلوں کی کرداری خصوصیت کے اعتبار سے مقابلوں میں ترمیم و تنسیخ ہوتی رہتی ہے۔ مثلاً فٹ بال کے مقابلوں کی سب سے نچلی سطح اضلاعی چیمپین شپ کے مقابلے ہوتے ہیں۔ ان کے بعد، علاقائی چیمپین شپ کے مقابلے ہوتے ہیں۔ اور پھر صوبائی۔ قومی لیگ کے مقابلوں کی سطح پر اعلیٰ درجے کے مقابلے ہوتے ہیں۔ (چیک اور سلوواک لیگ)۔ بعض شاخوں میں اعلیٰ ترین مقابلہ چیکوسلوواکی چیمپین شپ مقابلہ ہوتا ہے۔ عام طور پر مختلف عمروں کے زمروں کے لئے مقابلوں کا اہتمام کیا جاتا ہے، چھوٹے بچوں کے لئے، بڑے بچوں کے لئے، لڑکوں لڑکیوں کے لئے، نوجوانوں کے لئے اور بڑوں کے لئے۔

جسمانی تربیت کے چیکوسلوواکی نظام کی وسیع بنیاد ارتقا کے لئے ضروری تمام حالات کی ضمانت کرتی ہے۔ اعلیٰ ترین درجے کے کھیلوں کے منتخب کھلاڑیوں کو اعلیٰ ترین قابلیت کے پیشہ ور معلم اعلیٰ درجے کے کھیلوں

کے مرکزوں میں تربیت دیتے ہیں ۔ ان کھلاڑیوں کو اپنے اپنے جوہر دکھانے اور انہیں پوری طرح نشو ونما دینے کی ہر سہولت فراہم کی جاتی ہے ۔ ان کی تربیت کے دوران سائنس اور طب کی جدید ترین دریافتوں سے استفادہ کیا جاتا ہے ۔

کھیلوں کے اعلیٰ ترین درجے کے نظام کی انتظامی بنیاد خصوصی کلاسیں ہیں جن میں ابتدائی نوجماعتوں کے اسکولوں میں کھیلوں پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے اور تربیت کے وہ ۳۴۰ مرکز ہیں جو جسمانی تربیت کی انجمنیں نوجوانوں کے لئے چلاتی ہیں ۔ ان مرکزوں سے ہی وابستہ نوجوانوں کے لئے کھیلوں کے اعلیٰ درجے کے مرکز ہیں اور پھر بڑوں کے کھیلوں کے اعلیٰ درجے کے مرکز ۔ چیکوسلواکیہ میں ایسے ۲۴ مرکز قائم ہیں ۔ کھیلوں کے ۲۵ حلقوں میں چیکوسلواکیہ کی نمائندگی کرنے والے ۹۰ فیصدی کھلاڑیوں کی خبر گیری وہی کرتے ہیں ۔

	تمغے		
	سونے کے	چاندی کے	کانسے کے
موسم گرما کے کھیل			
جمناسٹک	۱۲	۱۳	۹
ورزشی کھیل	۸	۶	۵
کینوئنگ (ڈونگی کھینا)	۶	۳	۱
تیغ بازی	۳	۱	۱
وزن برداری	۲	۲	۲
نشانے بازی	۲	۲	۱
سائیکل دوڑ	۲	۲	-
کشتی رانی	۲	۱	۶
کشتی	۱	۷	۴
تیراکی اور لچکدار تختے سے چھلانگ	۱	۱	۰
والی بال	۰	۱	۱
جدید پنٹیتھلون (پانچ جدید کھیلوں میں مہارت)	۰	۱	۱
موسم سرما کے کھیل			
اسکیٹنگ	۱	۱	۲
فیگر اسکیٹنگ	۱	۱	۱
برف ہاکی	۰	۳	۲

اعلیٰ درجے کے چیکوسلوواکی کھلاڑی قومی مقابلوں میں بھی کامیاب ہوتے ہیں ۔ چیکوسلوواکی کھلاڑیوں کی اولمپک کامیابیوں کے مندرجہ بالا جدول میں یہ بات صاف طور سے دیکھی جا سکتی ہے ۔ تادم تحریر مختلف اولمپک کھیلوں میں چیکوسلوواکیہ سونے کے ۴۲ تمغے، چاندی کے ۴۷ تمغے اور کانسے کے ۴۱ تمغے حاصل کر چکا ہے ۔

علاوہ ازیں چیکوسلوواکی کھلاڑیوں نے شہسواری کے مقابلوں میں اولمپک کا ایک سونے کا تمغہ، فٹ بال اور ہینڈ بال میں چاندی کا ایک ایک تمغہ، ٹینس میں کانسے کے تین تمغے اور شمشیر زنی میں کانسے کے دو تمغے جیتے ہیں ۔

اسی طرح عالمی اور یورپی چیمپین شپوں میں چیکوسلوواکیہ نے کامیابیاں حاصل کیں ۔ گزشتہ ۳۰ سال میں چیکوسلوواکیہ کے کھلاڑیوں نے عالمی چیمپین کے ۲۴۰ خطاب حاصل کئے، ۳۰۸ چاندی اور ۳۷۳ کانسے کے تمغے جیتے یعنی مجموعی طور پر ۸۹۴ تمغے ۔ یورپی چیمپین شپوں میں ۱۹۴۸ء سے لے کر تادم تحریر انہوں نے سونے کے ۱۵۷ تمغے، چاندی کے ۲۱۰ تمغے اور کانسے کے ۳۵۸ تمغے جیتے ۔ چیکوسلوواکیہ کے عوام نے فٹ بال میں یورپی چیمپین کا خطاب جیتنے کی خاص طور پر خوشی منائی جو چیکوسلوواکیہ کے کھلاڑیوں نے ۱۹۷۶ء میں بلغراد میں حاصل کیا تھا ۔

مقامی انتظامیہ اداروں، صنعتی کاروباروں، زراعتی امداد باہمی کی انجمنوں اور سماجی تنظیموں کی مالی اور دیگر مادّی امداد سے جسمانی تربیت کی چیکوسلوواکی یونین جسمانی تربیت اور کھیلوں کی سہولتوں کے سلسلوں کی متواتر اصلاح کر رہی ہے ۔

چیکوسلوواکی کھلاڑیوں کو ۶۳۰۰ فٹ بال گراونڈ، ۴۶۰ ہینڈ بال گراونڈ، ۲۰۰۰ سے زیادہ ٹینس کورٹ، ۱۷۱۵ ہال جمناسٹک کے، ۳۰۰ سے زیادہ باقاعدہ تیراکی کے حوض، جن میں سے ۱۱۵ اندرون خانہ ہیں، ۲۵۰ سے زیادہ سرمائی اسٹیڈیم جن میں سے بیشتر میں مصنوعی برف ہوتی ہے، ۱۲۴۲۵ کھیل کے کھلے میدان اور جسمانی تربیت کی دوسری سہولتیں مہیا ہیں ۔ کھیلوں کے ہزاروں میدان ابتدائی اور ثانوی اسکولوں کے مجموعۂ عمارات میں، ٹریڈ یونینوں کے تعطیلاتی مرکزوں میں اور دوسرے مقامات پر ہیں ۔ شہروں میں نئے رہائشی محلّوں کی تعمیر کے دوران بھی کھیلوں کی سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں ۔

چیکوسلوواکیہ میں کھیلوں کا سب سے بڑا اسٹیڈیم پراگ میں اسپر تکیاد اسٹیڈیم ہے ۔ اس کے کھیلوں کے میدان کا طول ۳۰۰ میٹر اور عرض ۲۰۰ میٹر ہے اور اس رقبے میں ۴۰ ہزار افراد بیک وقت جمناسٹک کی ورزشوں کا مظاہرہ کر سکتے ہیں ۔ اس اسٹیڈیم میں ۲ لاکھ ۴۰ ہزار تماشائیوں کی گنجائش ہے ۔

چیکوسلوواکیہ کی کمیونسٹ پارٹی کی پندرھویں کانگرس نے جو ۱۹۷۶ء میں منعقد ہوئی تھی واضح کیا ہے کہ "ہمارے سماج کے تخلیق کئے ہوئے حالات عام پیمانے پر مبنی جسمانی تربیت اور کھیلوں کے اور بھی وسیع پھیلاؤ کا اور ہماری ریاست کی اور بھی زیادہ کامیاب نمائندگی کا امکان پیدا کرتے ہیں" ۔ مذکورہ بالا تمام حقائق تصدیق کرتے ہیں کہ یہ نتیجہ پوری طرح حق بجانب ہے

جرمن جمہوری ری پبلک:
عالمی چیمپین کیسے بنائے جاتے ہیں

جرمن جمہوری ری پبلک کے شہروں، گاؤں، عوامی ملکیت کے کاروباروں اور امداد باہمی کے فارموں میں حالیہ ماضی میں سب کے واسطے اپنے شوق اور تفریح کے لئے، اپنی صحت بہتر کرنے کے لئے یا بڑھاپے تک تندرست رہنے کے لئے کھیلوں میں حصہ لینے کے اچھے حالات پیدا کر دئے گئے ہیں۔

جرمن جمہوری ری پبلک کے آئین میں، نوجوانوں اور تعلیم سے متعلق قانون میں، مقامی عوامی نمائندگی اور ان کے اداروں پر قانون میں اور یہاں تک کہ محنت کے قواعد وضوابط میں سبھی ملک کے باشندوں کے لئے جسمانی تربیت اور کھیلوں میں حصہ لینے کی ضمانت کر دی گئی ہے۔ جسمانی تربیت اور کھیلوں کی سہولتیں تمام لوگوں کی دسترس میں پہنچانے کی یہ انسان دوستانہ فکرمندی ان پالیسیوں کی خود نوعیت سے ہم آہنگ ہے جن پر مزدور طبقہ اور اس کی جماعت یعنی جرمنی کی سوشلسٹ اتحاد پارٹی عمل کرتی ہے، جس نے تمام فرائض اور کوششیں عوام الناس کی فلاح وبہبود کے لئے موزوں کر لی ہیں۔ اپنے سماجی ارتقا کے ہر مرحلے پر جرمنی کی سوشلسٹ اتحاد پارٹی نے جسمانی تربیت اور کھیلوں کو فروغ دینے پر بڑی توجہ دی ہے۔ جرمن جمہوری ری پبلک میں کھیلوں کی تحریک کے زبردست تنوع اور وسعت کی بدولت ہی اس کو بین الاقوامی مقابلوں میں کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں۔

کامیابی کے اسباب

جرمن جمہوری ری پبلک کے کھلاڑیوں کی نمایاں کارگزاریاں عالمی اخبارات میں اکثر شاہ سرخیوں سے شائع ہوتی رہتی ہیں۔ درحقیقت جرمن جمہوری ری پبلک کی شاندار کامیابیوں نے بہتوں کے دل میں سوال پیدا کیا ہے: "کیا جرمن جمہوری ری پبلک کھیلوں کا معجزہ ہے؟" ایک لفظ میں جواب ہے: "نہیں"۔ کیونکہ دنیا میں معجزوں کا کوئی وجود نہیں اور جرمن جمہوری ری پبلک میں کھیل اس سے مستثنا نہیں ہیں۔ اگر" جرمن جمہوری

ری پبلک کے کھیلوں کے معجزے" کے متعلق داستانیں پھر بھی سنی جاتی ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ بہت سے سماجی حالات کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے ۔ کامیابیوں کے درحقیقت اسباب کیا ہیں؟ ان میں سے کچھ کی یہاں تفصیلی وضاحت ضروری ہے ۔

اگست ۱۹۴۵ء کے پوٹسڈام کے سمجھوتے کی شرطوں کے مطابق کھیلوں کی تمام فاشسٹ تنظیموں کو توڑ دینے کے بعد کھیلوں کی نئی فاشسٹ دشمن اور جمہوری تحریک شروع کی گئی ۔ اس کے مقاصد یہ تھے کہ جمہوری تنظیمی شکلیں مرتب کی جائیں، فاشسٹ دشمن تعلیم دی جائے اور جنگ کے اثرات زائل کئے جائیں۔ صرف برلن ہی میں جمناسٹک کی ۴۱۶ ورزش گاہوں میں سے ۳۰۱ مکمل یا جزوی طور سے تباہ و برباد ہوگئی تھیں اور تیراکی کے ۱۲ اندرون خانہ حوضوں میں سے صرف تین باقی بچے تھے ۔ کھیلوں کا شاید ہی کوئی میدان ایسا ہو جو استعمال کے لئے درست باقی بچا تھا ۔

سماجی کایا پلٹ کے دوران یکم اکتوبر ۱۹۴۸ء سے کھیلوں کی مربوط جمہوری تحریک شروع کی گئی ۔ بعد میں جرمن جمہوری ری پبلک کے جمناسٹوں اور کھلاڑیوں کی ایک عام تنظیم اپریل ۱۹۵۷ء میں قائم کی گئی جس کا نام جرمن جمہوری ری پبلک میں کھیلوں اور جمناسٹک کی جرمن یونین ہے ۔ اس کے اغراض و مقاصد نہایت انسان دوستانہ ہیں ۔ آج کل کھیلوں اور جمناسٹک کی جرمن یونین میں کھیلوں کی ۳۳ فیڈریشنیں متحد ہیں ۔ منسلک تنظیموں میں جرمن جمہوری ری پبلک میں مچھلی کے شکاریوں کی جرمن یونین اور جرمن جمہوری ری پبلک میں موٹر کھیلوں کی عام جرمن یونین شامل ہیں ۔ کھیلوں اور جمناسٹک کی جرمن یونین کے ممبروں کی تعداد آج ۳۰ لاکھ سے زیادہ ہے یعنی ہر چھٹا باشندہ کھیلوں کی تنظیم کا ممبر ہے ۔ جرمن جمہوری ری پبلک میں کھیلوں کے ۹ ہزار سے زیادہ کلب، مچھلی کے شکاریوں کی یونین کی ۴۹۰۰ سے زیادہ مقامی اور کارخانوں وغیرہ کی شاخیں اور موٹر کے کھیلوں کے کوئی ۵۰۰ کلب کھیلوں اور جمناسٹک کی جرمن یونین کو موقع فراہم کرتے ہیں کہ وہ لوگوں کو خصوصی شعبے میں یا کھیلوں کے عام گروہوں میں باقاعدگی سے اپنے شوق کے کھیل میں حصہ لینے کی سہولت دے ۔ لوگوں کو اس کا نہایت معمولی ماہانہ چندہ دینا ہوتا ہے (بچے ایک روپے کے برابر رقم دیتے ہیں اور بڑے ساڑھے چھ روپے کے برابر) ۔ ایک لاکھ ۸۰ ہزار سے زیادہ معلم اور قریب قریب ایک لاکھ ۲۰ ہزار ریفری اپنی فرصت کے اوقات میں دلچسپ اور دلکش کھیل اور مقابلے منظم کرنے میں سرگرمی سے مدد دیتے ہیں ۔

جسمانی تربیت اور کھیلوں کے مقابلوں میں نمایاں مقام جرمن جمہوری ری پبلک کے کھیلوں اور جمناسٹک کے میلوں کو ہمیشہ حاصل رہا ہے اور اب بھی ہے جو مزدوروں کے کھیلوں کی تحریک اور کھیلوں کی جرمن تاریخ کی ترقی پسند روایات کو آگے لے جاتے ہیں ۔ اس قسم کے میلے ۱۹۵۴ء، ۱۹۵۶ء، ۱۹۵۹ء، ۱۹۶۳ء، ۱۹۶۹ء اور ۱۹۷۷ء میں لیپزیگ میں تمام سماجی اداروں کی حمایت اور زندگی کے تمام شعبوں کے لوگوں کی سرگرم عملی شرکت سے منعقد ہوئے ۔ طرح طرح کے مقابلے، خصوصاً بچوں اور نوجوانوں کے لئے منظم کئے جانے والے

جرمن جمہوری ری پبلک میں کھیلوں اور جمناسٹک کی جرمن یونین کے کھیلوں کے کلب اور ممبر

	کھیلوں کے کلب	قطعے	ممبر
۱۹۵۸ء	۵۶۵۴	۲۳۱۴۶	۱۲۹۵۳۰۵
۱۹۶۵ء	۷۲۵۶	۲۹۶۸۰	۱۸۱۳۲۶۱
۱۹۷۰ء	۸۰۳۶	۳۲۳۵۲	۲۱۵۵۸۱۲
۱۹۷۵ء	۸۰۳۶	۳۵۵۰۴	۲۵۹۴۸۶۱
۱۹۷۹ء	۹۰۴۰	۳۳۱۹۲*	۳۰۳۸۵۱۱

* ۱۹۷۸ء سے تبدیل شدہ اعداد و شمار کا رجسٹریشن

مقابلے ان مظاہروں میں نقطۂ عروج پر پہنچتے اور سوشلزم کے تحت جسمانی تربیت اور کھیلوں کے بلند معیاروں کا شاندار عکس پیش کرتے ہیں۔

جرمن جمہوری ری پبلک میں مقابلے والے کھیلوں کا بھی اسی طرح ارتقا ہوا ہے۔ شروع میں سوویت یونین نے وسیع پیمانے پر مدد کی تھی۔ وہاں سے معلّم اور ماہرین آئے اور اپنے علم و تجربے میں جرمن جمہوری ری پبلک کے کھلاڑیوں کو شریک کیا۔

جرمن جمہوری ری پبلک کے کھلاڑیوں نے اولمپک کھیلوں، عالمی اور اولمپک چیمپین شپوں اور کھیلوں کے دوسرے بین الاقوامی اجتماعات میں شاندار کامیابیاں حاصل کی ہیں جن سے لوگ فخر محسوس کرتے اور خوش ہوتے ہیں۔ لوگوں کی زندگی میں کھیلوں کی جڑیں کتنی گہری ہیں اس کی عکاسی شہروں، قصبوں اور کارخانوں کی روزمرہ کی زندگی سے بھی ہوتی ہے۔ دن بدن زیادہ لوگ کھیلوں کے عام مقابلوں میں شوق سے حصہ لیتے ہیں اور اس طرح کھیلوں اور جمناسٹک کی جرمن یونین کی ٹریڈ یونینی شاخ میں، کامگار جتھے یا کنبے میں باقاعدگی سے کھیلوں میں شامل ہوتے ہیں۔ جرمن جمہوری ری پبلک کا کھیلوں کا تمغہ حاصل کرنے کی کوششوں نے عمومی نوعیت اختیار کر لی ہے۔ پچھلے سال ۲۷ لاکھ درخواستیں ان لوگوں کی آئیں جنہوں نے کھیلوں کا تمغہ حاصل کرنے کی شرطیں پوری کر لی تھیں۔

کھیلوں اور جمناسٹک کی جرمن یونین اور بہت سی دوسری سماجی تنظیموں کے مشترکہ طور پر منظم کئے ہوئے شہروں، قصبوں اور کارخانوں میں کھیلوں کے سالانہ پروگرام مختلف خواہشیں دلچسپیاں اور ضرورتیں پوری کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ وہ لوگوں کو کامگار جتھے، پڑوسیوں، کنبے کے ساتھ یا انفرادی طور پر کسی نہ کسی طرح کے کھیل میں سارے سال حصہ لیتے رہنے کا موقع دیتے ہیں۔ آرام گاہوں میں اور سیاحوں کے پڑاؤ کے مرکزوں

میں ایسا خاص طور پر ہوتا ہے ۔ ایک نعرہ ہے: "میری چھٹیاں ــــ کھیلوں کی کوئی ناغہ نہیں" اس کے تحت لاکھوں باشندے ہر سال فرصت کے زمانے میں سرگرمیوں کے ان موقعوں سے استفادہ کرتے ہیں ۔

تمام سماجی حلقوں کی طرح سوشلسٹ سماج منصوبے کے مطابق کھیلوں کے بھی ارتقا کی ضمانت کرتا ہے ۔ نیا قانون نوجوانان (۱۹۷۴ء) حکومت کے تمام اداروں کی، جن میں تعلیمی ادارے اور مختلف کاروبار بھی شامل ہیں، ذمے داریاں واضح طور پر بیان کی گئی ہیں مجلس وزرا سے لے کر چھوٹے سے چھوٹے قصبے کے میئر تک صنعتی وزارت کے وزیر سے لے کر کسی کاروبار کے ڈائریکٹر تک کھیلوں کے فروغ کے لئے سب کی ذمہ داریوں کی ٹھیک ٹھیک تشریح کر دی گئی ہے ۔

کھلاڑیوں کی مکمل تربیت اور ان کی طبّی نگہداشت کی سہولتوں کا اہتمام کر دیا گیا ہے ۔ مثلاً لیپزگ میں جرمن کالج برائے جسمانی تربیت نے دنیا کے ۶۱ ملکوں سے آئے ہوئے کھیلوں کے کوئی ۶۰۰ گریجویٹ معلّموں کو (چار سالہ نصاب) اور کھیلوں کے ۱۶۵۰ معلموں کو (تین سالہ نصاب) اور ۱۴۰۰ سے زیادہ کارکنوں کو تربیت دی ہے ۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اس ادارے کی تقریباً ۲۵ فیصدی صلاحیت غیر ملکوں، خاص طور سے ترقی پذیر ملکوں کے لئے کھیلوں کے معلموں اور ہدایت کاروں کی تربیت کے لئے مہیا ہے ۔ اس طرح جرمن جمہوری ری پبلک کی کھیلوں کی تحریک بین الاقوامیت پسندانہ فریضہ بھی پورا کرتی ہے ۔ ہر سال ۱۲۰۰ افراد آٹھ یونیورسٹیوں اور فن تعلیم کے کالجوں سے فارغ التحصیل ہو کر اسکولوں میں کھیلوں کے معلّم مقرر ہوتے ہیں ۔ اس کے ساتھ ہی ان میں دوسرے مضامین پڑھانے کی بھی قابلیت ہوتی ہے ۔

آج جرمن جمہوری ری پبلک بین الاقوامی کھیلوں میں حصہ لیتی اور امن برقرار رکھنے، قوموں میں دوستانہ تعلقات اور مفاہمت کو فروغ دینے میں اہم حصہ ادا کرتی ہے ۔ کھیلوں اور جمناسٹک کی جرمن یونین نے اب تمام براعظموں کے بہت سارے ملکوں سے وسیع قسم کے رشتے اور تعلقات قائم کئے ہوئے ہیں ۔ سوویت یونین اور دوسرے سوشلسٹ ملکوں کی کھیلوں کی تنظیموں سے اس کے دوستانہ اور ہمہ گیر تعاون کے تعلقات خاص طور سے قریبی ہیں ۔ جرمن جمہوری ری پبلک اولمپک تحریک میں، کھیلوں کی بین الاقوامی تنظیموں اور فیڈریشنوں میں سرگرم عمل ہے اور یونیسکو اور کھیلوں کی یورپی کانفرنس کے اندر کھیلوں کی قومی اور بین الاقوامی انتظامیہ مجلسوں میں قریبی تعاون حاصل کرنے کی کوششوں کی حمایت کرتی ہے ۔ کھیلوں کی ۸۵ بین الاقوامی اور یورپی فیڈریشنوں نیز سائنسی تنظیموں میں جرمن جمہوری ری پبلک کو نمائندگی حاصل ہے ۔

کھیلوں کے بین الاقوامی اداروں میں آج جرمن جمہوری ری پبلک کے ۱۱۷ نمائندے مجموعی طور پر ۱۵۱ عہدوں پر فائز ہیں ۔

یہ تمام واقعات ظاہر کرتے ہیں کہ جرمن جمہوری ری پبلک کی کھیلوں کی تحریک نے سوشلسٹ نظام کی مہیا کی ہوئی سہولتوں سے دانشمندانہ استفادہ کرنے میں کامیابی حاصل کر لی ہے ۔ بین الاقوامی مقابلوں میں جرمن جمہوری ری پبلک کے کھلاڑیوں نے جو کامیابیاں حاصل کی ہیں ان کی اس سے وضاحت ہو جاتی ہے ۔

تاہم اب بھی ایسی خاص شاخیں ہیں جن میں جرمن جمہوری ری پبلک کو اولین مقام حاصل نہیں ہے۔

بچپن سے کھیلوں کی تربیت

بچوں اور نوعمروں کے کھیلوں کے سلسلے میں خاص توجہ دی جاتی اور احتیاط برتی جاتی ہے، کیونکہ اوائل عمر میں شخصیت کو نشوونما دینے میں کھیل بڑی ہی مدد کرتے ہیں۔ وہ جسم کو توانائی بخشتے اور جرأت، مستقل مزاجی اور مل جل کر کام کرنے کی صلاحیت پیدا کرتے ہیں۔ بہتر نتائج حاصل کرنے کی نوعمروں میں جو لگن ہوتی ہے اس کو وہ ابھارتے ہیں۔ تعلیمی اداروں میں لازمی سبق کے علاوہ جو بچوں اور نوعمروں کو بنیادی جسمانی اور کھیلوں کی تربیت دیتے ہیں، غیر نصابی سرگرمیاں بھی بہت اہم ہوتی ہیں۔

ابتدائی اور ثانوی اسکولوں میں کھیلوں کی تعلیم تمام طالب علموں کے لئے لازمی ہوتی ہے۔ جیسے دوسرے سبق ہوتے ہیں ویسے ہی وہ بھی مربوط نصاب پر مبنی ہوتی ہے۔ جامع تعلیم کے تسلسل میں وہ ایسے فضائل، صلاحیت اور ہنر پیدا کرتی ہے جو ان کو ساری عمر کھیلوں میں حصہ لینے کے لئے تیار کر دیتی ہے۔ یہ عمل حرفتی اسکولوں اور یونی ورسٹیوں میں جاری رہتا ہے۔ وہاں بھی کھیل مربوط نصاب کا جزو ہوتے ہیں۔

نصاب سے علیحدہ کھیلوں کا مقصد اسکول میں حاصل کی ہوئی بنیادی جسمانی تربیت کو توسیع دینا اور گہرا کرنا اور خصوصی صلاحیتوں اور جوہر کو ابھارنا ہے۔ آج کل جرمن جمہوری ری پبلک میں اسکولوں کے کوئی دو تہائی طلبا کھیلوں کی باقاعدہ عام تعلیم کے علاوہ کھیلوں کے اسکولی گروہوں یا کھیلوں اور جمناسٹک کی جرمن یونین کے کھیلوں کے گروہوں کی سرگرمیوں میں پابندی سے حصہ لیتے ہیں۔ مندرجہ ذیل مثال واضح کرتی ہے کہ جرمن جمہوری ری پبلک میں بچوں اور نوجوانوں کے کھیل کیسے منظم کئے جاتے ہیں۔

پوٹسڈام کے صوبے میں ایک چھوٹا سا دیہی قصبہ ہے بیلزیگ جو ایسے ہی دوسرے بہت سے قصبوں جیسا ہے۔ یہ ۹۱۳ مربع کلو میٹر رقبے پر محیط ایک دیہی ضلع کا مرکز ہے جس میں تین مزید قصبے اور ۶۱ گاؤں ہیں جن کی مجموعی آبادی ۳۶۶۲۳ ہے اس ضلع میں کھیلوں کا کوئی بین الاقوامی واقعہ کبھی نہیں ہوا اور اولمپک میں حصہ لینے والا کوئی کھلاڑی یہاں سے نہیں آیا۔ تاہم کھیل یہاں بھی بہت مقبول ہیں۔ ثانوی اسکول ہی کو لے لیجئے جو جرمن مزدور طبقے کے عظیم رہنما ارنسٹ تھیلمان سے موسوم ہے۔ اس میں ۷۰۰ لڑکے لڑکیاں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ وہ ۱۷ مختلف مقامات سے آتے ہیں۔ کچھ اسکول کی بس میں اور کچھ سائیکلوں پر۔ نصابی کتابوں اور کاپیوں کے علاوہ جمنازیم کا ساز و سامان بھی ان کے لازمی اسباب کا حصہ ہوتا ہے۔ جرمن جمہوری ری پبلک کے تمام اسکولوں کے مربوط نصاب میں کھیلوں کے لازمی سبق کے لئے ہفتے میں دو گھنٹے کی گنجائش رکھی گئی ہے اور چوتھی، پانچویں اور چھٹی جماعتوں کے لئے تو تین گھنٹے کی۔ چوتھی جماعت میں ہفتے میں سبقوں کی مجموعی تعداد (۲۸) میں کھیلوں کے سبق کا حصہ اس لئے دس فیصدی سے زیادہ ہے علاوہ ازیں تمام اسکولوں میں سے ۸۰ فیصدی

ہیں کھیلوں کے اسکولی گروہ ہیں جن میں ۶۳ فیصدی لڑکے لڑکیاں پابندی سے حصہ لیتے ہیں۔

بیلزیگ کے ارنسٹ تھیلمان اسکول میں کھیلوں کے صدر ہدایت کار پیٹر ہائنڈر ہیں۔ ان کے تین اور مددگار ہیں جو کھیلوں کے علاوہ دوسرے مضامین بھی پڑھاتے ہیں۔ گرمیوں کے مہینوں میں قصبے کی حد پر واقع خوبصورت اسٹیڈیم اور قصبے کے تیراکی کے حوض کو ہی کھیلوں کے سبق کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ جاڑوں کے لئے ایک نیا کھیل گھر ہے جو تین اسکولوں میں مشترک ہے۔ اس وجہ سے تقسیم اوقات میں بہت اچھے تعلق باہمی کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ بیلزیگ کے ۱۶۰۰ بچوں اور نوجوانوں کی "گنجائش" نکالی جا سکے۔

کھیلوں کے متعلق پیٹر ہائنڈر کی کچھ نئی تجویزیں تھیں جن پر عمل کرنے سے خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہوا۔ مثلاً انہوں نے اس بات کا فائدہ اٹھایا کہ بہت سے بچے سائیکلوں پر اسکول آتے ہیں، اور "امن کی چھوٹی سائیکل دوڑ" کا اہتمام کیا۔ یہ مقابلہ جرمن جمہوری ری پبلک کے کئی ضلعوں میں ہوتا ہے اور چیکوسلوواکیہ، پولینڈ اور جرمن جمہوری ری پبلک کی راجدھانیوں کے درمیان "سائیکل دوڑ برائے امن" کے لئے جو دنیا میں سب سے بڑی شوقیہ سائیکل دوڑ ہے، تیاری کرنے کے لئے بچوں اور نوجوانوں کے جوش و خروش کی سمت مقرر کرتا ہے۔

بیلزیگ میں اس مقابلے کی روایت پرانی ہے۔ مگر یہ واحد پیش قدمی نہیں ہے۔ کھیلوں کے مدرس کی دلچسپی کا مرکز سب سے پہلے تو نصاب کے علاوہ کھیل ہیں۔

کھیلوں کے معلم کی دل چسپی سب سے زیادہ ان غیر نصابی کھیلوں پر مرکوز ہوتی ہے جن میں پابندی سے حصہ لیا جاتا ہے۔ انہوں نے بتایا: "خود میرا تجربہ یہ ہے کہ کھیلوں کا سبق ہی صرف کافی نہیں ہوتا۔ اسئے لازمی اور اسکول کے وقت کے بعد اختیاری کھیلوں کو ایک دوسرے سے الگ نہیں ہونا چاہئے"۔ یہی وجہ ہے کہ بیلزیگ سے باہر رہنے والے طالب علموں کو وہ کچھ "ہوم ورک" دیتے ہیں، جو بہ آسانی سمجھ میں آجاتا ہے، صلاحیتوں کو بڑھاتا اور بیشتر کھیل ہی کھیل کا ہوتا ہے۔

ساتویں سے دسویں جماعتوں تک کے کھیلوں کے شوقینوں نے غیر نصابی کھیلوں کے لئے ایک کمیٹی قائم کرلی ہے۔ اس طرح وہ اپنے استاد کو کھیل اور مقابلے منظم کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کسی چھوٹی جماعت کی سرپرستی کی ذمے داری قبول کر لیتا ہے۔ اس کمیٹی کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہر ایک کو غیر نصابی کھیلوں میں حصہ لینے کا شوق دلائے۔ وہ اپنے طور پر اسی مختلف جماعتوں کے درمیان مقابلے کراتی ہے اور اسکول چیمپین شپ منعقد کرتی ہے۔ اس کے علاوہ ان کے پروگرام میں اسکول کی حد کے اندر کھیلوں کے چھوٹے چھوٹے میدان بنانا، ہدایت کاروں کو تربیت دینا، تمام اضلاعی مقابلوں میں شرکا کو بھیجنا اور بہترین کھلاڑیوں کے لئے تقریبات منظم کرنا شامل ہوتا ہے۔

لڑکوں لڑکیوں کے لئے ایسی تقریبیں خاص طور پر اہمیت رکھتی ہیں۔ میلے کی تقریب میں اسکول کے بہترین کھلاڑیوں کو خاص طور سے بنائے ہوئے "ارنسٹ تھیلمان اسکول کے بہترین کھلاڑی" کا سرٹیفکیٹ

دیا جاتا ہے۔ ان کو اسکول کے پرنسپل کتابوں کے تحفے بھی دیتے ہیں۔ کھیلوں کے استاد نے ایسی تقریبیں کئی بار دوسرے مقامات پر بھی منعقد کی ہیں شلاً برلن میں کھیلوں کے کلب دینامو میں جہاں اولمپک میں تمغے جیتنے والوں نے سرٹیفکیٹ تقسیم کئے اور بیلزیگ کے مسرور نوعمروں سے اپنے تجربے کے متعلق بات چیت کی اور انہیں بتایا کہ چوٹی کا کھلاڑی بننے کے لئے بڑی توانائی، زبردست قوت ارادی اور بے پناہ محنت درکار ہوتی ہے۔

گزشتہ تقریب میں مندرجہ ذیل تناسب قائم کیا جا سکا تھا: اسکول کے ۷۵۰ طالب علموں میں سے ۷۲۱ نے بچوں اور نوجوانوں کے اسپرتکیاد کے مقابلوں میں حصہ لیا۔ اوسطاً ہر طالب علم نے اس کے علاوہ "امن کی چھوٹی سائیکل دوڑ" یا کراس کنٹری ریس جیسے چار مقابلوں میں حصہ لیا۔ مجموعی طور پر تمام لڑکوں اور لڑکیوں میں سے ۸۷ فیصدی ایسے ہیں جو کھیلوں کی غیر نصابی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں۔

ارنسٹ تھیلمان اسکول کو حال ہی میں غیر نصابی کھیلوں میں پوٹسڈام کے صوبے کے بہترین اسکول کا سرٹیفکیٹ اور بونس انعام میں ملا تھا۔

یہ کہنے کی تو چنداں ضرورت نہیں کہ بعد میں جب یہ طلبا حرفتی اسکول میں شاگرد بنتے ہیں تو اس وقت بھی وہ کھیلوں میں حصہ لیں گے۔ چنانچہ عام مقابلوں میں جیسے "سب سے زیادہ طاقتور شاگرد کون ہے؟" یا "بہترین کھلاڑی لڑکی کون ہے؟" ہزاروں نوعمر لڑکے لڑکیاں ہر سال حصہ لیتے ہیں۔ پچھلے سال مجموعی طور پر تمام ضلعوں کے ۳۸۸۲۱۴ شاگردوں نے پیرلل بارز پر ابتدائی درزشوں میں، وزن لے کر گھٹنے موڑنے کی ورزش میں اور تہری جست میں حصہ لیا۔

اعلیٰ تعلیمی اداروں کے طالب علم کیا کرتے ہیں؟ جرمن جمہوری ری پبلک میں ۲۵۰ اعلیٰ تعلیمی ادارے ہیں۔ ان میں سے بیشتر میں کھیلوں کے اپنے اپنے کلب ہیں۔ اس طرح طلبا کو اپنے فرصت کے اوقات میں کھیلوں کی سرگرمیوں کے لئے وسیع مواقع فراہم ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں طالب علموں کی انجمنوں کا ذکر کر دینا بھی بے محل نہ ہوگا۔ صرف ایرفرٹ ضلع ہی میں طالب علموں کی ۲۲ ٹیمیں والی بال کھیلتی ہیں۔ ایک فصل میں ۱۳۰ میچ ہوتے ہیں۔ اس ضلع میں ستات کھیلوں کے باقاعدہ مقابلوں میں ۱۰۸ ٹیموں نے حصہ لیا۔

شروع بچپن سے کھیل جرمن جمہوری ری پبلک میں زندگی کا ایک حصہ ہوتے ہیں۔

مدتوں سے تیراکی کا چلن

"تیراکی تعلیم کا جز و لانیفک ہونی چاہئے۔ اب تک ڈوبنے کا چلن تھا، کیونکہ تیراکی کا فیشن نہیں تھا۔ کیا ہمارے ہاں بھی تیراکی کا عام چلن نہیں ہونا چاہیئے؟" جوہان کرسٹوف گٹس متھس (۱۷۵۹ء ـ ۱۸۳۹ء) نے یہ فوری اور ضروری سوال اپنی کتاب "فن تیراکی کا مختصر نصاب" کے پیش لفظ میں کیا تھا۔ یہ ۱۷۹۷ء میں شائع ہوئی تھی جس میں انہوں نے تیراکی کی منظم تربیت کا، خاص طور سے نوجوانوں کے لئے اہتمام کرنے کا مطالبہ

کیا تھا۔ تیراکی اور غوطہ خوری کو وہ نوجوانوں کی جسمانی تربیت کا ابتدائی ذریعہ تصور کرتے تھے۔

۱۹۵۰ء سے جرمن جمہوری ری پبلک میں تیراکی کی تربیت کھیلوں کے لازمی نصابوں کا حصہ ہے۔ "چوتھی جماعتوں کے کھیلوں کے سبق کے قطعی نصاب" میں جو وزارت تعلیم نے مرتب کیا ہے، مندرجہ ذیل ورزشیں درج ہیں: بریسٹ اسٹروک اور رینگنے کی مشقیں، شروع کرنے کا غوطہ اور واپس مڑنا، چھچھلے پانی میں غوطہ خوری کی مشقیں، غوطہ خوری کے مقبول انداز (پسند اور مقامی سہولتوں کے مطابق)۔ اسکول کا آخری، دسویں جماعت کا امتحان کامیاب کرنے والوں میں سے تقریباً ۷۰ فیصدی تیراک ہوتے ہیں، بارھویں جماعت کا امتحان پاس کر کے اسکول سے رخصت ہونے والوں میں تیراک ۹۹ فیصدی ہو جاتے ہیں۔ بقول گنتس مُتحس جرمن جمہوری ری پبلک میں تیراکی فیشن میں شامل ہو گئی ہے۔

تیراکی کہاں کی جاتی ہے؟ ایسے اسکول چند ہی ہیں جن کے پاس تیراکی کے اپنے حوض ہوں۔ لیکن ہال کمروں میں بنے تیراکی کے ۱۵۳ اندرون خانہ حوض (۱۹۷۶ء) اور تیراکی کے بہت سارے بیرون خانہ حوض تیراکی سکھانے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ ۱۹۷۶ء - ۱۹۸۰ء کے قومی پنجسالہ منصوبے میں مزید ۶۰ اندرون خانہ تیراکی کے حوض تعمیر کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ ہر ایسے قصبے میں جو ذرا بڑا ہے تیراکی کے کئی عام حوض ہوتے ہیں اور بہت سارے چھوٹے قصبوں میں وہ کھیلوں کی دستیاب سہولتوں میں بھی ہوتے ہیں۔ یہ عام طور سے مثالی تعمیرات ہوتی ہیں جن میں موزونیت اور کفایت دونوں کا بیک وقت اہتمام ہے۔ ایسے بہت سے ہالوں میں بچوں اور تیراکی نہ جاننے والوں کے لئے حوض الگ ہوتے ہیں۔ بھاپ کے غسل کا بھی اہتمام ہوتا ہے۔

یہ ہال صبح ۶ بجے سے رات ۱۰ بجے تک کھلے رہتے ہیں اور ظاہر ہے کہ بہت سے اسکول انہیں تیراکی سکھانے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً برلن فریڈرخشیم باغ کے ہال کو ۳۱ اسکول استعمال کرتے ہیں۔ اسکولی بچوں کے علاوہ وہاں ہر سال اوسطاً کوئی ۲ لاکھ ۷۰ ہزار تیراک آتے ہیں۔

یہاں کنڈر گارٹن کے بچے بھی تیراکی سیکھنی شروع کر دیتے ہیں۔

جس کسی کو بھی اسپر تکیاد میں جیتنے سے یا اولمپک میں فاتح بننے سے دل چسپی ہو اسے تیراکی کے ایسے ہی حوض کی چہل پہل میں شامل ہو جانا چاہیئے۔ ایک گھنٹے تیراکی کے لئے صرف ایک مارک دینا ہوتا ہے۔ بچوں، شاگردوں اور طالب علموں کے لئے اسکول کی مفت تیراکی کے علاوہ یہ فیس نصف مارک ہے۔ ماہوار ٹکٹ کی قیمت صرف ۱۰ مارک ہے اور اس سے جتنی مرتبہ چاہیں استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

مزدوروں اور کسانوں کے اقتدار نے جب سے تیراکی کو اسکول میں پہنچایا اور اسے لازمی قرار دیا تب سے ہی جرمن جمہوری ری پبلک میں یہ فیشن میں داخل ہو گئی ہے۔

نوجوانوں کا اسپرتکیاد

بچوں اور نوجوانوں کے اسپرتکیاد کی تحریک جرمن جمہوری ری پبلک کے کھیلوں کی نمایاں کامیابی رہی ہے ۔ اسکولوں کے مقابلوں، ضلعوں اور دیہات کے اسپرتکیادوں ہیں سے گزرنے کے بعد بہترین کھلاڑی ہی جرمن جمہوری ری پبلک کے قومی مقابلوں میں شریک ہونے کے حقدار بنتے ہیں جو ہر دو سال بعد منعقد ہوتے ہیں ۔ جن میں کھیلوں کا جوہر پایا جاتا ہے انہیں تربیت کے مرکزوں میں، بچوں اور نوجوانوں کے کھیلوں کے اسکولوں یا کھیلوں کے کلبوں میں اپنی صلاحیت بڑھانے کا موقع ملتا ہے ۔

جرمن جمہوری ری پبلک میں پانیر تنظیم بہترین نوعمر کھلاڑیوں کے اسپرتکیادوں کا اہتمام کرتی ہے ۔ ۱۹۶۶ء میں اولمپک کے تمام کھیلوں کے لئے بچوں اور نوجوانوں کا اسپرتکیاد جرمن جمہوری ری پبلک کی راجدھانی میں منعقد کیا گیا ۔ تب سے گرمائی اور سرمائی دونوں کھیلوں کے لئے یہ دو سال بعد منعقد کیا جا رہا ہے ۔ ۱۹۷۲ء کے بعد وقفہ تین سال کا ہو گیا ۔ مگر اضلاعی اسپرتکیاد نچلی سطح پر ہر سال ہوتے ہیں جن میں شرکت کے لئے منتخب کرنے کے مقابلے تمام اسکولوں میں کئے جاتے ہیں ۔

اب جرمن جمہوری ری پبلک کی کھیلوں کی تحریک، جرمن جمہوری ری پبلک کی وزارت تعلیم جو تمام اسکولوں کی ذمہ دار ہے اور سوشلسٹ نوجوانوں کی مربوط تنظیم مشترکہ طور پر اسپرتکیاد منظم و منعقد کرتی ہیں ۔ اعلیٰ ترین ادارہ میلے اور اسپرتکیاد کی کمیٹی ہے جس میں جرمن جمہوری ری پبلک کی کئی ممتاز شخصیتیں بھی شامل ہوتی ہیں ۔ نچلی سطح پر بھی ایسی ہی کمیٹیاں ہوتی ہیں ۔ ضلعوں میں ایسی کمیٹیوں کے ممبروں میں اسکول کے ہیڈ ماسٹر، جرمنی کی سوشلسٹ اتحاد پارٹی، ٹریڈ یونینوں اور نوجوانوں کی تنظیم کے عہدیدار نیز سرکردہ کھلاڑی شامل ہوتے ہیں ۔ سب کے سب اسپرتکیاد کی تحریک کو فروغ دینے کا عزم لے کر آتے ہیں ۔

دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اسپرتکیاد منعقد کرنے کا واحد مقصد آئندہ کے اولمپک کھیلوں کے لئے جوہر کی تلاش ہوتا ہے ۔ یہ دعویٰ کتنا بے معنی ہے اسی سے واضح ہو جاتا ہے کہ ہر جگہ کوششیں کی جا رہی ہیں کہ اضلاعی اسپرتکیادوں کا پروگرام ایسے کھیلوں کو بھی شامل کر کے جو اولمپک مقابلوں میں نہیں آتے، وسیع کر دیا جائے ۔

چنانچہ برلن کے جنوب میں واقع زوسین ضلع میں اسپرتکیاد میں شامل کھیلوں کی تعداد ۲۱ تک پہنچ گئی ہے ۔ تین نئے کھیل جو شامل کئے گئے ہیں وہ ہیں بلیرڈ، ٹینس اور سائیکل گیند ۔ مقابلوں کے پروگرام کو توسیع دینے کے سلسلے میں اضلاعی مرکزوں کے درمیان تقلید کا مقابلہ ہو رہا ہے ۔ اور اس طرح نوجوانوں کے لئے کھیلوں کی نئی راہیں کھل رہی ہیں ۔ اسپرتکیاد کی تحریک کا مقصد اور مطلب بھی یہی ہے ۔ اسپرتکیادوں میں حصہ لینے والے اسکولی بچوں کی تعداد جتنی بڑھے گی، آئندہ چل کر کھیلوں میں شرکت کرنے والے بڑوں کی تعداد اتنی ہی زیادہ ہوگی ۔ یہ حقیقت ہے کہ اسپرتکیاد میں جیتنے والوں میں سے بہتوں کو اولمپک کھیلوں میں تحفے ملے ہیں ۔ دوسرے

نوجوانوں نواس سے کم مراتب پر اکتفا کرنا پڑا ہے۔ مگر انہوں نے اپنی تربیت محنت سے جاری رکھی۔ یہ درست ہے کہ بہت سارے کھلاڑیوں نے مقابلوں کا پہلا تجربہ اسپرتکیا دوں کے دوران حاصل کیا جس کا فائدہ بعد میں اس وقت ظاہر ہونا شروع ہوا جب دنیا میں ان کو بلند مرتبہ حاصل ہونے لگا۔ رولینڈ ماتھیس، کورنیلیا ماتھیراینڈر، روگر پاینٹل، اینڈریا پولیک نے تیراکی میں، فالک ہافمین نے غوطہ خوری میں، رینیٹ اشیچر، مارلیس کوپہر، مارٹیا کوخ، فوگانگ، شمت، اوڈو بیئر نے بھاگ دوڑ کے کھیلوں میں اور اُلرخ ویہلنگ نے نارڈک کمبینیشن میں اسی طرح اپنا اپنا مقام حاصل کیا۔

موقع سب کے لئے پورا

جب مئی ۱۹۷۶ء کی ایک ٹھنڈی اور کہر آلود صبح کو پانچ ہزار سے زیادہ لوگ تھورنگیانی قصبے آئیزناخ کے نزدیک واقع ایک مقام "ہوہے سونے" کے نزدیک ایک ایسا مقابلہ شروع کرنے کو جمع ہوئے جس میں حصہ لینے بعض افراد کو پہنچنے میں ۱۴ گھنٹے سے بھی زیادہ لگے تھے، تو یہ بات ناقابل یقین سی معلوم ہوئی تھی۔ تھورنگیانی جنگل کی پہاڑیوں کا راستہ جو صدی کے شروع میں ہی پیدل سفر کرنے والوں کا پسندیدہ راستہ بن چکا تھا اور جس کے متعلق گوئیٹے نے نظمیں لکھی ہیں، رینسٹائیگ پر پانچویں دوڑ میں حصہ لینے کے لئے اتنے بہت سارے لوگوں کو کشاں کشاں یہاں لے آیا تھا۔ کھیلوں میں شوقیہ حصہ لینے والے کھلاڑی ہر جگہ سے آئے تھے۔ مائیکل بہرینز وہاں پہنچنے کے لئے ۵۰۰ کلومیٹر سے زیادہ فاصلہ طے کرنے سے بھی نہیں ہچکچائے اور آخر میں ایک ہزار ایک سو پچاسواں مقام حاصل کیا۔ تھامس فونکے نے سات سو بیسواں مقام حاصل کیا اور وہ اس بڑے مجمع میں شامل تھے جو برلن سے ریل گاڑی یا کار سے تھورنگیا پہنچے تھے۔

اس میں حصہ لینا کسی کے لئے فرض نہیں تھا کسی کو بھی رہنے کی جگہ نہیں دی گئی تھی جیتنے والے کو کوئی اہم تحفہ نہیں ملنا تھا۔ مگر پھر بھی بارش، کہرے اور سردی کے باوجود بہت سے لوگ آئے۔ پچھتر کلومیٹر سے زیادہ فاصلے کی دوڑ میں شرکت کی واحد شرط یہ تھی کہ سارے سال عملی کھیلوں میں باقاعدگی سے حصہ لیا ہو تاکہ قوت برداشت موجود ہو۔ پانچ ہزار عورتیں اور مرد کس وجہ سے جوق در جوق آئے؟ اچھا مقام حاصل کرنے کے امکان کے پیش نظر نہیں (حالانکہ قدرتی بات ہے کہ بعض کے لئے یہ بھی ایک محرک تھا) بلکہ اس غرض سے جس کا بارہا ذکر آیا: "بس تفریح کے لئے" یا "کوئی مشکل مہم سر کرنے کی ٹھانی تھی اور سر کرلی"؛ "میں ہر ہفتے ۱۰ - ۲۰ کلومیٹر دوڑ لیتا ہوں اور چاہتا تھا کہ لمبے فاصلے میں اپنی صلاحیتیں آزماؤں"؛ وغیرہ۔ ہر ایک کا اپنا الگ ہی سبب تھا، بہتوں کو مہم جوئی نے بھی اس کی طرف مائل کیا تھا۔

شر ں کی عمریں ۱۵ اور ۶۵ کے درمیان تھیں۔ یہ دوڑ جرمن جمہوری ری پبلک میں سب سے لمبی عام دوڑ ہے مگر بہتوں میں سے ایک۔ کئی جگہوں میں نئے سال کی روایتی دوڑیں ہوتی ہیں جیسے

برلن کی دوڑ جس میں چھ ہزار افراد حصہ لیتے ہیں۔ بہت سے ضلعوں میں شوقیہ کھلاڑیوں کے لئے دوڑ کے مقرر فاصلے ہیں۔ باغوں اور جنگلوں میں تمام عمروں کے لوگ دوڑتے ہوئے دن بدن زیادہ ملتے ہیں۔

برسوں پہلے جرمن جمہوری ری پبلک میں کھیلوں کے اخبار نویسوں نے ایک تحریک شروع کی تھی: "میل بھر دوڑو" انہیں لاکھوں شیدائی مل گئے اس لئے بہت لمبے فاصلے کی عام دوڑ میں لوگوں کی کثیر تعداد کی شرکت بالکل قدرتی ہے۔

۱۹۷۷ء کے کھیلوں اور جمناسٹک کے لیپزیگ کے میلے میں ۶۰ ہزار نے شرکت کی تھی اور میلے کے آخری دن لیپزیگ کے باشندے میل بھر دوڑے۔ ان میں ایک ہزار وہ شائقین بھی تھے جو میلہ شروع ہونے سے پہلے سو میں یا اس سے زیادہ دوڑ چکے تھے۔ مگر دیکھنے کی بات یہ ہے کہ وہ مقابلوں میں حصہ لینے والے کھلاڑی، دوڑوں میں حصہ لینے والے کھلاڑی نہیں تھے بلکہ وہ تمام لوگ تھے جنہوں نے دوڑنے کا مزا ڈھونڈ نکالا تھا۔ ایک اور مثال ملاحظہ فرمایئے۔ سارے ملک میں لاکھوں لوگوں نے کھیلوں اور جمناسٹک کے میلے کے لئے ٹیبل ٹینس، والی بال اور اسکٹلس کے ابتدائی مقابلوں میں حصہ لیا۔ بعد میں عمروں کے تمام زمروں کے ساڑھے چار ہزار شوقین کھلاڑیوں نے لیپزیگ کے فائنل مقابلوں میں شرکت کی۔

بارھویں پارٹی کانگرس میں جرمنی کی سوشلسٹ اتحاد پارٹی کے جنرل سیکرٹری اور جرمن جمہوری ری پبلک کی ریاستی کونسل کے صدر نشین ایریخ ہونیکر نے اسی سلسلے میں کہا تھا: "ہمارے معاشرے میں جسمانی تربیت اور کھیلوں کو دن بدن زیادہ نمایاں مقام دیا جا رہا ہے۔ وہ لوگوں کی صحت ٹھیک رکھنے میں مدد دیتے ہیں، لوگوں کے آرام، تفریح اور بھلائی میں بڑی خدمت انجام دیتے ہیں، ان کی تندرستی بہتر کرتے اور اس طرح ان کی شخصیت کو ابھارنے میں بڑا حصہ ادا کرتے ہیں۔"

اس نصب العین کو پورا کرنے کے لئے بہت سارے اقدامات کئے گئے ہیں۔ ٹریڈ یونینوں، نوجوانوں کی تنظیم اور کھیلوں کی تنظیم کے کھیلوں کے مشترکہ پروگرام کی بدولت نوجوانوں اور عمر رسیدہ سب ہی محلّوں میں یا تعطیلات کے دوران کھیلوں میں پابندی سے حصہ لیتے ہیں۔ کارخانوں وغیرہ میں کام کی ٹیموں کے لئے، دیہی آبادی کے لئے، عورتوں اور کنبوں کے لئے بہت سے شوقیہ مقابلے نیز نوجوانوں اور بچوں کے مقابلے ہر ایک کے لئے کھیلوں میں حصہ لینے کے موقعے خاصے بڑھا دیتے ہیں۔

۱۹۷۹ء میں، ۶۰ لاکھ سے زیادہ لوگ کھیلوں کے مشترکہ پروگرام میں شامل تھے۔ کارخانوں اور محلّوں کے کھیلوں کے ۸۲۱۴۵ گروہوں میں ۵۰ لاکھ سے زیادہ افراد سرگرم عمل ہیں۔ ٹریڈ یونینوں کے زیر اہتمام کپ جیتنے کے ۲۸، نوجوانوں کی تنظیم کے زیر اہتمام ۲۱ اور بچوں کی تنظیم کے اہتمام میں ۲۲ مقابلے ہوتے ہیں۔ دوسرے مقابلوں میں دیہی مقابلے، رسالہ "نوئیر ڈیگ" کے زیر اہتمام کنبوں کے مقابلے، یوتھ کراس، "سنہری ٹکٹ" کے لئے نشانے بازی کا مقابلہ اور ڈونگی کھینے کے مقابلے میں شامل ہیں۔ ان میں سے بہت سے مقابلوں میں صف اول کے کھلاڑیوں کی صلاحیتیں اور مقبولیت عوامی کھیلوں کے تسلسل سے جا ملتی

ہیں۔ چنانچہ ڈونگی کھینے میں اولمپک تمغہ جیتنے والے رولینڈ گیر ہیلم نے ڈونگی کھینے کے مقابلے "چیمپین کا پیچھا کرو" میں شامل ہوئے جس میں ۱۰۰ میٹر کی دوڑ ہوتی۔ اس میں دوڑ کی اس رفتار کا مظاہرہ ہوا جو بہت سے نوجوان حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں۔ یا ہیمر ستھرو میں جونیئر عالمی چیمپین رولینڈ اسٹوئیک کو لیجئے جنہوں نے میدانی ورزشی کھیلوں کے دوسرے کھلاڑیوں کے ساتھ ۱۰۰ میٹر کی دوڑ میں، گولہ پھینکنے میں اور لانگ جمپ میں حصہ لیا اور اب نوجوانوں اور کامگاروں کی ٹیمیں کھیلوں کے عام مقابلے میں ان کے حاصل کئے ہوئے نتیجوں پر سبقت حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ جامع مقابلے وہ ہیں جو تندرست ہونے کا تمغہ حاصل کرنے کا حقدار قرار دینے کے لئے ہوتے ہیں جن کا نعرہ ہے: "کام کے لئے اور وطن کے دفاع کے لئے تیار"۔ یہ تمغے تین ہوتے ہیں: کانسے کے، چاندی کے اور سونے کے اور عمر کے مختلف زمروں کے لئے الگ الگ ہوتے ہیں جس کی حد چھ سال سے ۷۵ سال تک ہوتی ہے۔ پانچ بنیادی مقابلے ہوتے ہیں۔ دوڑ یا سفر، بازوؤں کی ورزش، تہری جست، ایئر گن سے نشانہ بازی اور اسکیٹ پر لہرئے دار دوڑ۔ بعض معمول مقرر ہوتے ہیں جنہیں حاصل کرنے والوں کو کانسے کے تمغے دئے جاتے ہیں۔ چاندی اور سونے کے تمغوں کے لئے بعض اور کھیل شامل کر دئے جاتے ہیں۔

تمغے حاصل کرنے والوں کی تعداد ہر سال لاکھوں تک پہنچ جاتی ہے۔ بہت سے لوگ انہیں فخر سے اپنے کالروں میں لگاتے ہیں۔ ان میں سے ہر سال دسمبر میں برلن کے تیراکی کے ہال میں بہت ساری عمروں کے زمروں کی تیراکی کے میلے میں جمع ہوتے ہیں۔ وہ جرمن جمہوری ریپبلک کے ہر حصے سے آتے ہیں۔ ایسی ہی ۷۸ سالہ سوسے گینز لر ہیں جو لیپزیگ کی رہنے والی ہیں۔ اپنی عمر کے زمرے میں انہوں نے ۵۰ میٹر کی فری اسٹائل کی تیراکی ۴۸ سیکنڈ میں جیتی تھی، ۵۰ میٹر کی بریسٹ اسٹروک تیراکی میں وہ ایک منٹ ۸ر۸ سیکنڈ میں کامیاب رہی تھیں اور بیک اسٹروک تیر کر ۵۰ میٹر کا فاصلہ انہوں نے ایک منٹ ۶ر۸ سیکنڈ میں پورا کیا تھا۔ ان کی عمر پر ایک بار پھر غور کیجئے: ۷۸ سال۔ ہمیں انہوں نے بتایا: "میں نے ساری عمر کھیلوں میں دلچسپی لی۔ سابقہ وقتوں میں مزدوروں کے کھیلوں کی تحریک میں اس کے باعث بڑی مشکلیں آئیں مگر آج مزدوروں اور کسانوں کی ریاست میں مجھے آسانیاں ہوگئی ہیں۔ اپنی زندگی میں کھیلوں میں حصہ لینا میں کبھی نہ چھوڑوں گی۔"

عوامی کھیلوں کی بنیادیں ظاہر ہے نہ فیکٹریوں اور کارخانوں میں ملتی ہیں جن کے پاس کھیلوں کے بہت سارے میدان اور دوسری سہولتیں موجود ہیں۔ محنت کش عوام کی بڑی تعداد یہاں اکٹھی ہوتی ہے اور باعمل تفریح کی مختلف سہولتیں یہیں مہیا ہیں۔ کارخانوں وغیرہ کے کھیلوں کے کلب اس کے لئے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ ٹریڈ یونینوں کے قریبی تعاون سے وہ کھیلوں کی سرگرمیوں کے موقعے فراہم کرتے اور ان کا انتظام سنبھالتے ہیں۔

برلن کے تعمیر مکانات کے کارخانے میں یہ مندرجہ ذیل طریقے سے کیا جاتا ہے۔ ایک ہزار تین سو سے زیادہ افراد تعمیراتی مزدوروں کے کھیلوں کے کلب کے ممبر ہیں۔ لیکن اس کے ۱۶ شعبوں میں بہت سارے لوگ

ایسے بھی ہیں جو کھیلوں میں تو حصہ لیتے ہیں مگر کلب کے باقاعدہ ممبر نہیں ہیں۔ پچھلے سال ۱۱۲ کامگار جتھوں نے جن میں عملے کے کوئی ۶۵۰۰ ممبر تھے، مختلف کھیلوں مثلاً بیڈ منٹن، اسکٹس، والی بال، تیراکی، ٹیبل ٹینس اور جمناسٹک کے مقابلوں میں حصہ لیا۔

ٹریڈ یونین کی عاملہ اور کھیلوں کے کلب کے درمیان سمجھوتے کے پیش نظر خاص مقصد عملے کے اور بھی زیادہ افراد کو کھیلوں میں شامل کرنا ہوتا ہے کیونکہ ان میں باقاعدگی سے حصہ لینے پر ان کی صحت اور تندرستی بہتر ہو جاتی ہے، ان کو خوشی اور بے فکری حاصل ہوتی ہے اور وہ زیادہ چاق چوبند ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے اس میں واضح کیا گیا ہے: "جو سہولتیں فراہم ہیں ان کے مطابق دونوں فریق ان اقدامات کی وضاحت کرتے ہیں جو عملے کے اراکین کے لئے کھیلوں، سیاحت اور فرصت کے اوقات میں سرگرمیوں کو زیادہ کارآمد اور دلچسپ بنا دیں۔"

کھیلوں کی کمیٹی جو صدر ڈائریکٹر کے ماتحت ہوتی ہے (مجلس وزرا کے فیصلے کے بموجب ایسی کمیٹیاں تمام بڑے بڑے کارخانوں میں قائم کی گئی تھیں)، نگرانی رکھتی ہے کہ کارخانے کا انتظامی ادارہ تمام اقدامات کی مطلوبہ تائید کرے۔ اس کی بنیاد پر کامگار جتھوں میں اور شعبوں میں کھیلوں کو دن بدن زیادہ اہمیت دی گئی ہے اور وہ بھی مقابلے بازی کی مہموں کا حصہ بن گئے ہیں۔

کامگاروں کے ان تمام جتھوں کو جو "سوشلسٹ کام کی اجتماعیہ" کا خطاب حاصل کرنے کی کوشش میں مصروف ہوتے ہیں، یہ بھی مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ بعض عمومی کھیلوں کی سرگرمیوں میں حصہ لیں۔ اس کی نشانی میں ان کو عمومی کھیلوں کی جھنڈی ملتی ہے، جسے کامگاروں کا ہر جتھہ حاصل کر سکتا ہے بشرطیکہ اس نے فٹ بال، والی بال، بیڈ منٹن یا ٹیبل ٹینس جیسے کھیلوں کے کم از کم دو میچ سالانہ کھیلے ہوں۔ کارخانے کی چیمپین شپ کے سالانہ مقابلوں میں شرکت کی بھی ہمت افزائی کی جاتی ہے۔ سال کے آخر میں کھیلوں کی سرگرمیوں کے تعلق سے بہترین جتھے کو سرٹیفکیٹ اور بونس انعام میں دیا جاتا ہے۔ عمومی کھیلوں کی جھنڈی حاصل کرنے کے لئے یہ مقابلے بازی کارخانے کے اندر کھیلوں کی سرگرمیوں میں حصہ لینے کو بڑھاوا دیتی ہے۔ اسی سے مختلف کھیلوں میں کارخانوں کی چیمپین شپ حاصل کرنے کے لئے کامگاروں کے جتھوں کے درمیان مقابلے بازی بھی شروع ہو جاتی ہے۔

کھلاڑیوں کی دوستی کا باب

جرمن جمہوری ری پبلک اور سوویت یونین کے کھلاڑیوں کے درمیان کثیر رخی تعلقات دونوں قوموں کی باہمی دوستی کا اور معاشرتی زندگی کے تمام شعبوں میں۔ خواہ وہ سیاست ہو یا معیشت، سائنس ہو یا ثقافت یا سوشلزم کے حاصلات کی مشترکہ حفاظت۔ ان کے تعاون کا ایک حصہ ہے۔ کھیلوں کے میدان میں دوستی کا سلسلہ ۱۹۱۷ء کے اکتوبر اشتراکی انقلاب عظیم کے فوراً بعد کے زمانے تک پہنچتا ہے جبکہ نوخیز سوویت جمہوریہ اور
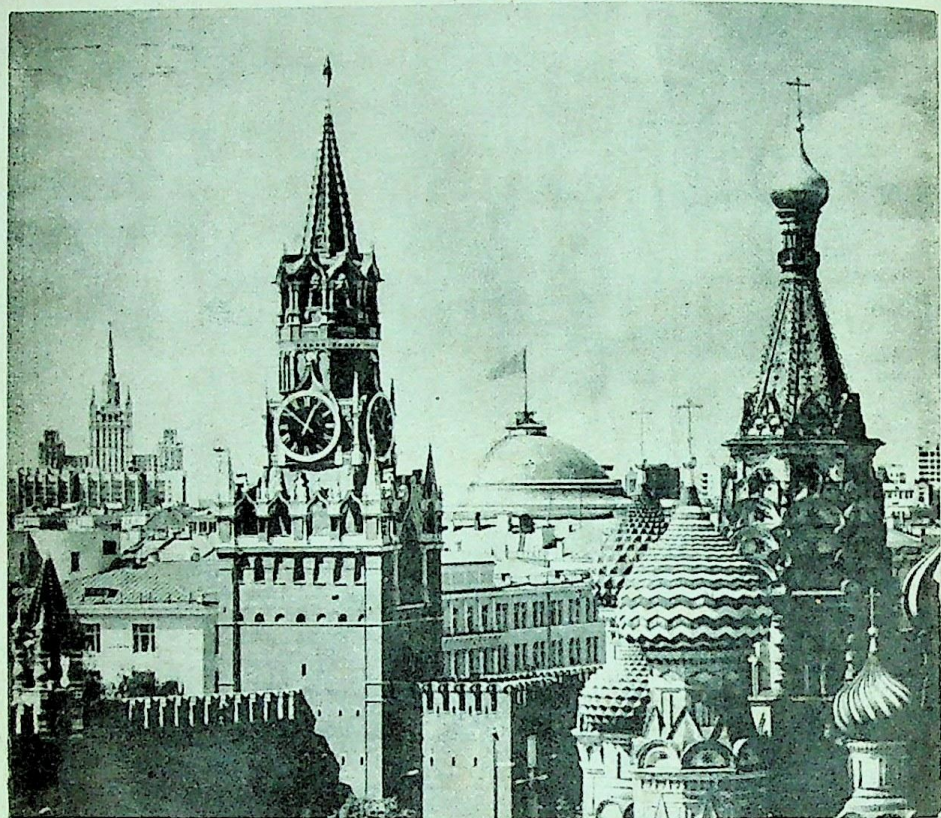
۲۲ ویں اولمپک کا شہر ماسکو کا دل، کریملن۔
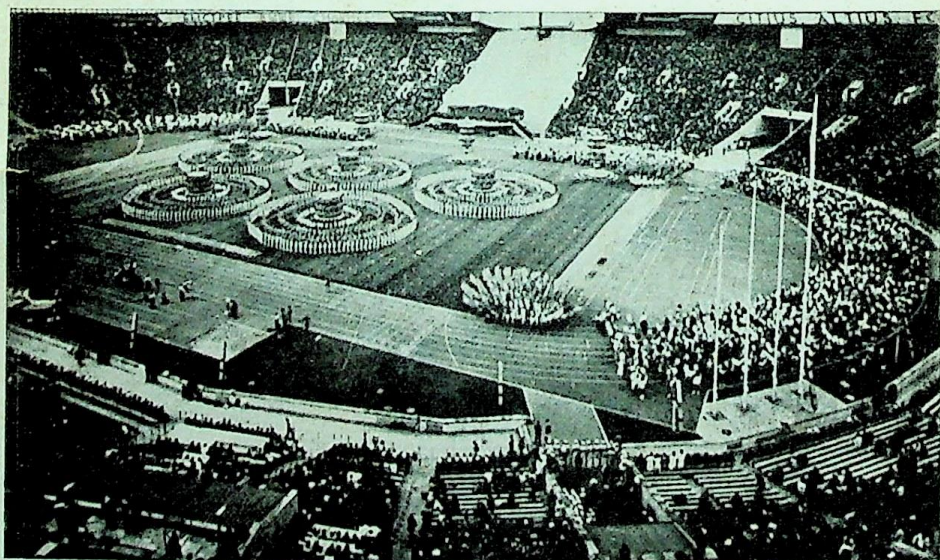
۱۹ر جولائی، ۱۹۸۰ء کو اولمپکس کے افتتاح کے دن مرکزی لینن اسٹیڈیم میں اولمپک کے چھلے، جو لوگوں نے مل کر بنائے۔
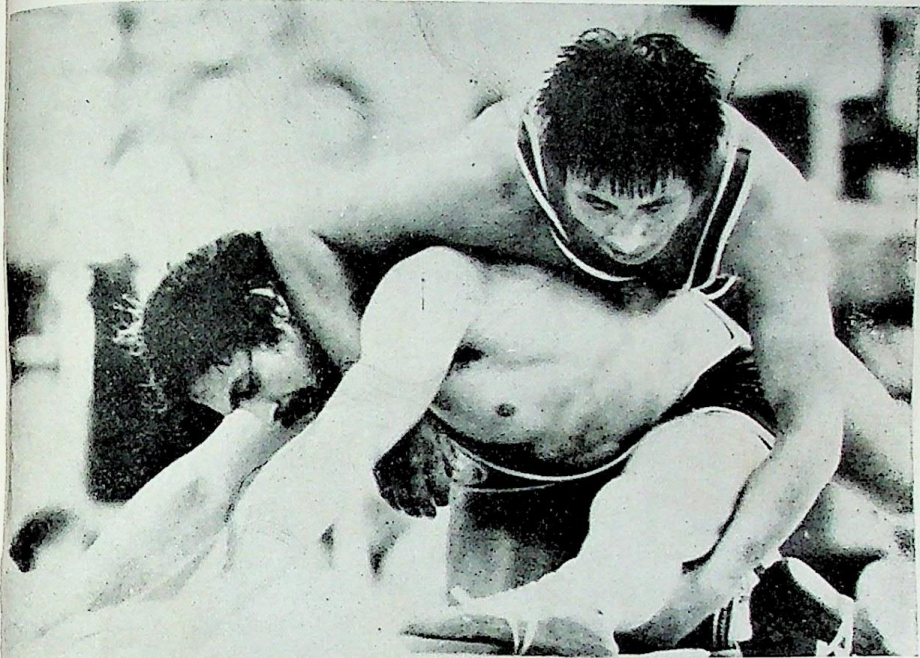
ماسکو کے مرکزی آرمی اسپورٹس کامپلکس میں فری اسٹائل کشتی کا منظر۔ ۲۲ ویں اولمپیاڈ میں منگولیا کے جمتسینگ دواجر نے چیکوسلواکیہ کے ایان کرابن کو ہرادیا۔ فری اسٹائل کشتی (۴۷ کلو) کا انعام بلغاریہ کے والنتیں مائیچیف کو ملا۔

بلغاریہ کے پیتر پتروف (بیچ میں) جو مانٹریل کے اولمپکس میں فائنل تک پہنچے تھے۔

اولمپکس میں عورتوں کے جیولین کا انعام حاصل کرنے والی کیوبا کی ماریس کولون مرکزی لینن اسٹیڈیم میں جیولین پھینکتے ہوئے۔
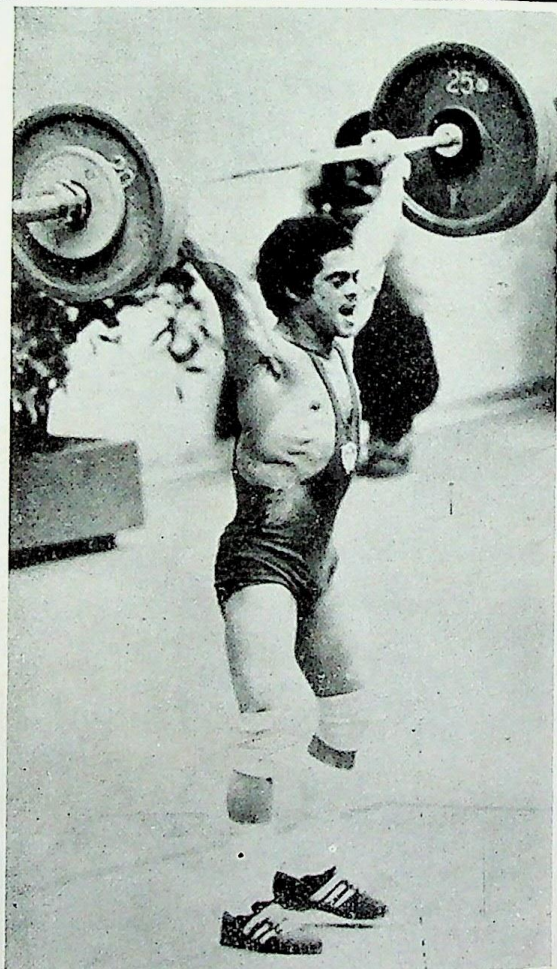
ماسکو اولمپکس میں کیوبا کے دانیل نیزا اسنیچ میں (۱۲۵ کلوگرام) عالمی ریکارڈ اور ۵۶ کلوگرام میں مجموعی اعتبار سے (۲۷۵ کلوگرام) عالمی ریکارڈ قائم کرتے ہوئے۔
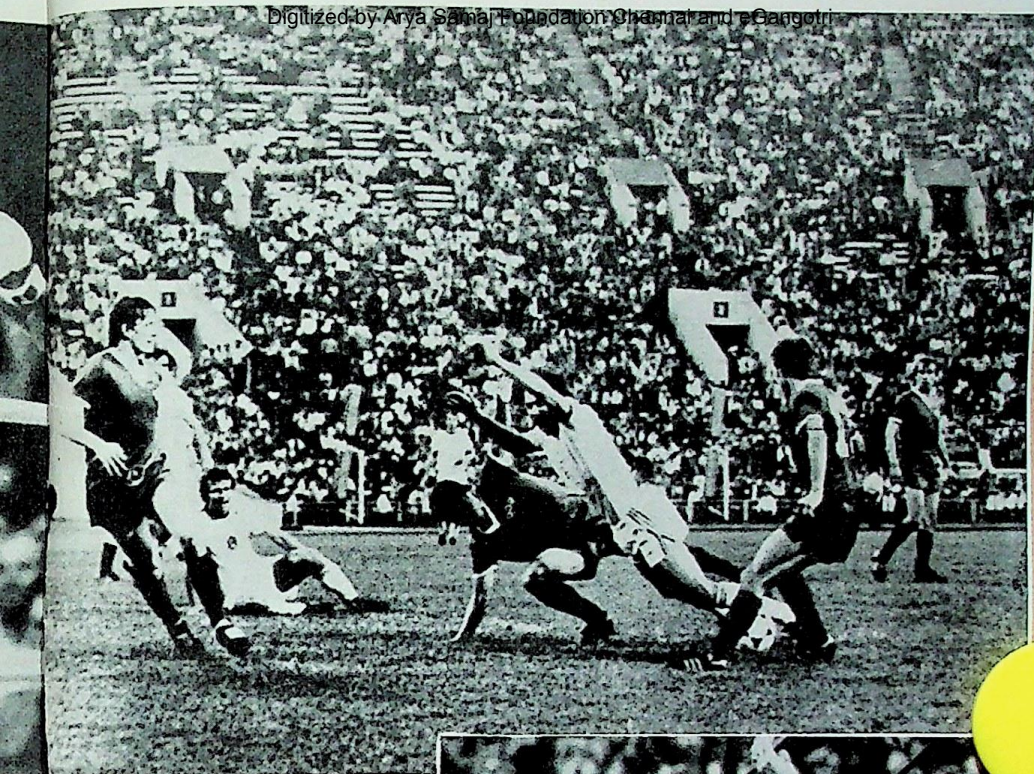
مرکزی لینن اسٹیڈیم میں فٹ بال کا فائنل میچ
چیکوسلواکیہ نے مشرقی جرمنی کو صفر کے مقابلے
میں ایک گول سے ہرایا۔
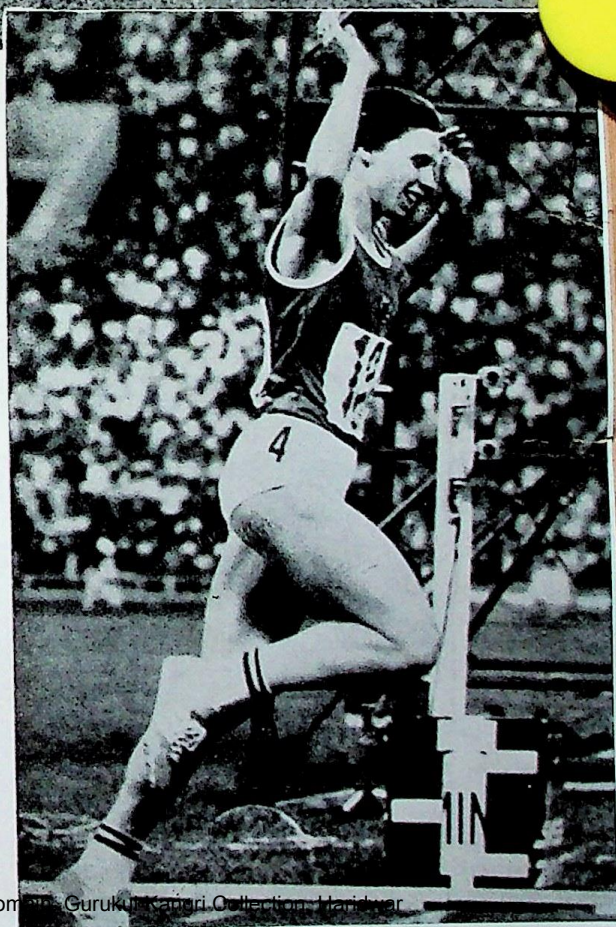
دوڑ کے آخر میں مشرقی جرمنی کی ۲۳ سالہ میڈ
طالبہ مارٹیا کوچ ۴۰۰ میٹر کی دوڑ میں سو
تمغہ حاصل کرنے کی خوشی میں اپنے ہاتھ اٹھائی ہوئی
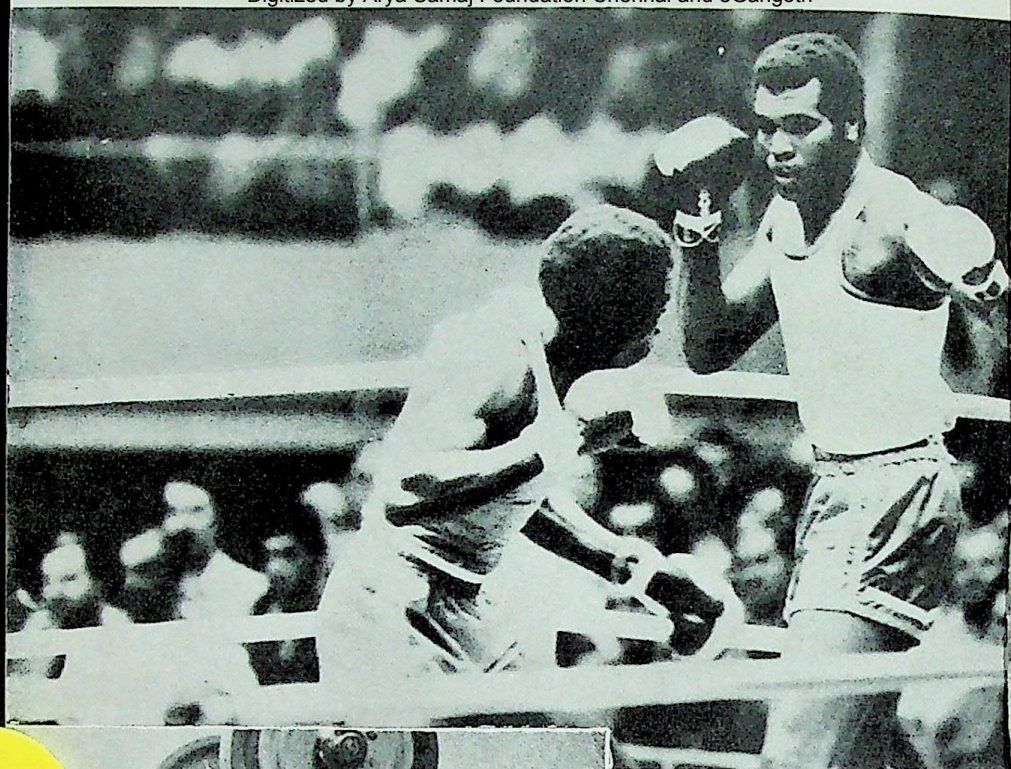
کیوبا کے بھاری وزن بردار تیوفیلو استونسن
تاریخ میں دوسرے مکا باز ہیں جنھوں نے سونے
کے تین تمغے حاصل کئے ۔

چیکوسلواکیہ کے وزن بردار اوتا سارمبا
جنھوں نے ماسکو اولمپکس میں ۱۰۰
کلو گرام میں ریکارڈ قائم کیا

مشرقی جرمنی کے ہائی جمپ کے کھلاڑی گیرڈ وسینگ جنھوں نے ماسکو اولمپکس میں سونے کا تمغہ حاصل کیا۔ پولینڈ کے جیکو وازولا نے چاندی کا تمغہ اور مشرقی جرمنی کے جورگ فری متھ نے کانسے کا تمغہ حاصل کیا۔
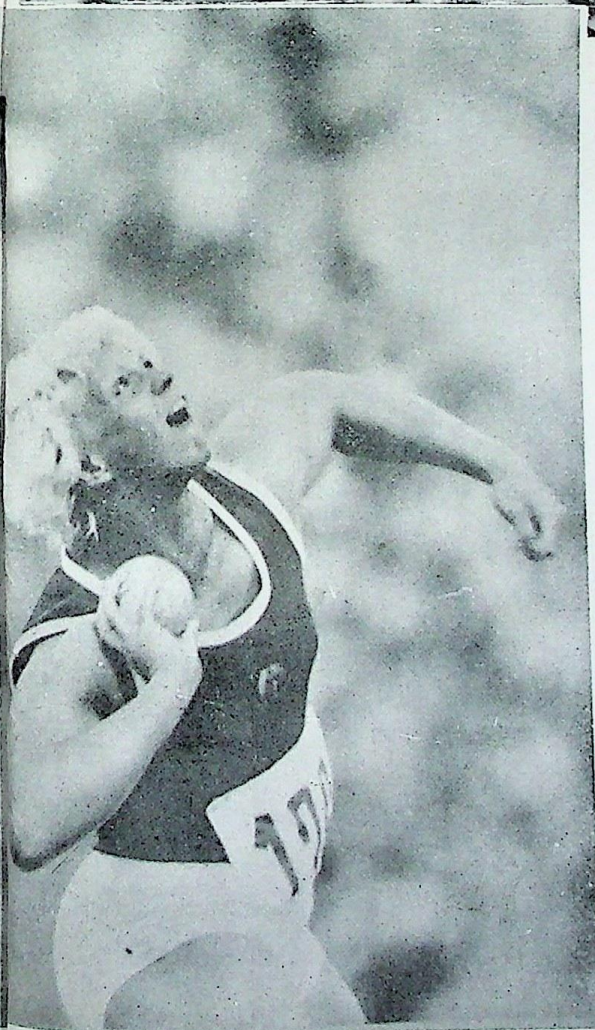
مرکزی لینن اسٹیڈیم میں مشرقی جرمنی کی الونا سلوپیانک نے عورتوں کے شاٹ پٹ میں ۲۲ میٹر ۴۱ سینٹی میٹر کا عالمی اولمپک ریکارڈ قائم کیا۔
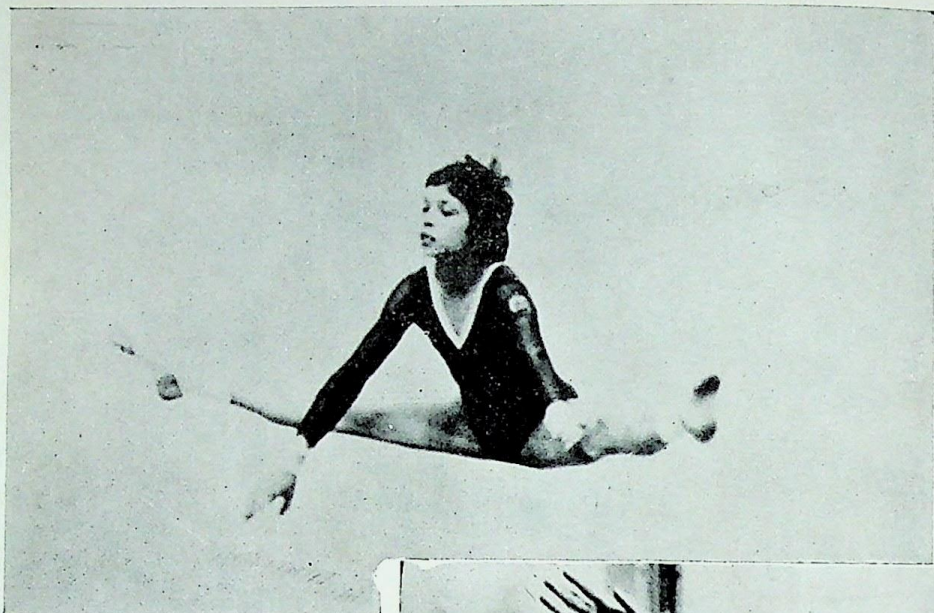
مشرقی جرمنی کی ۱۵ سالہ جمناسٹک کھلاڑی
میکسی گنوک جس نے ۱۹۸۰ء کے ماسکو
اولمپکس میں سونے کا تمغہ حاصل کیا۔

مشرقی جرمنی کے کارل مارکس اسٹاٹ کی طالبہ
مس اُتے گیبونگرے، جس کی عمر ۱۶ سال ہے،
۱۰۰ میٹر کی بریسٹ اسٹروک تیراکی ایک منٹ ۲۲ء۱۰
سکنڈ میں پوری کی اور سونے کا تمغہ حاصل کیا۔ وہ
ماسکو اولمپکس میں لوگوں کے اظہار خوشنودی کا جواب
دے رہی ہیں۔ سوویت یونین کی الویرا وایسلیکووا
(بائیں طرف) کو چاندی کا تمغہ اور ڈنمارک کی
شلنٹس نیلسن کو کانسے کا تمغہ ملا۔

ماسکو کے اولمپکس کی تیراکی تالاب میں مشرقی جرمنی کی
مارٹینا جیشکے نے عورتوں کی غوطہ خوری میں انعام حاصل کیا۔
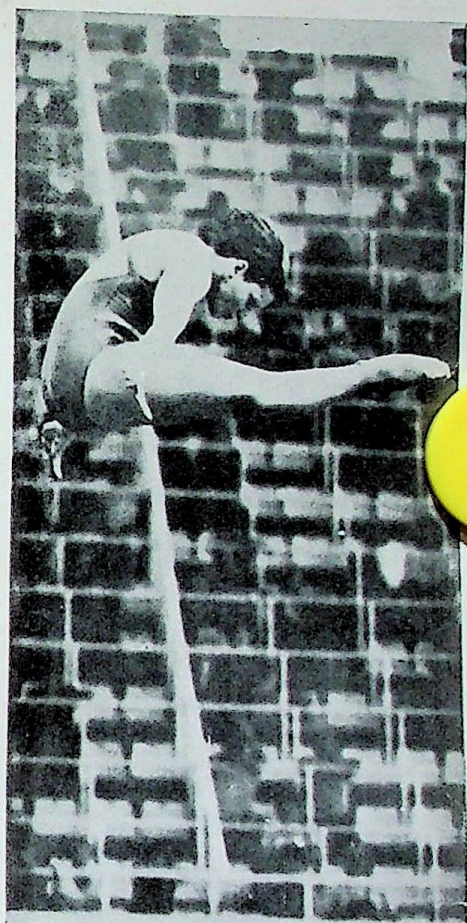
مشرقی جرمنی کی دوڑنے والیاں (بائیں سے دائیں)
آر۔ بیریل کوکل، انگرڈ آرسوالڈ، مارلینر گوہر اور اومی
جنھوں نے عورتوں کی ۱۰۰×۴ میٹر ریلے میں سونے کا تم
حاصل کیا اور ماسکو اولمپکس میں ۴۱٫۶۰ سکنڈ کا نیا
عالمی ریکارڈ قائم کیا۔
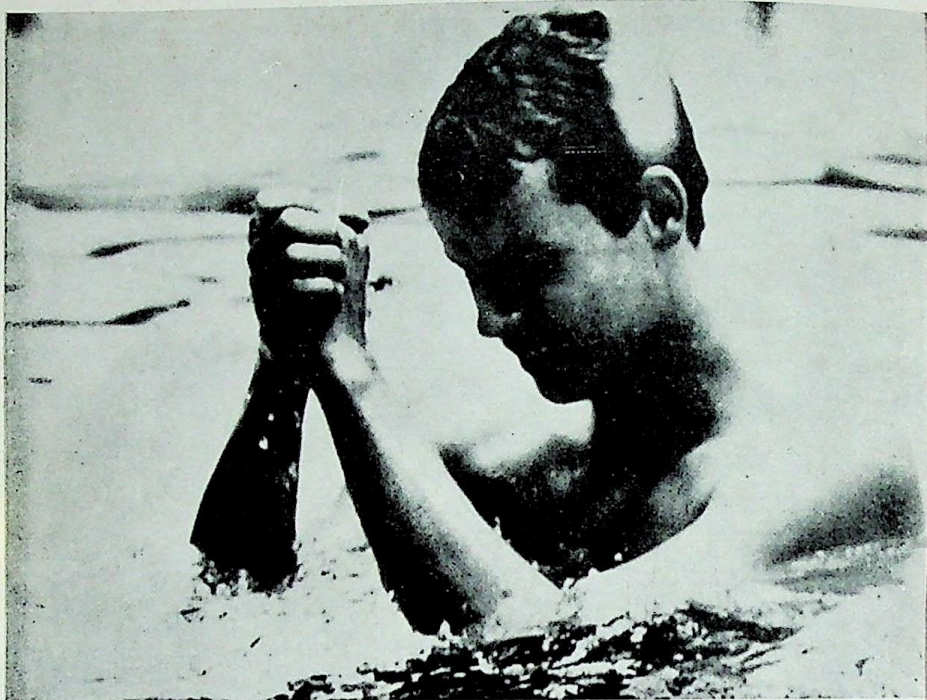
ماسکو اولمپک میں ۲سو میٹر کی بیک اسٹروک تیراکی میں طلائی تمغہ حاصل کیا۔ ساندور رولادار (۱۷) نے۔

یونانی رومی کشتی (۹۰ کلوگرام) کے آخری مقابلے میں ہنگری کے ۲۳ سالہ پہلوان لوربرت نوتنی نے رومانیہ کے پیتر دسکلوف کو ہرا کر طلائی تمغہ جیتا۔
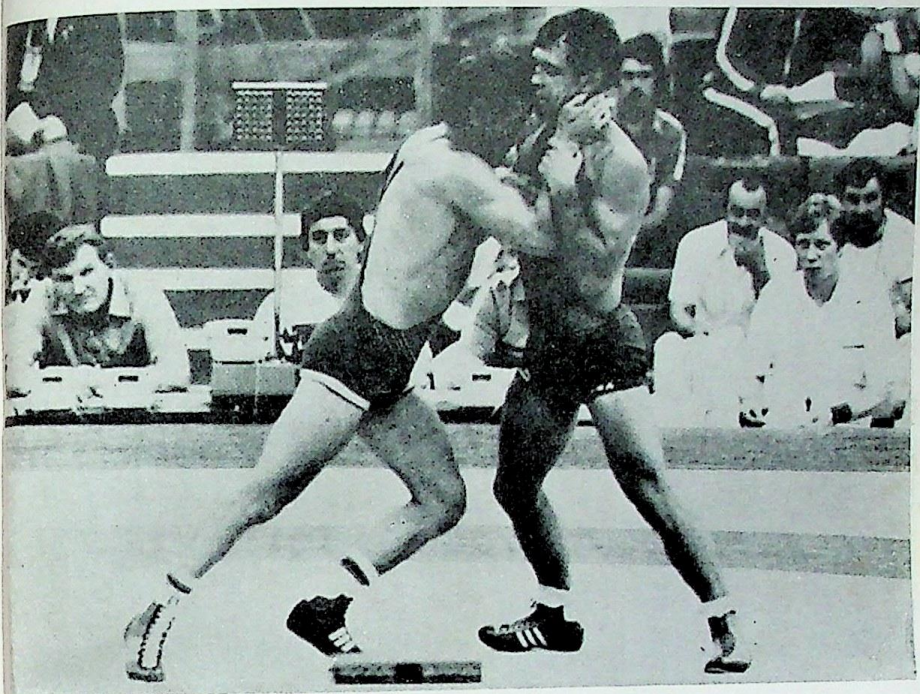
ہنگری کے فرنس کوکاسس (بائیں) نے ۷۴ کلوگرام کی یونانی رومی کشتی میں سوویت یونین کے اناتولی بائیکوف کو ہرا کر طلائی تمغہ جیتا۔

کشتی کی روایات منگولیا میں بہت پرانی ہیں۔ وہاں بچے بھی اس سے گہری دلچسپی لیتے ہیں۔
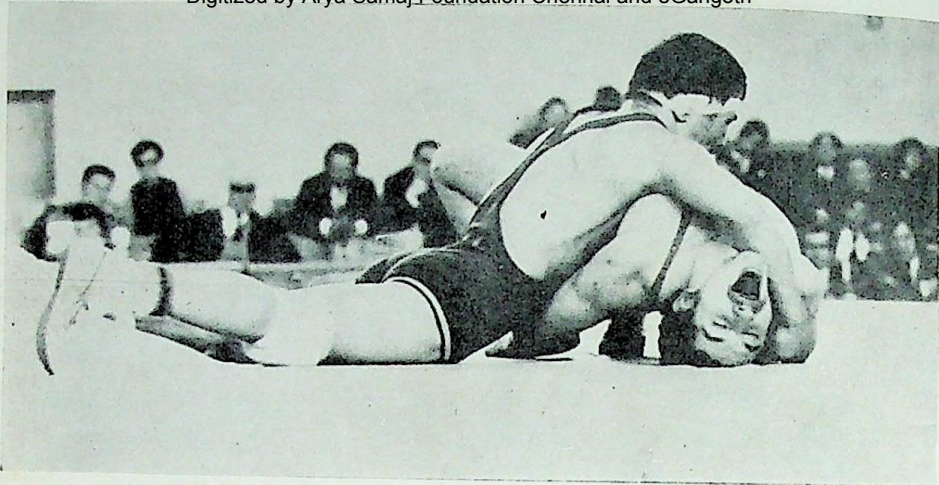
منگولیا کے دو فری اسٹائل پہلوان اکھاڑے میں۔

منگولیا کے کشتی کے قومی چیمپین پہلوانوں نے حاضرین کا خیر مقدم کیا۔

مرکزی لینن اسٹیڈیم میں پولینڈ کے
ولادیسلاف کوزاکیویز نے پول وولٹ
میں ۵ میٹر ۷۸ سینٹی میٹر کا ایک عالمی
اور اولمپک ریکارڈ قائم کیا۔

ماسکو اولمپک کے گھوڑ سواری کے
پولینڈ کے شہسوار جان کوال زیکی ۔
مقابلے میں حصہ لے رہے ہیں
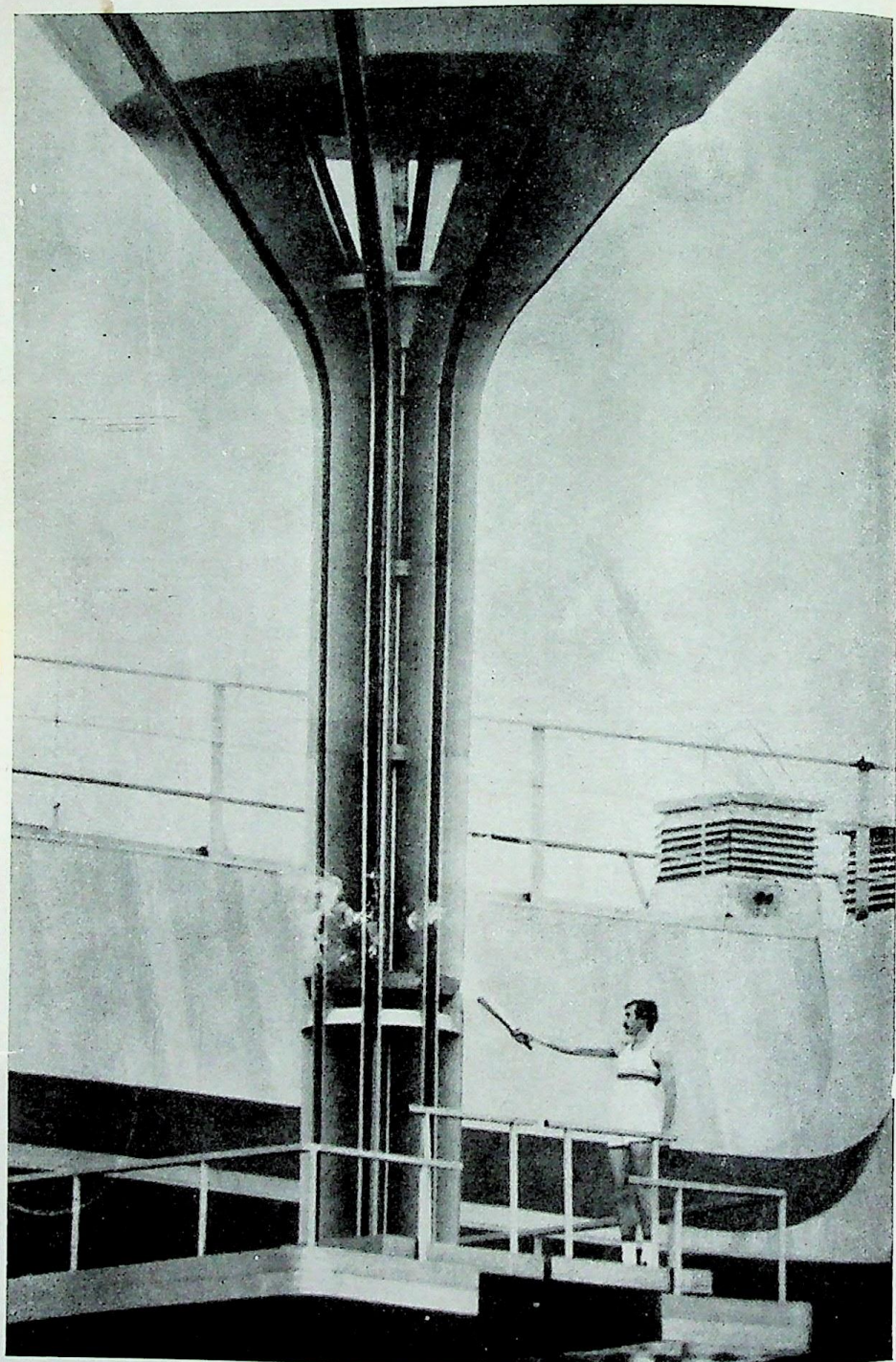
۱۹ر جولائی، ۱۹۸۰ء کو ماسکو کے مرکزی لینن اسٹیڈیم میں ۲۲ویں اولمپک کا آغاز ہوا۔ افتتاحی تقریب میں شہرۂ آفاق اولمپک کھلاڑی سوویت یونین کے سرگئی بیلوف اولمپک مشعل جلا رہے ہیں۔
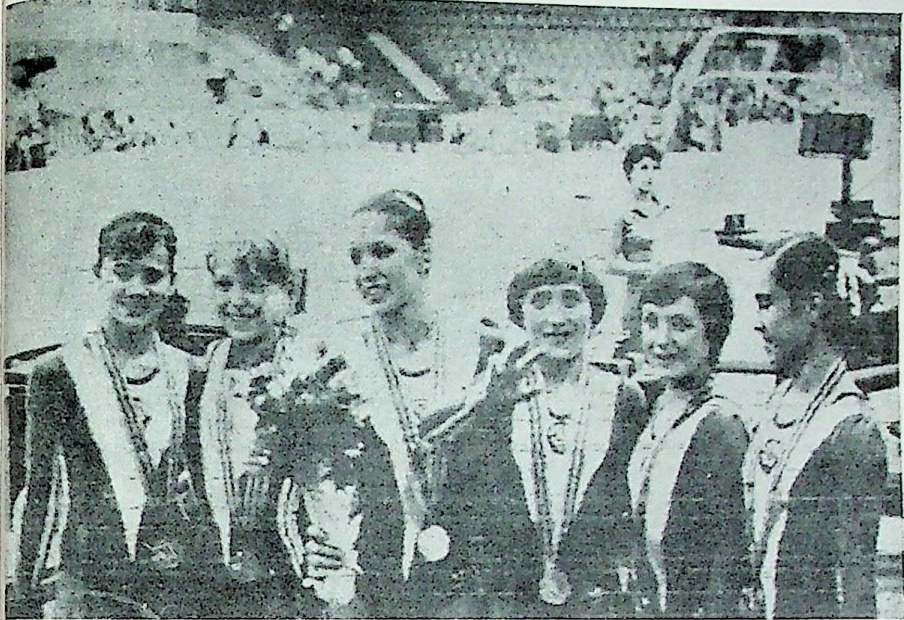
۲۲ ویں اولمپک کے لئے سوویت جمناسٹک ٹیم کی چیمپین خواتین کھلاڑی — بائیں سے دائیں —
آر۔این۔شاپوشنیکووا، ای۔نعیموشینا، نیلی کم، وائی۔دویدووا، ایم۔خلاتوداوراِیس۔زخارووا۔

۲۲ ویں اولمپک میں ۲۲ میٹر کی بریسٹ اسٹروک تیراکی میں (۲ منٹ، ۲۹٫۵۴ سکنڈ) طلائی تمغہ جیتا
لینا کاچوشیت (سوویت یونین) نے
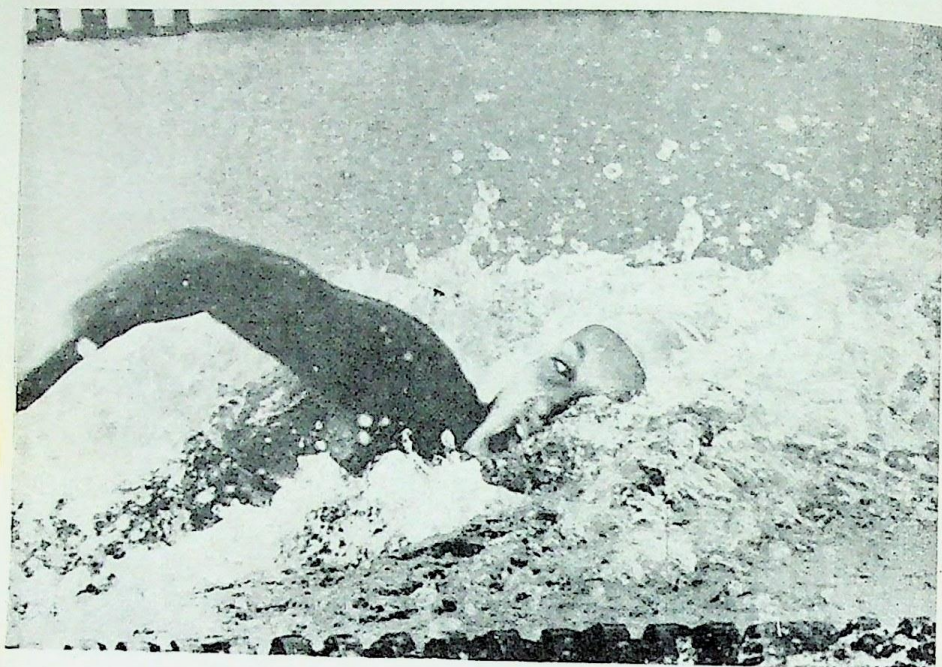
اولگا کلیواکینا جو سوویت یونین کے ۷ ویں اسپارٹکیاڈ میں ۱۰۰ میٹر، ۲۰۰ میٹر اور ۴۰۰ میٹر کی
کامپلکس تیراکی میں چیمپین قرار پائیں۔

سوویت یونین کی تاتیانا کازانکینا (دائیں) نے ۲۲ ویں اولمپک میں ۱۵سو میٹر اسپرنٹ میں
طلائی تمغہ جیتا (۳ منٹ، ۵۶ر۶ سکنڈ)

سوویت یونین کی ۲۷ سالہ
نادیژدا اولیزارنکو نے ۸ سو میٹر
اسپرنٹ میں طلائی تمغہ جیتا
(ایک منٹ ۵۳٫۵ سکنڈ)

لیودمیلا کوندراتیئوا نے
(سوویت یونین) سو میٹر کی
دوڑ میں طلائی تمغہ جیتا
(۱۱ منٹ ۶۰٫ سکنڈ)

ماسکو اولمپک میں یوری سیدیخ (سوویت یونین) نے ہیمر تھرو میں (۸۱٫۸۰ میٹر) ایک نیا عالمی ریکارڈ قائم کیا اور طلائی تمغہ جیتا۔
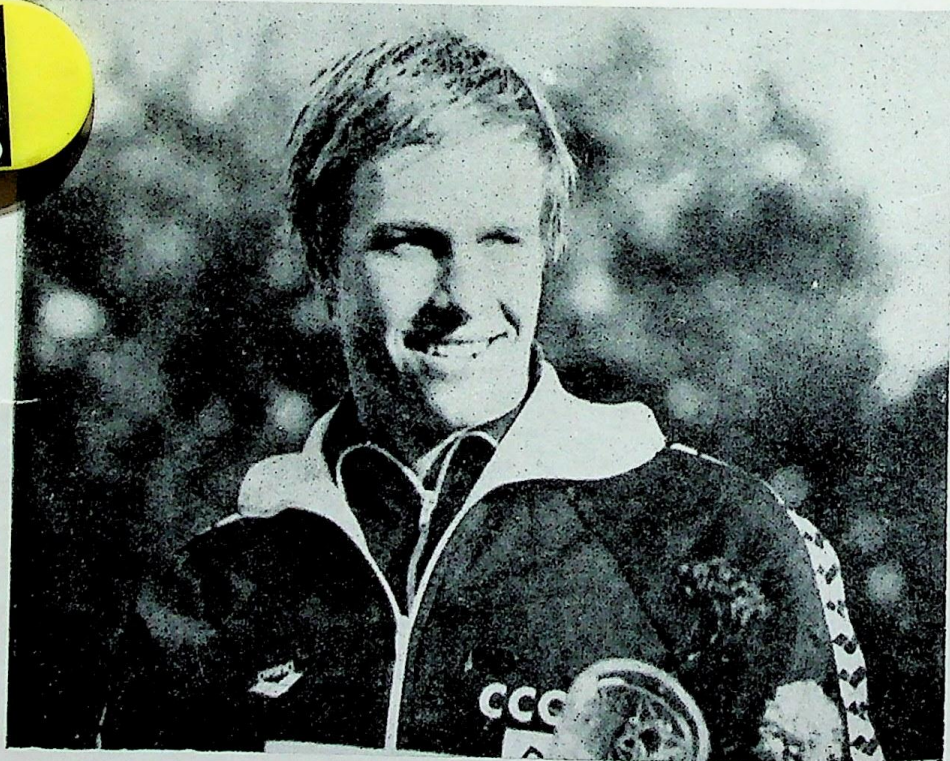
سوویت تیراک ولادیمیر سالنیکوف (۱۹ سال) نے ۱۵ سو میٹر کی دوڑ میں ۱۴ منٹ ۲۷۔ ۵۸ سکنڈ کا نیا عالمی ریکارڈ قائم کرکے طلائی تمغہ جیتا۔
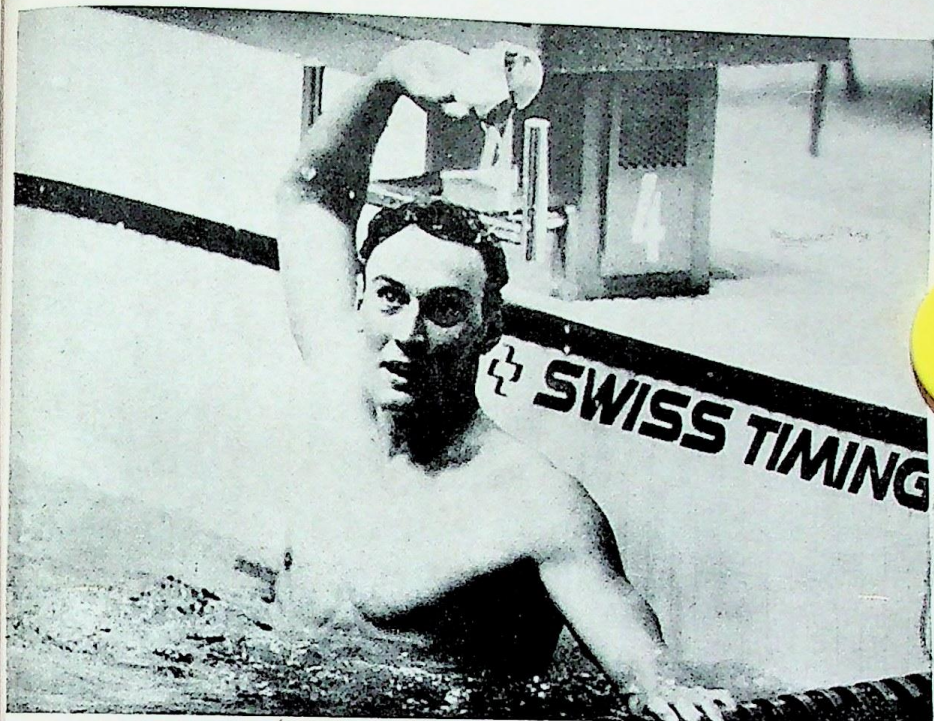
سرگئی فیسنکو (سوویت یونین) ۲سو میٹر بٹر فلائی میں اولمپک طلائی تمغہ جیتا۔
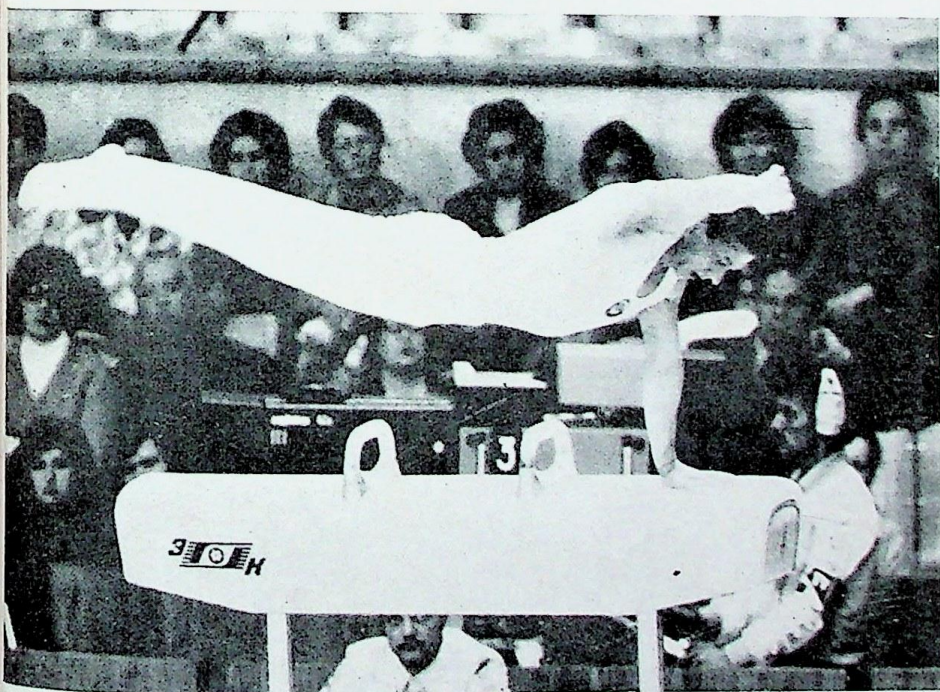
ٹیم ایونٹ میں اولمپک ۱۹۸۰ء کے چیمپئین این۔ اندریالوف (سوویت یونین)
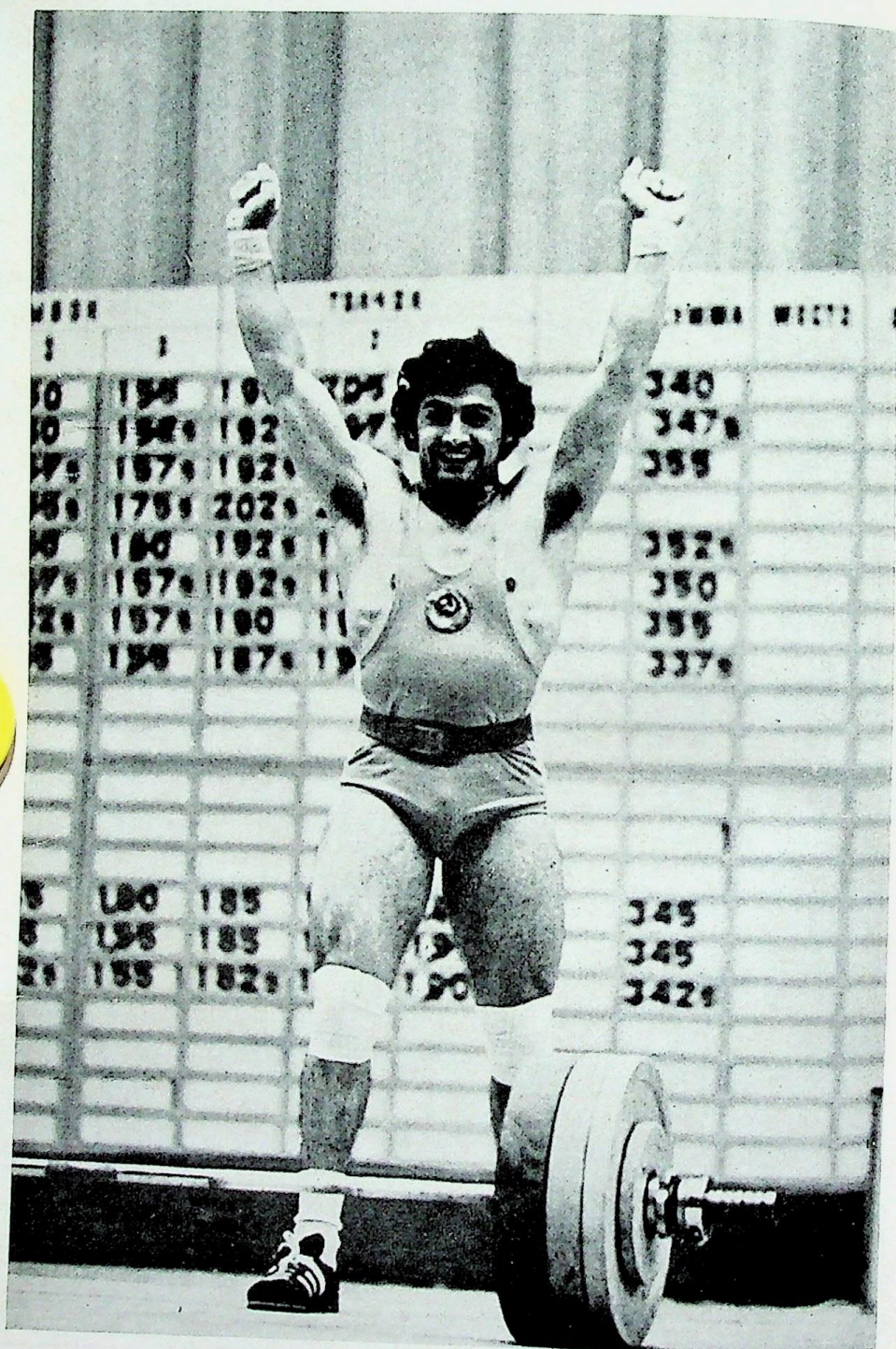
سوویت وزن بردار یوریک وردانیان نے ۸۲٫۵ کلوگرام وزن کے زمرے میں طلائی تمغہ جیتا۔

اولمپک طلائی تمغہ جیتا نکولائی سولودوخن (دائیں) نے ۶۵ کلوگرام کی جوڈو کشتی میں
انھیں یہ اعزاز حاصل ہوا۔
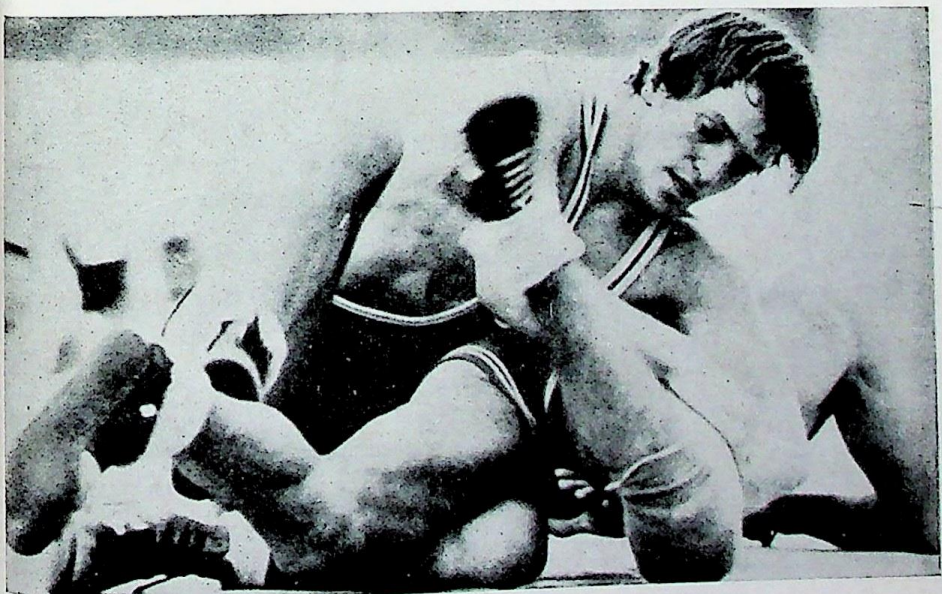
سوویت فری اسٹائل کشتی باز الیس۔ بیلوگلازوف (۵۷ کلوگرام) نے بھی طلائی تمغہ جیتا۔

ماسکو اولمپک میں مردوں کے والی بال مقابلوں میں طلائی تمغہ سوویت یونین نے، سیمیں تمغہ بلغاریہ اور
کانسے کا تمغہ رومانیہ نے جیتا۔ یہ ہے ماسکو میں ہونے والا سوویت، چیکوسلواک میچ ۔
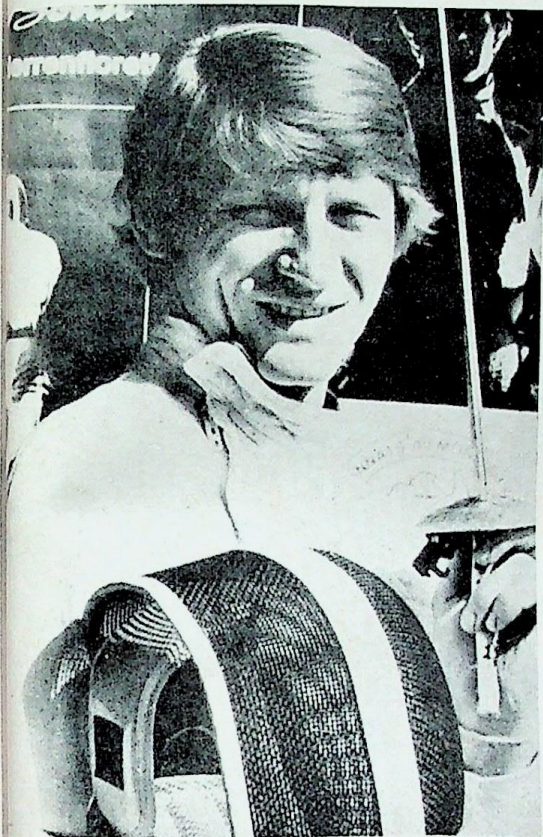
شمشیر زنی (فوائل ـ انفرادی) میں طلائی تمغہ ملا

وی ۔ المزوف (سوویت یونین) کو۔

۵سو میٹر کی نوکا دوڑ کے سنگل
مقابلے میں طلائی تمغہ جیتا
سرگئی پوسترخین
(سوویت یونین) نے ۔
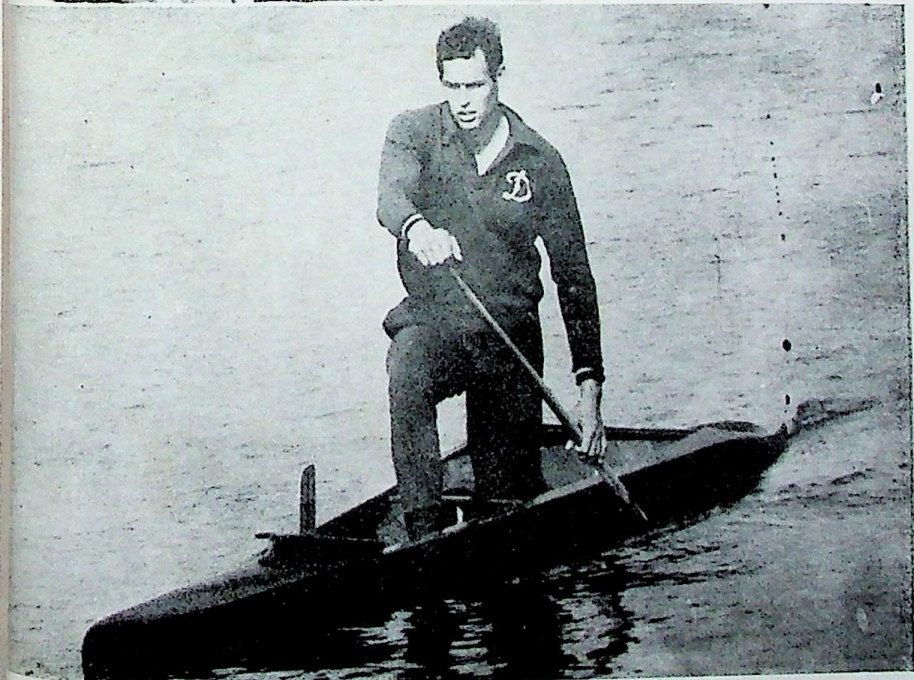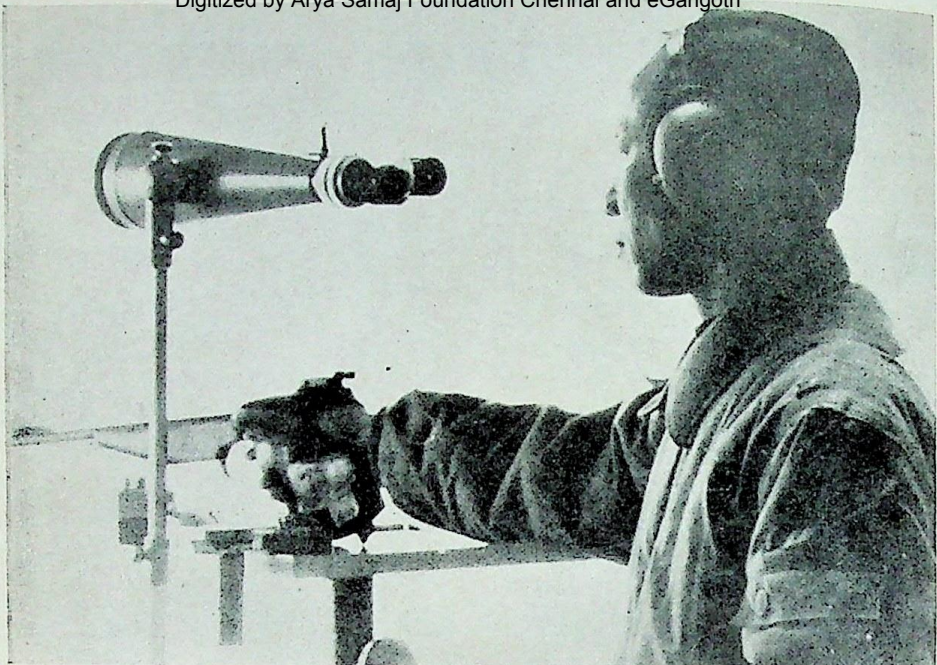
ویت نام کے نشانہ باز
پھان نے فری پسٹل شاٹ
میں حصّہ لیا۔

ماسکو اولمپک میں فری پسٹل شاٹ
میں الیکساندر میلنتیف نے
طلائی تمغہ جیتا اور عالمی ریکارڈ
قائم کیا۔
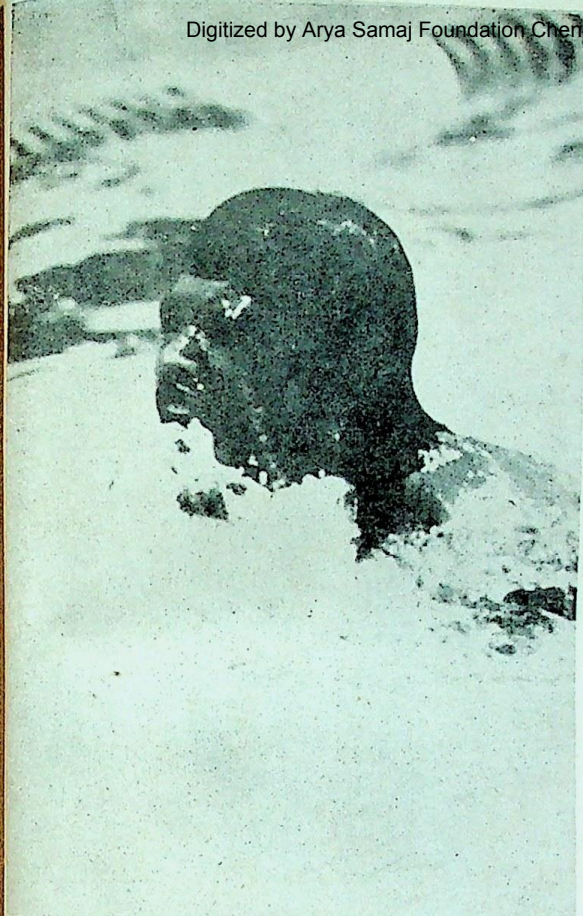
اولمپیکی تاارب ماسکومیں
..میٹر کے ابتدائی بریسٹ اسٹروک
مقابلے میں نگوئن مانہہ توان
(ویت نام) نے حصّہ لیا۔
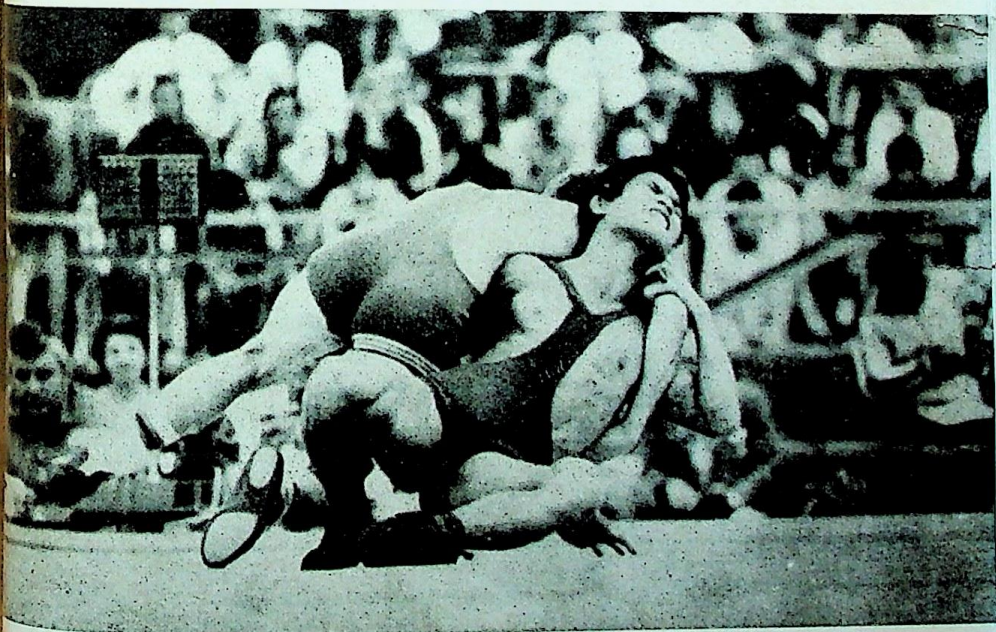
ویت نام کے نگوئن وان کونگ اور ہنگری نے لاسں زلوبیرو کے درمیان فری اسٹائل
کشتی بازی کا مقابلہ (۴۸ کلو گرام تک)

جرمن مزدور طبقے کے کھلاڑیوں کے درمیان یک جہتی، دوستی اور تعاون نے جنم لیا۔ ۱۹۴۵ء میں جرمن ہٹلری فاشزم کے چکنا چور ہونے کے بعد یہ تعلقات جرمن جمہوری ری پبلک میں کھیلوں کی فاشسٹ دشمن اور جمہوری تحریک منظم کرنے میں نیز جرمن جمہوری ری پبلک کے کھیلوں کے بین الاقوامی پیمانے پر تسلیم کئے جانے کی مشترکہ کوششوں میں مددگار ثابت ہوئے۔

دوسری عالمگیر جنگ کے بعد بحالی کے ابتدائی مہینوں میں ہی سوویت دوستوں نے ترقی پسند جرمن کھلاڑیوں کو ہر طرح سہارا دیا کہ وہ قوموں میں امن ومفاہمت کے جذبے میں کھیلوں کی زندگی میں سرگرمی پیدا کریں۔ کھیلوں کی رجعت پسند فاشسٹ تنظیموں کو توڑ دیا گیا۔ جمہوری فاشسٹ دشمن بنیاد پر جسمانی تربیت اور کھیلوں کے ارتقا کی جانب متواتر پیش قدمی ہوئی۔

جنگ کے دوران میں تباہ ہونے والی کھیلوں کی سہولتوں کی مشترکہ از سر نو تعمیر، کھیلوں کے اولین مقابلوں کے لئے مالی امداد اور مقامی سطح پر کھیلوں کے پہلے مقابلوں کے منعقد ہونے سے جنگ کے بعد کھیلوں کے تعلقات کے ارتقا کا آغاز ہوا۔

۷ اکتوبر ۱۹۴۹ء کو جرمن جمہوری ری پبلک کی جب بنیاد پڑی تو جرمن جمہوری ری پبلک اور سوویت یونین کے درمیان کھیلوں کے تعلقات وسیع کرنے کے لئے نئے اور بہتر حالات پیدا ہوئے۔ ۱۹۵۱ء کے اواخر میں سوویت یونین کے کھیلوں کے قائدین نے جرمن جمہوری ری پبلک کی کھیلوں کی تنظیم کو سوشلسٹ جسمانی تربیت کے تیس سالہ تجربے کا سوویت یونین میں مطالعہ کرنے کا موقع فراہم کیا۔ اس تجربے کا تخلیقی استفادہ ایک فیصلہ کن نقطۂ آغاز تھا جہاں سے جرمن جمہوری ری پبلک کے کھیلوں نے کامیاب نشوونما حاصل کی ہے۔ خصوصی اہمیت مندرجہ ذیل کی تھی:

* کارخانوں، امداد باہمی کے فارموں، شہروں اور گاؤں میں کھیلوں کو فروغ اور وسیع پیمانے پر نشوونما دینے کے موثر طریقوں سے استفادہ نیز حکومت کے اداروں اور دوسری معاشرتی تنظیموں سے کھیلوں کی تنظیموں کا تعاون۔ ان دنوں جرمن جمہوری ری پبلک کے قومی ملکیت کے اکثر وبیشتر کاروباروں میں کھیلوں کے کلب قائم کئے گئے جنہوں نے محنت کش عوام اور نوجوانوں کے لئے مرکزوں کا کام کیا۔
* بچوں اور نوجوانوں کے لئے اور بڑوں کے لئے کھیلوں کی مناسب تنظیمی شکلوں کا قیام نیز جونیئر کھیلوں اور مقابلے کے کھیلوں کی تنظیموں کا قیام۔
* کھیلوں کے ایسے پروگراموں کی ترتیب وتعمیل جو عوام الناس کے لئے دل کش ہوں اور تندرستی کے لئے مفید، جیسے "جرمن جمہوری ری پبلک کا کھیلوں کا تمغہ"، وغیرہ۔
* کھیلوں کے علم اور ماہروں کی تربیت کا ارتقا، سب سے پہلے تو جیسے لیپزیگ میں واقع جسمانی

تربیت کے جرمن کالج کی تعلیم و تحقیق کے مرکزی ادارے کی حیثیت سے مزید توسیع کر کے حاصل کیا گیا۔

بعد میں جسمانی تربیت کی تاریخ اور نظریے کے متعلق تبادلۂ خیالات سے، لیپزیگ کے جسمانی تربیت کے جرمن کالج میں سوویت مہمان مدرّسوں کے لیکچروں سے، سوویت کالجوں میں جرمن جمہوری ری پبلک کے کھیلوں کے طالب علموں کے تعلیم حاصل کرنے سے اور مقابلوں میں مشترکہ کام سے تعاون کو مزید توسیع دی گئی۔ بین الاقوامی پیمانے پر تسلیم کئے جانے اور مساوات حاصل کرنے کی جدوجہد میں جرمن جمہوری ری پبلک کی کھیلوں کی تحریک کو بھی سوویت یونین اور دوسرے سوشلسٹ ملکوں کی حمایت حاصل ہوئی۔ انہوں نے کھیلوں کی بین الاقوامی فیڈریشن میں اور بین الاقوامی اولمپک کمیٹی میں زور ڈالا کہ جرمن جمہوری ری پبلک کے کھلاڑیوں کو بین الاقوامی کھیلوں کی تقریبوں میں برابر کی شرکت کا حقدار قرار دیں۔

سوویت یونین اور دوسری سوشلسٹ ریاستوں اور نئی نئی آزادی حاصل کرنے والے اور سرمایہ دار ملکوں کے بہت سے ترقی پسند لوگوں کی یک جہتی کی بدولت آج جرمن جمہوری ری پبلک کے کھلاڑی بین الاقوامی کھیلوں میں مساوات کی نہایت مستقل مزاجی سے حمایت کرتے ہیں۔

کھیلوں کو فاشسٹ دشمن اور جمہوریت نواز انداز میں از سر نو منظم کرنے میں سوویت یونین کی امداد نے جرمن جمہوری ری پبلک اور سوویت یونین کی کھیلوں کی تنظیموں کے درمیان قریبی اور دوستانہ تعاون پیدا ہوا۔ یہ جرمن جمہوری ری پبلک کی کھیلوں کی تنظیموں اور اداروں اور سوویت یونین کی کھیلوں کی انجمنوں اور تنظیموں کی فیڈریشن کے درمیان برادرانہ تعاون کو مضبوط اور گہرا کرنے کے دوستانہ سمجھوتے پر مبنی ہے جس پر ۸ مئی ۱۹۶۶ء کو دستخط ہوئے تھے۔

اس سمجھوتے کے تحت دو فریقی تعاون زیادہ تر دونوں ملکوں کے کھیلوں کے منتظموں کے درمیان تجربے کے باقاعدہ تبادلے، سالانہ منصوبوں کی تیاری اور تعمیل، کھیلوں کی تقریبیں مشترکہ طور پر منعقد کرنے، کھیلوں کے بہت سے میدانوں میں سائنسی اور طریق کار سے متعلق علمی تعاون اور اس سمجھوتے کے باعث اختیار کئے جانے والے اقدامات کی تعمیل کی نگرانی کے لئے مستقل مشترکہ کمیشن کے قیام پر مرکوز ہیں۔

دوسرے برادر سوشلسٹ ملکوں کی کھیلوں کی تنظیموں سے مزید دوستانہ سمجھوتے ہوئے۔ ترقی یافتہ معاشرتی حالات کے بموجب ۱۹۷۷ء میں جرمن جمہوری ری پبلک کی کھیلوں کی تنظیموں اور اداروں کے اور سوویت یونین کی مجلس وزرا میں جسمانی تربیت اور کھیلوں کی کمیٹی کے درمیان قریبی برادرانہ دوستی اور ہمہ جہتی تعاون کو مزید تقویت پہنچانے اور گہرا کرنے پر سمجھوتہ ہوا۔ اس سمجھوتے کے تحت دونوں فریق دونوں قوموں کو ایک دوسرے کے دن بدن زیادہ قریب لانے کو، باہمی فائدے اور سہولت کے لئے کھیلوں کی سرگرمی کے تمام میدانوں میں مزید با منصوبہ ارتقا اور تکمیل کے لئے فروغ دیں گے اور دوسرے سوشلسٹ ملکوں میں کھیلوں کی تنظیموں

سے متحد ہوکر یورپ اور ساری دنیا میں امن اور سلامتی کو تقویت پہنچانے میں حصہ ادا کریں گے۔

کھیلوں اور جمناسٹک کی جرمن یونین کی کھیلوں اور جمناسٹک کی چھٹی کانگرس میں جو ۱۹۷۸ء میں منعقد ہوئی تھی اس یونین کے صدر مینفرڈ ایوالڈ نے کہا تھا:

"کھیلوں کی ہماری سوشلسٹ تنظیم اور سوویت یونین میں کھیلوں کی تنظیموں کے درمیان گرمجوشی اور برادرانہ تعاون ہماری پوری بین الاقوامی سرگرمی کا مرکز ہے۔ یہ ہمیں دل سے عزیز ہے۔"

انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ کھیلوں کی تنظیموں کے درمیان تعلقات باہمی فائدے کے لئے دن بدن زیادہ قدیمی اور بھرپور ہوتے جا رہے ہیں۔ جسمانی تربیت اور کھیلوں کے اہم شعبوں جیسے کہ تحقیق، تربیت اور اعلیٰ تربیت میں بامقصد تعاون کے ذریعے مقابلوں کے کھیلوں نیز تفریحی کھیلوں کا ارتقا پر زور اور پراثر ہوتا جا رہا ہے، دونوں ملکوں میں ارتقا کی رفتار بتدریج بڑھتی جا رہی ہے۔

۱۹۸۰ء میں ماسکو اولمپک کھیلوں کے متعلق مینفرڈ ایوالڈ نے کہا:

"ہمیں خاص طور پر خوشی یہ ہے کہ تاریخ میں پہلی بار اولمپک کھیل سوشلسٹ سرزمین پر، سوویت یونین کے صدر مقام، ماسکو میں منعقد ہوں گے۔ ہمیں پورا یقین ہے کہ یہ کھیل صاف طور سے واضح کر دیں گے کہ جسمانی تربیت اور کھیلوں کے ارتقا کے مفاد میں اولمپک کے تصور کی سوشلزم کے تحت کس طرح تعمیل کی جا رہی ہے۔ ۱۹۸۰ء کے اولمپک کھیلوں کے تعلق سے ہمارے پیش نظر بطور چیلنج مقصد یہ ہے کہ جرمن جمہوری ری پبلک کے کھلاڑیوں کو اس طرح تیار کریں کہ وہ بین الاقوامی میدان عمل میں سوشلسٹ جسمانی تربیت اور کھیلوں کے بلند معیاروں کا سوویت یونین اور دوسرے سوشلسٹ ملکوں کے پہلو بہ پہلو کامیاب مظاہرہ کریں۔"

عالمی چیمپینوں کا کیا ہوتا ہے؟

اس سوال کے جواب کو سوشلسٹ نظام کی فوقیت — موجودہ صورت میں اخلاقی فوقیت — انتہائی قائل کن طریقے سے ثابت کر دینی چاہئے۔

اچھا تو عالمی چیمپین کا کیا حال ہو سکتا ہے؟ مثلاً سائیکل دوڑ میں ایک انگلستانی چیمپین نے اپنی دوڑوں سے حاصل کی ہوئی رقم سے تعمیراتی ٹھیکیداری کی ایک چھوٹی سی فرم قایم کرنے کی کوشش کی۔ جب تک وہ مشہور رہا، اس کا کاروبار خوب چمکا اور اس کو محفوظ حد تک آمدنی ہوتی رہی۔ لیکن جب وہ گمنامی میں چلا گیا اور اس سے بدتر یہ کہ جب بحران نے ملک کو ہلا کر رکھ دیا تو دیوالہ نکلنا ناگزیر نظر آیا۔ جب حالات نے یوں پلٹا کھایا تو اس نے ماضی کی منافع بخش مقبولیت پھر سے حاصل کرنے کی کوشش کی۔ پچاس سال کی عمر میں اس نے سائیکل دوڑ پھر سے شروع کی اور سائیکل دوڑ کے بعض نوجوان کھلاڑیوں کو رقمیں پیش کیں کہ وہ اس کو دوڑ میں پھر سے جیت جانے دیں۔ کسی زمانے کے مشہور و معروف شخص کے احترام میں یا محض آسانی سے روپیہ بنا لینے کے موقع سے فائدہ اٹھانے کے لئے نوجوان کھلاڑیوں نے پیش کش قبول کر لی۔ سابق عالمی چیمپین کا نام پھر اخباروں

کی سرخیوں میں آنے لگا اور واقعی اس طرح نئے گاہک اس کی طرف پھر کھنچنے لگے۔ مختصر یہ کہ اس سے کھیلوں کا جو کارنامہ منظر عام پر آیا اور جو سنسنی پیدا ہوئی سب کو اس بار بھی کاروباری بنا لیا گیا تھا۔ لیکن اگر یہ عالمی چیمپین ایک بار پھر پردۂ گم نامی میں غائب ہو گیا تو ممکن ہے اس کے لئے حالات بدتر ہو جائیں۔

جرمن جمہوری ری پبلک کا اولین کھلاڑی جو اولمپک میں کامیاب رہا ممکنے باز ولفگاگ بہرنیت تھا۔ آج وہ کھیلوں کا فوٹوگرافر ہے اور ظاہر ہے کہ اخبار پڑھنے والے اس کی کارگزاری کا اندازہ صرف اس کی کھینچی ہوئی تصویروں کی خوبی سے ہی لگاتے ہیں۔ کوئی بھی محض اس لئے خراب تصویریں قبول کرنے کو تیار نہیں ہوگا کہ وہ اولمپک میں پہلے کبھی کامیاب ہونے والے کھلاڑی کی کھینچی ہوئی تھیں۔

اسکئی پہن کر جست لگانے میں ۱۹۶۰ء میں اسکواویلی میں اولمپک جیتنے والے ہیلمت ریکناگیل آج معالج حیوانات ہیں۔ وہ جرمن جمہوری ری پبلک میں ایک ضلع کے ساسیج تیار کرنے والے تمام کارخانوں میں صحت وصفائی کی نگرانی کے ذمہ دار ہیں۔ اشیائے خوردنی کی پیداوار میں صحت وصفائی کے اصولوں کی خلاف ورزی میں کوئی بھی اس وجہ سے ملی بھگت نہیں کرے گا کہ اس کا ذمہ دار شخص پورے ایک قرن تک اسکئی پہن کر جست لگانے میں دنیا میں سب سے زیادہ مشہور و معروف تھا۔

اس زمانے میں ریکناگیل کی ٹیم کے ایک ممبر ڈائیٹر بوکیلوہ اپنے آبائی شہر کی ایک فیکٹری میں اب خراد پر کام کرتے ہیں اور بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ ان کے ساتھی محض اس وجہ سے ان کے لئے کام کر دینے کو تیار نہیں ہوں گے کہ وہ جرمن جمہوری ری پبلک کے لئے کھیلوں میں بڑی بڑی کامیابیاں حاصل کیا کرتے تھے۔

سپپورو میں ۱۹۷۲ء میں برف کی بے پہیوں کی گاڑی (ٹوبوگان) میں پھسلنے کے اولمپک مقابلوں میں انا ماریا میولر کامیاب رہی تھیں۔ آج وہ برلن کی دوائیوں کی ایک دکان میں کام کرتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر وہ غلط دوا دے دیں تو کوئی محض اس وجہ سے خاموش نہیں رہے گا کہ وہ کبھی ایک مشہور کھلاڑی تھیں۔

سائیکل سواری کے سابق چیمپین گستاف اڈولف شور کھیلوں کے عہدیدار کی حیثیت سے ذمے داری کا کام کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں وہ جرمن جمہوری ری پبلک میں عوامی نمائندگی کے اعلیٰ ترین ادارے ایوان عوام کے کئی سال تک ممبر بھی رہے۔ نوجوانوں، جسمانی تربیت اور کھیلوں کے کمیشن میں اگر وہ سرگرمی سے حصہ نہ لیں تو کوئی خواب میں بھی محض اس وجہ سے معاف نہیں کر سکتا کہ شور کبھی عالمی چیمپین ہوا کرتے تھے۔ ایوان عوام کی ممبری کے انتخاب میں ان کی مکرر کامیابیاں ان کے اچھے کام کا ثبوت ہیں۔

یہ حقائق ظاہر کرتے ہیں کہ اولمپک میں جیتنے والے جرمن جمہوری ری پبلک کے قریب قریب سارے کھلاڑی اپنے کام کے باعث اپنے ملک کے نہایت محترم باشندے ہیں، جو اپنے فرائض اور بھی زیادہ اعتماد کے ساتھ انجام دے سکتے ہیں کیونکہ انہیں اپنے کھیلوں کی کامیابیوں کا حوالہ نہیں دینا پڑتا — حالانکہ ان کامیابیوں کو کبھی فراموش نہیں کیا گیا ہے۔

دنیا کے بہت سے سرمایہ دار ملکوں میں بھی گزشتہ عشرے کے ایسے مشہور و معروف کھلاڑی مل سکتے ہیں جو اپنے پیشے یا اور کسی طرح کی مصروفیت میں بہترین کام کر رہے ہیں۔ مگر وہاں کا اسے قاعدہ نہیں کہا جاسکتا۔ بلکہ وہاں تو نمایاں خصوصیت کھیلوں کی کامیابی کو کاروباری کامیابی میں تبدیل کرنے کی کوشش ہے، جسے اکثر "محفوظ آمدنی" کا نام دیا جاتا ہے اس کی جستجو ہے اور کھلاڑی کی شہرت ماند پڑنے کے ساتھ ساتھ عام طور سے کاروباری کامیابی اور "محفوظ آمدنی" گھٹنی شروع ہو جاتی ہے۔

جرمن جمہوری ری پبلک میں مقابلوں میں حصہ لینے والے کھلاڑی کے لئے یہ ایک بے تحریر قانون ہے کہ اسے آئندہ جس پیشے کا کام کرنا ہو اس کی طرف متواتر توجہ دیتا یا دیتی رہے۔ اولمپک میں جیتنے والے کھلاڑی ولفگانگ بہرنیت نے تربیت کی اسکیموں کے فراہم کئے ہوئے موقعوں سے فائدہ اٹھا کر فوٹوگرافی کا ڈپلوما حاصل کر لیا۔ اولمپک میں جیتنے والے کھلاڑی ہیلمٹ ریکناگیل نے اسکئ پہنکر جست لگانے کے اپنے کامیابی کے دور میں ہی معالج حیوانات کی تعلیم کی تیاریاں کیں اور انا ماریا میولر نے ادویات سازی کا مطالعہ ان دنوں کیا جب وہ یکے بعد دیگرے مختلف مقابلوں میں حصہ لینے کے لئے سفر کرتی رہتی تھیں۔

دوسری طرف جرمن جمہوری ری پبلک کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ ان کھلاڑیوں کو وہاں خاص سہارا دیا جاتا ہے۔ مثلاً جب برلن کے ایک پروفیسر نے ہیلمت ریکناگیل کو لاطینی زبان کی تعلیم دینے کا فریضہ قبول کیا تو کھیلوں میں ریکناگیل کی نمایاں کامیابیوں کے احترام کا جذبہ بھی اس میں شامل تھا۔ جب ولفگانگ بہرنیت کو اپنے ڈپلومے کے لئے گوئٹے کی تخلیق "فاؤسٹ" پر مقالہ تیار کرنا پڑا تو انہوں نے اس اخبار کے ماہر ادبیات کے مشورے کا بطور معمول سہارا لیا جس میں وہ آج کل ملازمت کرتے ہیں۔

ہر پہلو سے انسان کی تعلیم کا سوشلسٹ اصول سوشلسٹ ریاست میں ان تمام باتوں کو ایک طرح سے قدرتی بنا دیتا ہے۔ اور اس لئے جرمن جمہوری ری پبلک میں کسی عالمی چیمپین کی زندگی قطعی عام آدمی کی سی ہوتی ہے، اس کے متعلق کوئی ہنگامہ نہیں ہوتا، اس کو کاروبار نہیں بنایا جاتا۔

ہنگری: آزمائشیں اور کامیابیاں

۱۹۵۰ء کی دہائی کے شروع کے دشوار زمانے میں ہنگری کے اخبار اظہار فخر کرتے تھے کہ کھیلوں میں ہنگری بڑی طاقت ہے ۔ مطمئن ہونے کی وجہ بھی تھی ۔ لیکن ہنگری کے، جو ایک کروڑ سات لاکھ کی چھوٹی سی قوم ہے، کھلاڑیوں کی کامیابیوں کا ذکر کرنے سے پہلے آیئے ہم اس کے پس منظر کے خاکے پر نظر ڈال لیں۔

کھیلوں کے لئے ہنگری میں مواقع بکثرت موجود ہیں ۔ ہنگری کے ساڑھے چار ہزار کلبوں کے لئے حکومت اور لوگ رقمیں فراہم کرتے ہیں ۔ کھیلوں کی تمام انجمنوں کو، لکا کے سب سے بڑی انجمنوں سے چھوٹے سے چھوٹے کلب تک کو، مالی امداد پابندی سے ملتی ہے جو ریاستی بجٹ سے مہیا کی جاتی ہے ۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ ہنگری میں ہر شخص کھیلوں میں قریب قریب بغیر کسی خرچ کے حصہ لے سکتا ہے ۔

جوہر ۔ جرات، مزاج، صلاحیت بدرجہ اتم موجود ہیں ۔ صدیوں کی طوفانی قومی تاریخ نے ہنگری کے باشندوں کو دشواریوں کا حل جد وجہد سے تلاش کر لینے کا عادی بنا دیا ہے ۔ کھیلوں کی دنیا میں "مگیار جوہر" مشہور و معروف ہے عام طور سے سب جانتے ہیں بہت سے مقابلوں اور کھیلوں میں ہنگری کے کھلاڑیوں نے مایوس کن حالت باوجود سنبھالا لے لیا ہے ۔ ہنگری کے باشندے کا مزاج، اس کی قوت برداشت اور جفاکشی اس کو بڑے بڑے کارنامے انجام دینے کی صلاحیت دیدیتے ہیں ۔

ورثہ ۔ کھیلوں کے ہر شعبے میں پیش رووں کا ایک طویل سلسلہ ہے جن کے کارنامے نئی کارگزاریوں کے لئے زوردار طریقے سے ابھارتے ہیں ۔ خاص خاص کلب جن کا ماضی عرصہ دراز کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور بے شمار امتیازی کارناموں کا حامل ہے، جیسے بداپشت ہون وید، اژبیست دوزسا، واساس، فیرنیک واروس اور م ت ک کھیلوں کے شوقینوں کو مقناطیس کی طرح اپنی طرف کھینچتے ہیں ۔

عوامی جذبہ ۔ کوئی دس فیصدی آبادی، ۱۷ لاکھ افراد، کھیلوں کی انجمنوں اور کلبوں کے درج شدہ ممبر ہیں ۔ ان میں سے آدھے ورزشی کھیلوں میں عملی حصہ لیتے ہیں باقی تائید کرنے والے ممبر ہیں ۔ لاکھوں

دگ فرصت کے وقت کھیلوں میں یہ تسلیم کر کے حصہ لیتے ہیں کہ آج کل کے حالات میں اپنی صحت کی فکر کرنا انسان کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ ہنگری کے ہر چھ باشندوں میں سے ایک کسی نہ کسی کھیل میں مصروف رہتا ہے۔ ہنگری کے باقی دہ باشندے جو کھیلوں میں عملی حصہ نہیں لیتے، کھیل دیکھنے جاتے ہیں، ٹیلی ویژن پر کھیلوں کے پروگرام دیکھتے ہیں یا اخباروں میں کھیلوں کے صفحات کا بطور خاص مطالعہ کرتے ہیں۔ اہل ہنگری کے لئے کھیل ایسا شوق ہے جسے باقیوں پر سبقت دی جاتی ہے۔

کھیل اور دانشور ۔ کھیلوں اور فنون لطیفہ نیز دیگر پیشوں کے درمیان مستحکم تعلقات ہیں کیونکہ وہ کھیلوں کو اکثر اپنا موضوع بناتے ہیں۔ انہیں میں عصر حاضرہ کے ہنگری کی بت تراشی کی برگزیدہ و بزرگ ہستی زگموند کسفلوڈی استرابل شامل ہیں۔ نوجوان ـــــ اور جو اب اتنے نوجوان نہیں ہیں ـــــ ادیب فٹ بال کی ٹیمیں بنا لیتے ہیں اور ٹورنامنٹ کے میچ کھیلتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی صف اوّل کے دن بدن زیادہ کھلاڑی ملازمتوں میں آرہے ہیں۔ شمشیر زنی میں عالمی چیمپین پیتر باکونئی اور اتیلا کواش بہ اعتبار پیشہ انجنیر ہیں اور الیکٹرانکس کی تحقیق میں مصروف ہیں، مشہور و معروف تیراک بازنیو کاموتی سرجن ہیں، ہنگری کے سدا بہار چیمپین ٹینس کھلاڑی استوان گیلیاس ماہر فن تعمیر ہیں، نشانہ بازی میں اولمپک چیمپین لازلو پیپرل ڈاکٹر اور فٹ بال کے بین الاقوامی شہرت کے کھلاڑی ماتے فینی ولیسی معالج حیوانات ہیں۔

ہنگری کا نام لیتے ہی "سنہری" فٹ بال ٹیم کے کھلاڑی یاد آجاتے ہیں: پُشکاس، کوشیس، زی بور، ہیدیگکوتی۔ ان دنوں جب عام شہریوں کو پاسپورٹ نہیں ملتے تھے، سرکردہ کھلاڑیوں کو جانے اور دنیا دیکھنے کا موقع مل جاتا تھا۔ لیکن مادی مصلحتیں یا سیر و سفر کی خواہش کامیابیوں کے واحد اسباب نہیں تھے؛ سب سے بڑا محرک یہ تھا کہ ہنگری کے نوجوان دنیا کو دکھانا چاہتے تھے کہ ان میں جوہر ہے، جرأت ہے، "ورتوس" ہے۔ (یہ لفظ لاطینی زبان سے لیا گیا ہے مگر ہنگریائی زبان میں اس کے معنے وسیع ہو گئے ہیں: "ورتوس" کارنامہ ہوتا ہے، اولوالعزمی، بہادری، ہمت کا کوئی کام)

انیسویں صدی عیسوی میں کھیلوں کے سلسلے میں ہنگریائی کارگزاریاں قومی بیداری اور "ورتوس" کا کرشمہ تھیں۔

اکتوبر ۱۸۷۴ء میں ایک ہنگریائی فوجی افسر نے شرط لگائی کہ وہ ویانا سے پیرس گھوڑے پر ۱۴ دن میں پہنچ سکتا ہے۔ اسی سال ۴۹ - ۱۸۴۸ء کی جنگ آزادی کے دو سابق فوجی ۲۷ گھنٹے میں پیشت سے ہجو بوزورمنی گئے اور واپس آئے اور یہ فاصلہ مجموعی طور پر ۴۰۰ کلو میٹر تھا۔ ایک صحافی کلمان زیکنیسی تیر کر بلا تون پہنچا اور پھر باسفورس۔ یہ محض اکا دکا مظاہر نہیں تھے۔ اس قسم کے چیلنج قریب قریب تمام مختلف قسموں کے کھیلوں کے مقابلوں میں دئے جاتے تھے اور ان کی تحریک صرف نقد رقم سے ہی نہیں ہوتی تھی بلکہ "ورتوس" بھی ان کا محرک ہوتا تھا، یہ رویہ کہ "دیکھو میں کیا کر سکتا ہوں"۔ اس تحریک کا عہد زریں اٹھارویں صدی کے انگلستان میں تھا جبکہ یہ شرفا کے شایان شان تفریح تصور کیا جاتا تھا اور نمایاں کامیابیوں، خصوصاً شہسواری کے کارناموں کو ضبط تحریر

میں لایا جاتا تھا۔ یہ کارنامے، شہ زوری کے یہ سرپھرے اور قابل تعریف مظاہرے، یہ گردن توڑ کرتب جیتنے والوں کی مقبولیت ہی کی ضمانت نہیں کرتے تھے بلکہ ہنگری میں جہاں ہیپسبرگ کے خلاف جذبہ عام تھا، ان کھلاڑیوں کو قریب قریب قومی ہیرو تصور کیا جاتا تھا، اس لئے اور بھی کہ ان میں سے بہتیرے ۱۸۴۸ء کی جنگ کے آزمودہ تھے۔ کھیلوں کی اس قومی تحریک میں حصہ لینے والوں میں سے بہتوں کو اپنی کارگزاریوں پر بین الاقوامی شہرت حاصل ہوئی۔ ہنگری میں بھی ہرفن مولا کھلاڑی بنناف فیشن میں داخل ہو گیا تھا۔

ورزشی کھیلوں کی تنظیم انگلستانی نمونے پر بنائی گئی۔ جمناسٹک کے پہلے کلب کا لیڈر نپولین کے تحت سنتریوں کا سابق کپتان اگناک کلیئر تھا۔ شمشیرزنی کا قومی ادارہ ۱۸۴۰ء میں قائم کیا گیا تھا۔ اس دور کی کرداری خصوصیت ہی تھی کہ سینڈور پیتوفی اور لاجوس کوسوتھ اس کے سرگرم رکن تھے۔ دو رئیسوں کاؤنٹ استوان زیچینی اور بیرن مکلوس ویسلینئی نے ہنگری کے نوجوانوں کی جسمانی تربیت کی اہمیت کی جانب توجہ دلانے کا بیڑا اٹھایا۔ ویسلینئی بذات خود بہترین شہسوار، شمشیرزن اور نشانے باز تھے اور تیرکر وہ بالاتون کے پار بھی گئے تھے۔ جب مغربی یورپ سے واپس ہوئے تو انہوں نے زیچینئی کے ساتھ مل کر طے کیا کہ ہنگری میں کھیلوں کو مقبول عام کیا جائے۔ انہوں نے اپنی پہلی تصنیف "بالی تیلیے تیک" (غلط اندازے) میں جو ۱۸۳۳ء میں شائع ہوئی لکھا تھا کہ "دوسری کوئی قوم ایسی نہیں ہے جس کے لئے شمشیرزنی بر قدرت زیادہ موزوں اور زیادہ ضروری ہو۔" زیچینئی ان سے متفق تھے۔ اپنی ڈائری میں ہنگریائیوں کو کاہلی اور جسمانی ورزش کی طرف سے لاپرواہی کی بنا پر سخت سست کہا کرتے تھے۔ ان کی رائے تھی کہ ٹھیک طرح تربیت یافتہ بدن اور دماغ ہی ملک کی خدمت انجام دے سکتے ہیں۔

۱۸۴۸-۴۹ء کے انقلاب کے دوران حکومت نے بداپشت میں جسمانی تربیت کے اداروں کی مالی امداد کی اور منصوبہ یہ تھا کہ ایک علیحدہ ہنگریائی فوجی اکادمی قائم کی جائے۔ لیکن انقلاب کی شکست کے بعد کھیلوں کے شوقینوں کو اپنی تنظیم قائم کرنے کی اجازت حاصل کرنے میں کئی برس لگ گئے۔ ۱۸۸۲ء میں اسکولوں میں کھیلوں کے حلقے منظم کئے گئے اور ۱۸۹۱ء میں ورزشی کھیلوں کا پہلا مقابلہ منظم کیا گیا جس میں تین ہزار اسکولی بچوں نے حصہ لیا۔ ہنگریائی جسمانی تربیت کا نظام ۱۹۱۰ء میں سویڈن، جرمنی اور انگلستان کے نمونوں پر قائم کیا گیا اور دوسری عالمی جنگ تک اسکولوں میں کھیلوں کی تعلیم کی بنیاد وہی نظام رہا۔ وزارت امور دینیات و تعلیم کا مشاورتی ادارہ، قومی کونسل برائے جسمانی تربیت، ۱۹۱۳ء میں قائم ہوا تھا۔ ۱۹۱۷ء میں اس کو علیحدہ وزارتی درجہ دے دیا گیا جبکہ وہ کھیلوں کے معاملات میں مرکزی بااختیار ادارہ بن گیا۔

۱۹۱۹ء میں کونسلوں کی ہنگریائی جمہوریہ نے جسمانی تربیت کے لئے ایک ڈائریکٹوریٹ مقرر کیا جس نے کھیلوں کو منظم کرنے کا کام شروع کیا۔ ۱۹۱۹ء کا پہلا بین الاقوامی مقابلہ آسٹریا اور ہنگری کے درمیان فٹ بال کا میچ تھا جو خانگی ٹیم نے ایک مقابلے میں ۲ گول سے جیتا تھا اور جو ۴۰ ہزار تماشائیوں کے سامنے کھیلا گیا تھا۔ کھیلوں کے مقابلے کا ایک سلسلہ قومی تہواروں پر منظم کیا گیا تھا اور ۱۹۱۹ء میں یوم مئی کی پریڈ سے پہلے جم غفیر نے

ورزش کا مظاہرہ کیا تھا۔ نوجوان مزدوروں کی دسترس میں کھیلوں کے میدان، کشتی رانی کے مرکز اور شہسواری کے اسکول آ گئے اور اسکولوں میں جسمانی تربیت کو جو قریب قریب مکمل طور پر جمناسٹک پر مشتمل تھی، وسعت دی گئی اور وہ ہمہ گیر ہو گئی۔ یہیں سے جسمانی تربیت کی ایک طرف تو وسیع بنیاد کی اور صحت و جسم بنانے والی ورزشوں میں اور دوسری طرف نہایت ہی زور دار مقابلوں کے کھیلوں میں تقسیم کی شروعات ہوئی۔ کونسلوں کی جمہوریہ کے زوال کے بعد اگست ۱۹۱۹ء سے، اس دور میں جو عہدِ ہورتھی کہلاتا ہے، جسمانی تربیت کو قوم پرست تحریکوں کی خدمت کے تابع کر دیا گیا۔ ۱۹۲۵ء میں جسمانی تربیت کے تحقیقی علمی ادارے کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ مگر مزدور کھیلوں کی خود اپنی تحریک بھی شروع کر سکے کیونکہ آرچڈیوک البرخت ہیسبرگ نے ۱۹۲۳ء میں اخبار "نیمزیتی اسپورت" سے کہا تھا: "جسمانی قوت دماغ کو بھی تقویت پہنچاتی ہے، یعنی اس کی بدولت لوگ کام کا زیادہ بوجھ برداشت کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں"۔ مزدوروں کا پہلا بین الاقوامی کھیلوں کا میلہ ۱۹۲۸ء میں منظم کیا گیا تھا اور تین سال بعد آہن ساز مزدوروں کی ٹریڈ یونین نے کھیلوں کے اپنے میدان بنائے۔ دوسری عالمی جنگ کے دوران میں پیدل سیاحت اور دریا میں شکاروں میں رہنے کے شوق نے روپوش تحریک میں باہمی تعلق رکھنے کے بہترین وسیلے کا کام کیا اور بہت سے غیر قانونی جلسے منعقد کرنے کے مقامات فراہم کر دئے۔ ہنگری کے مزدوروں کی کھیلوں کی تحریک ایک ترقی پسند سماجی قوت بن گئی۔ بعد کے زمانے میں جب فاشزم کو عروج حاصل ہوا تو ورزشی کھیلوں کے اجتماعات اور جمناسٹک میلے، جو مزدوروں کی انجمنیں منعقد کیا کرتی تھیں، ممنوع قرار دے دئے گئے۔

اس پورے عرصے میں ہنگری کے بہت سے باشندوں نے بین الاقوامی مقابلوں میں تمغے جیتے۔ مدتوں پہلے ۱۸۹۵ء میں تیبور فولدواری فیگر اسکیٹنگ میں یورپی چیمپین تھے، ۱۸۹۶ء میں الفریڈ ہاجوس فری اسٹائل تیراکی میں اولمپک چیمپین تھے۔

۱۹۴۵ء کے بعد کھیلوں اور جسمانی تربیت کی از سر نو تنظیم کی گئی۔ افضل ترین ریاستی ادارہ جسمانی تربیت اور کھیلوں کا قومی دفتر ہے جسے ریاستی بجٹ سے تقریباً ۴ کروڑ فورنٹ ملتے ہیں۔ ٹریڈ یونین، کاروباری ادارے، امداد باہمی کی انجمنیں، مقامی کونسلیں سب کھیلوں پر زر کثیر صرف کرتے ہیں جس کا میزان تقریباً دو ارب فورنٹ ہوتا ہے۔ آج ملک میں کھیلوں کی کوئی ۴ ہزار انجمنیں ہیں اور ہنگری میں تقریباً ۳ لاکھ مرد اور عورتیں مقابلے والے کھیلوں میں حصہ لیتے ہیں۔ ملک میں درج شدہ فٹ بال کھلاڑی ایک لاکھ ۳۲ ہزار ہیں، ورزشی کھیلوں میں حصہ لینے والے کھلاڑی ۳۶ ہزار، ہینڈ بال کھلاڑی ۲۷ ہزار اور ٹیبل ٹینس کھلاڑی ۲۳ ہزار ہیں۔ بعض بڑے بڑے کاروباری اداروں شلاً گانز ماواگ کی کوئی تیس چالیس فٹ بال ٹیمیں کارخانے کے مقابلے میں حصہ لیتی ہیں اور بڑے بڑے کارخانوں میں فیکٹری، دفتر اور انجمن امداد باہمی کی سطح پر فٹ بال، ہینڈ بال، ٹیبل ٹینس اور اسکٹل کے مقابلے ہوتے ہیں۔

عوام الناس میں جسمانی تربیت کو بڑھاوا دینے کے لئے بہت کچھ کیا جا رہا ہے: تمغے حاصل کرنے کے لئے مقابلے، اسپرتکیاد، جہاں جو کام کرتا ہے وہیں جمناسٹک کے سبق اور ٹیلی وژن پر جمناسٹک سارا سارا دن بیٹھے

یا کھڑے رہنے اور پیدل چلنے کے بجائے کار سے سفر کرنے کے مضر صحت اثرات زائل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اہل ہنگری عادتاً ضرورت سے زیادہ کھاتے ہیں جس سے حالت بد سے بدتر ہو جاتی ہے۔ ان بڑوں کو زیر اثر لانا تو ظاہر ہے کہ مشکل ہے جو ایسے اسکولوں میں پڑھ لکھ کر بڑے ہوئے ہیں جن میں جمناسٹک گھر موجود نہیں تھے اور وہ وقت ڈیسکوں پر ہی گزارا ہے جو انہیں جسمانی تربیت پر صرف کرنا چاہیئے تھا۔ کھیلوں کے شعبے والے اسکول مقابلے بازی کے کھیلوں کی آئندہ ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں۔ ایسے اسکولوں میں حسب معمول نصاب کی بہ نسبت کھیلوں کی گنجائش تین گنی ہوتی ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے ہاں کھیلوں کی تعمیرات کافی نہیں ہیں اور پانی کی بہتات کے باوجود ملک میں اندرون خانہ تیراکی کے حوض صرف ۵۰ ہیں۔ ۱۹۸۱ء تک بداپسٹ میں چھت والا اسٹیڈیم تعمیر ہو جائیگا جس میں کھیلوں کی بہت سی سہولتیں مہیا ہوں گی اور ۱۰ ہزار تماشائیوں کے بیٹھنے کا انتظام ہوگا۔

جدید اولمپک کھیلوں میں ہنگری کا نے سونے کے ۱۰۵ تمغے، چاندی کے ۹۴ تمغے اور کانسے کے ۱۱۶ تمغے جیتے ہیں۔ ان میں سے ۱۸۹۶ء اور ۱۹۳۶ء کے درمیان ۹ اولمپک کھیلوں میں اس نے سونے کے ۴۴، چاندی کے ۲۵ اور کانسے کے ۲۰ تمغے جیتے تھے۔ جنگ کے بعد کے چھ اولمپک کھیلوں میں ۱۹۴۸ء اور ۱۹۶۶ء کے درمیان اس نے اور تمغے جیت لئے جن میں ۶۱ سونے کے، ۵۲ چاندی کے اور ۶۸ کانسے کے تھے۔ ۱۹۷۲ء کے میونخ اور ۱۹۷۶ء مونٹریل اولمپک کھیلوں میں اس کے طلائی تمغوں کی مجموعی تعداد ۱۰ تھی۔ اس نے ۱۷ چاندی کے ۲۸ کانسے کے تمغے جیتے۔

اولمپک میں ہنگری نے بیشتر تمغے شمشیر زنی میں جیتے جو کلاسکی ہنگریائی درتوس کھیل ہے۔ ہنگری کی فٹ بال جسے کبھی عالمگیر شہرت حاصل تھی، قدرے ڈھلک گئی ہے مگر پنٹتھلون، آبی پولو، جمناسٹک اور ٹیبل ٹینس کم وبیش چوٹی پر پہنچے ہوئے ہیں۔ یہ ملک کھیلوں کی ۳۰ سے زیادہ شاخوں میں بین الاقوامی سطح کے مقابلوں میں حصہ لے سکنے والے کھلاڑی پیش کر سکتا ہے اور ان میں سے کم سے کم ۲۰ ایسی شاخیں ہیں جن میں اس کے کھلاڑی اولین دس میں ضرور ہوں گے۔ ہنگری "کھیلوں کی عظیم طاقت" تو نہیں ہے لیکن ایسا ملک ضرور ہے جہاں کھیلوں کا پرزور اور کامیاب ریکارڈ رہا ہے، ایسا ملک جہاں "درتوس" ایسا مسالہ بن گیا ہے جس کے چیمپین بنے ہوتے ہیں۔

منگولیائی عوامی جمہوریہ: انقلاب کے بعد سے بتدریج و مسلسل ترقی

عوامی انقلاب کے ابتدائی زمانے سے ہی منگولیائی عوامی انقلابی پارٹی اور عوامی حکومت نے جسمانی تربیت اور کھیلوں کے ارتقا پر خاص توجہ دی ہے، محنت کش عوام الناس کی کمیونسٹ تعلیم کا اہم جز تصور کیا ہے اور انہیں فروغ دینے کے لئے مختلف اقدامات کئے ہیں۔

ان اقدامات کا خاص نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ملک میں کھیلوں کا نمو ہوا، جسمانی تربیت کا ایک قومی نظام قائم کر دیا گیا اور عوام کے حفظان صحت میں، ان کی تخلیقی صلاحیت بڑھانے، پیداوار میں اضافہ کرنے میں جسمانی تربیت کے نظام اور کھیلوں نے اہم عناصر کی حیثیت اختیار کر لی۔

منگولیا میں کھیلوں کا ارتقا آزادی اور خود مختاری کے لئے ملک کی جدوجہد سے اس طرح منسلک و وابستہ ہے کہ انہیں ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ انقلاب کے ابتدائی زمانے سے نوجوانوں کی نوجوان فوجیوں کی جسمانی تربیت نے، ان میں جمناسٹک اور دوسری قسم کے کھیلوں کا شوق پیدا کرنے کی مشکلوں اور رکاوٹوں پر قابو پانے کے لئے انہیں یکا کرنے کی کوشش نے بڑی اہمیت اختیار کر لی۔

منگولیائی عوامی انقلابی پارٹی اور منگولیائی انقلاب کے رہنما سوخے باتور نے بذات خود ملک میں دنیا کے مانے ہوئے کھیلوں کو فروغ دینے میں اور قومی وضع کے کھیلوں میں اصلاح کرنے میں بڑی ہی دلچسپی لی۔ آئماک، سومون اور انتظامی مرکزوں میں کھیلوں کے گروہ اور کلب قائم کئے گئے۔

۱۹۲۵ء سے ثانوی اسکولوں میں کھیلوں، جمناسٹک، کرتبوں کے لئے اور جست وغیرہ لگانے کے لئے اپنے اپنے کھیل گھر ہیں۔ شروع میں منگولیائی جمہوریہ کی نوجوان لیگ منگولیا میں جسمانی تربیت اور کھیلوں کو فروغ دینے کی ذمے دار تھی۔ ۱۹۲۴ء میں کھیلوں کا ایک خصوصی شعبہ قائم ہوا۔ ۱۹۳۱ء میں اس کو کھیلوں کی یونین میں تبدیل کر دیا گیا اور آئمکوں میں شاخیں قائم کی گئیں۔

منگولیائی جمہوریہ کی نوجوان لیگ ۱۹۴۶ء تک کھیلوں کے معاملات کی ذمے دار رہی اور منگولیائی نوجوانوں

کی کمیونسٹ تربیت میں اور منگولیا میں مختلف قسموں کے کھیلوں کے ارتقا میں بڑا حصہ ادا کیا۔ ۱۹۳۶ء میں محنت و دفاع کے لئے تیار ہونے کے معمولات، جو لوگوں کی تربیت کی بنیاد تھے، منظور کئے گئے اور "ترقی یافتہ جمہوریائی کھلاڑی"، "جمہوریائی چیمپین" کے خطاب آئمکوں اور شہروں کے مقابلوں میں جیتنے والوں کو دئے گئے۔

باہنر استادوں اور معلموں کے لئے اسکول بھی قائم کر دئے گئے ہیں۔ اُلان بتور کے فن تعلیم کے علمی ادارے میں ۱۹۵۵ء سے کھیلوں کے نہایت اعلیٰ تربیت یافتہ اساتذہ کی تربیت کے لئے ایک شعبہ قائم ہے۔ اُسی سال کھیلوں کی عام درجہ بندی کرکے اسے منظوری دی گئی۔ اس سے کھیلوں میں شوقیہ حصہ لینے والوں کے مختلف زمرے مقرر کرنے میں آسانی ہوگئی۔

۱۹۴۶ء سے منگولیا میں فائنل مقابلے قومی تہوار نادام کے دوران میں منعقد کئے جاتے ہیں۔ بین الاقوامی قواعد وضوابط کے مطابق ہی یہ مقابلے ہوتے ہیں۔ بین الاقوامی ٹورنامنٹوں اور مقابلوں میں کھلاڑیوں اور ٹیموں کو بھیجا جاتا ہے۔ اولان تبور میں ایک کھیل محل تعمیر کیا گیا اور ۱۹۵۹ء میں ایک اسٹیڈیم۔ منگولیائی کھلاڑی خانگی اور بین الاقوامی مقابلوں میں کامیابی سے حصہ لیتے ہیں۔ اسکول کے طالب علموں اور نوجوانوں میں کھیلوں اور جسمانی تربیت کو پرزور بڑھاوا دیا جاتا ہے۔ ملک میں کھیلوں کی مادی بنیاد کو تقویت پہنچائی گئی ہے اور پورے منگولیا میں کھیلوں کے ہال اور اسٹیڈیم تعمیر کرنے کی تحریک پھیل چکی ہے۔ آج کل ہر قصبے اور بڑی بستی میں کھیلوں کے میدان اور اسٹیڈیم موجود ہیں۔

قومی طرز کی اور فری اسٹائل کشتیاں، سامبو، جوڈو، نشانے بازی، مکّے بازی، تیر اندازی اور پیراشوٹ جست کو منگولیا میں کامیابی سے فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ ریفریوں اور امپائروں کی تعداد متواتر بڑھ رہی ہے۔ آجکل منگولیا میں قومی نیز بین الاقوامی زمروں کے ریفری موجود ہیں کھلاڑیوں کے ہنر میں مسلسل و بتدریج اصلاح ہو رہی ہے۔

۱۹۶۲ء میں منگولیائی قومی اولمپک کمیٹی کو بین الاقوامی اولمپک کمیٹی میں داخل کر لیا گیا اور تب سے وہ اس کی سرگرمیوں میں عملاً شرکت کر رہی ہے۔

بین الاقوامی استادوں، براعظم ایشیا اور سوشلسٹ ملکوں کی چیمپین شپوں میں خطاب حاصل کرنے والوں کی تعداد میں خاصا اضافہ ہوگیا ہے۔ فری اسٹائل کشتی لڑنے والے منگولیائی پہلوانوں کی ٹیم نے اولمپک اور بین الاقوامی ٹورنامنٹوں میں ۱۹۶۳ء سے کامیاب مقابلے شروع کر دئے کیونکہ وہ چھ بہترین ٹیموں میں سے ہے۔ بین الاقوامی معیاروں سے اندازہ کیا جائے تو منگولیائی مکّے باز، ورزشی کھیلوں کے کھلاڑی، کوہ پیما اور وزن بردار اونچی سطح پر پہنچ گئے ہیں۔

منگولیائی عوامی انقلابی پارٹی اور حکومت کی قیادت اور نگہداشت سے جوش وخروش حاصل کرکے منگولیائی کھلاڑی کھیلوں کے بین الاقوامی میدان میں اپنے وطن کے وقار کی حفاظت کا تہیہ کر چکے ہیں۔

منگولیائی کھلاڑی اب ماسکو اولمپک کھیلوں میں اپنی شرکت کے منتظر ہیں۔ عالمی ریکارڈ قائم کرنے

کی وہ اپنی سی پوری کوشش کریں گے۔

۱۹۸۰ء کے شروع میں مکّے بازی کی نویں ایشیائی چیمپین شپوں کے مقابلوں میں جو بمبئی میں منعقد ہوئے تھے ہمارے مکّے بازوں کی شرکت ماسکو اولمپک کھیلوں کے لئے ان کی تربیت کا ایک حصہ تھی۔ ۱۶ مارچ ۱۹۸۰ء کے ٹائمز آف انڈیا نے لکھا تھا: "ماسکو کے کھیلوں میں ایشیا کے مقام کو محسوس کرنے کی کوشش کریں تو معلوم ہوتا ہے ___ اور حالیہ چیمپین شپ مقابلے اس پہلو پر زیادہ اچھی طرح روشنی ڈالنے والے تھے ___ کہ امکانات بمشکل تمام ہی روشن کہے جا سکتے ہیں۔ جن سے تھوڑی بہت امید وابستہ کی جا سکتی ہے وہ ہندستان کے بریندر سنگھ تھاپا، کوریا کے لائٹ مڈل ویٹ ال چنگ پارک اور منگولیا کی ہلاکو جوڑی اتگون بایار (فیدر ویٹ) اور باتبلیگ (لائٹ ویٹ) ہیں۔ یہ منگولیائی بڑے سخت جان ہیں۔ امسال ان کے مظاہرے سے اس بات پر زور پڑا کہ ایشیائی مکّے بازی میں وہ یقینی طور پر ایک طاقت بننے والے ہیں"۔ کھیلوں کے تمام ہندستانی شائقین کا بھی یہی تاثر ہے جن کے لئے مکّے بازی کی ہماری ٹیم واقعی ایک دریافت ثابت ہوئی۔ ان چیمپین شپوں میں مکّے بازی کی ہماری ٹیم نے سونے کے دو اور دو ہی کانسے کے تمغے جیتے۔

ہمارے ملک نے ۱۹۶۷ء میں فری اسٹائل کشتی کے چیمپین شپ مقابلوں میں عالمی معیار کا تمغہ ہندستان کی سرزمین پر جیتا۔ اس کے بعد سے پھر ہمارے بہت سے پہلوان اور کھلاڑی عالمی چیمپین بنے۔ تب کانسے کا معمولی تمغہ تھا، مگر وہ تو ابتدا تھی۔ کہاوت ہے: "شروعات اچھی ہو جائے تو سمجھو آدھا کام ختم ہو گیا"۔ چنانچہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری وہ آدھی کامیابی ہندستان کی سرزمین پر حاصل ہوئی تھی۔

پولینڈ: قدیم روایت

نئی نسل کو تعلیم دینے کے اہم ترین وسائل میں کھیل بھی رہے ہیں اور آئندہ صدہا برس تک رہیں گے۔ قدیم یونان میں یہی کیفیت تھی اور آج ساری دنیا میں یہی کیفیت ہے۔

پرامن بین الاقوامی مقابلے، جو تمام رقابتوں میں سب سے زیادہ دوستانہ رقابت کی حیثیت رکھتے ہیں، اصلیت میں کسی قوم کے چاق و چوبند ہونے کا ثبوت ہوتے ہیں۔ اولمپک کھیلوں کا مقصد قوموں میں کھیلوں کو مقبول عام کرنا بھی ہوتا ہے۔

آج پولینڈ جن ناقابل انکار کامیابیوں پر فخر کرسکتا ہے انہیں حاصل کرنے سے پہلے وہاں کھیلوں نے کیسے فروغ حاصل کیا تھا؟ اولمپک مقابلوں سے پہلے پولینڈ میں کھیلوں کی تاریخ پر چند نکات ملاحظہ فرمایئے۔

پولینڈ میں کھیلوں کی تاریخ کے متعلق انتہائی ابتدائی تحریر یہ ملی ہے: "تیر اندازی، جس میں معمولی کمان اور تیر استعمال ہوتے تھے، توڑے دار ہلکی بندوق، دستی بندوق وغیرہ کی نشانے بازی کے مقابلے انعامات حاصل کرنے کے ملئے، جو شہری کو نسلیں دیا کرتی تھیں، درحقیقت بارہا ہوا کرتے۔ چنانچہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وہ بندوق اور تیر چلانے میں نشانے بازی سیکھنے کے حقیقی مدرسے بن گئے۔ کورپس کرسٹی کے آٹھ روز بعد روایتاً بڑا ٹورنامنٹ منعقد ہوتا تھا (شاہی نشانے بازی) جس میں مقابلہ کرنے والے لکڑی کے ایک مرغ کو گرانے میں بازی لے جانے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ جیتنے والے کو شاہ قدر انداز کا خطاب ملتا تھا۔" ۱۲۸۶ء میں "قدر اندازوں کی برادریوں" نے جو پولینڈ میں کھیلوں کی قدیم ترین بلدیاتی انجمن مانی جاتی ہے، زیریں سیلیشیا کے شہر سویدنیسا میں مرغ کو نشانہ بنانے کا پہلا مقابلہ منظم کیا۔

سورماؤں کے مقابلے، جو ایک طرح شہسواری کے کھیل تھے، سولہویں صدی عیسوی میں مقبول تھے۔

قومی تعلیم کے کمیشن (۱۷۷۳ء - ۱۷۹۴ء) نے جسمانی تربیت کو عام رواج دینے کی ضرورت کی طرف اٹھارویں صدی کے اواخر میں توجہ دلائی۔ عہدیداروں کو ہدایت دی گئی تھی: "بچوں کے لئے کھیلوں کے واسطے روزانہ وقت مقرر ہونا چاہیئے... تفریح اور اسکول کی تعطیلات کے دوران ورزشوں اور کھیلوں میں ہر وقت طالب علموں

کو مصروف رکھنا چاہیئے ... توانائی، قوت برداشت اور پھرتیلے پن کے علاوہ دلیری کو بڑھانے کے لئے مندرجہ ذیل ورزشیں بہترین معلوم ہوتی ہیں: دوڑتے ہوئے اور پوری ورزش کرتے ہوئے گیند کھیلنا، "پالون" یا بڑی گیند کا کھیل، پانی میں پتھر پھینکنا، مختلف فاصلے دوڑ کر طے کرنا، چڑھائی پر اور دشوار گذار زمین پر دوڑنا گھوڑے کی سواری کرنا۔"

مگر ان دنوں پولینڈ کے نوجوان اس پروجیکٹ سے پورا فائدہ نہیں اٹھا پاتے تھے۔ ۱۷۹۵ء میں خود مختار ملک کی حیثیت سے پولینڈ نقشوں سے غائب ہو گیا۔ بعد میں ان لوگوں کو جو پہلے کے شروع کئے ہوئے کام کو جاری رکھنا چاہتے تھے، تقسیم کرنے والی طاقتوں نے ایسا کرنے کی قطعی طور پر ممانعت کر دی۔ جدید کھیلوں کا ارتقا آہستہ آہستہ اور نہایت بے قاعدگی سے ہوا۔

آسٹریائی حصے میں رہنے والے پولستانیوں کو کھیلوں کے نسبتاً سب سے اچھے مواقع حاصل تھے۔ وہیں ۱۸۶۷ء میں پولستانی سوکول کا قیام عمل میں آیا جو جمناسٹک کے کھیلوں کی انجمن چیک سوکول کی طرز پر بنائی گئی تھی۔ پورے آسٹریائی حصے کے پولستانی اسکولوں میں جسمانی تربیت کے کئی ماہرین موجود تھے۔

سوکول کے صف اول کے ممبروں کے ساتھ مل کر انہوں نے اسکول کے طالب علموں میں کھیلوں سے بڑی دل چسپی پیدا کرنے میں کامیابی حاصل کر لی جنہوں نے اسکولوں میں اور آگے چل کر اسکولوں کے باہر بھی کھیلوں کی تنظیمیں قائم کرنی شروع کر دیں۔

کھیلوں کے اعتبار سے روسی حصے میں سب سے سرگرم عمل علاقہ وارسا تھا۔ یہیں ۱۸۸۲ء میں وارسا انجمن کشتی رانی رسمی طور پر قائم کی گئی تھی۔ (اس کی سرگرمیاں درحقیقت ۱۸۷۸ء میں ہی شروع ہو چکی تھیں اور یہیں ۱۸۸۶ء میں وارسا انجمن سائیکل سواری کی بنیاد رکھی گئی۔ آگے چل کر ۱۸۹۴ء میں وارسا اسکیٹنگ سوسائٹی قائم کی گئی۔ یہ تمام انجمنیں کھیلوں کے دوسرے میدانوں میں بھی سرگرم عمل تھیں۔ نظریاتی (اور عملی بھی) تعلیم خاص کر ہیلینا کوزالسکا، جوزیفا گیبتیز اور ولادسلاریزارد کوزوودسکی دیتے تھے جنہوں نے انیسویں صدی کے اختتام اور بیسویں صدی کے آغاز میں کھیلوں کے معلموں کی تربیت کی تمام پولستانی کھلاڑیوں میں سے سب سے زیادہ مشہور اُن دنوں ولادسلا پیتلاسنسکی، وارسا کے پیشہ ور پہلوان تھے جنہوں نے عالمی خطاب حاصل کیا تھا۔

کھیلوں میں سب سے زیادہ دشوار ابتدا پرشائی حصے میں ہوئی۔ صحیح معنوں میں پولستانی پہلا کھیلوں کا کلب وہاں وارتا کلب تھا اور یہ ۱۹۱۲ء میں جا کر کہیں قائم ہوا تھا۔ (جمناسٹک کی انجمنیں ۱۸۸۵ء سے سرگرم عمل تھیں)۔

۱۹۱۲ء میں اوّلین پولستانی کھلاڑیوں نے اولمپک کھیلوں میں حصہ لیا۔ مگر تقسیم کرنے والی طاقتوں کی ہی ٹیموں میں انہیں شامل کیا گیا تھا۔ مشہور پولستانی کھلاڑی ولادسلا پونورسکی (۱۰۰ میٹر اور ۲۰۰ میٹر کی دوڑ) نے آسٹریا کے نمائندے کی حیثیت مقابلے میں حصہ لیا تھا جبکہ دو شہسواروں سرگیوز زاہورسکی اور کرول روملیل روسی

اولمپک ٹیم میں شامل ہوکر مقابلوں میں آئے۔

پہلی عالمگیر جنگ کے بعد ۱۹۱۸ء کی خزاں میں پولینڈ نے دوبارہ خود مختاری حاصل کرلی۔ اس کے اگلے ہی سال کھیلوں کا پہلا بااختیار ادارہ قائم کیا گیا۔ ۱۲ اکتوبر ۱۹۱۹ء کو اولمپک کھیلوں کی پولستانی کمیٹی کراکو میں قائم کی گئی تھی۔ اس کمیٹی نے پہلی پولستانی اولمپک ٹیم اینٹورپ کے کھیلوں میں بھیجنے کا منصوبہ بنایا۔ بدقسمتی سے یہ منصوبہ کامیاب نہ ہو سکا جس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ پولستانی سرزمین پر جنگ ان دنوں بھی جاری تھی۔ پولستانی ٹیم ۱۹۲۴ء میں ہی جاکر کہیں اولمپک کھیلوں میں (پیرس) حصہ لے سکی۔

پولستانی اولمپک تمغے

		سونے کے	چاندی کے	کانسے کے	میزان
۱۹۲۴ء	پیرس	۰	۱	۱	۲
۱۹۲۸ء	ایمسٹرڈم	۱	۱	۳	۵
۱۹۳۲ء	لاس اینجلس	۲	۱	۴	۷
۱۹۳۶ء	برلن	۰	۳	۳	۶
۱۹۴۸ء	لندن	۰	۰	۱	۱
۱۹۵۲ء	ہیلسنکی	۱	۲	۱	۴
۱۹۵۶ء	کورتینا دامپینزو	۰	۰	۱	۱۰
	میلبورن	۱	۴	۴	
۱۹۶۰ء	اسکواویلی	۰	۱	۱	۲۳
	روم	۴	۶	۱۱	
۱۹۶۴ء	ٹوکیو	۷	۶	۱۰	۲۳
۱۹۶۸ء	میکسیکو شہر	۵	۲	۱۱	۱۸
۱۹۷۲ء	سیپورو	۱	-	-	۲۲
	میونخ	۷	۵	۹	
۱۹۷۶ء	مونٹریل	۸	۶	۱۱	۲۵
	میزان کل	۳۷	۳۸	۷۱	۱۴۶

مندرجہ بالا جدول سے واضح ہوجائے گا کہ دوبارہ ہمیں بالکل شروع سے آغاز کرنا پڑا تھا۔ دوسری عالمی جنگ کے دوران میں پولینڈ ہی ایسا واحد ملک تھا جہاں نازی حملہ آوروں نے کھیلوں کی تمام سرگرمیاں ممنوع

قرار دے دیں تھیں ۔ نوجوان پولستانی میدان جنگ میں، قید خانوں میں اور نسل کشی کے کیمپوں میں ہلاک ہوئے۔ ان میں جنگ سے پہلے کے بہت سے شہرت یافتہ کھلاڑی بھی شامل تھے جن میں لاس اینجلس میں سونے کا تمغہ جیتنے والے کھلاڑی جانوز کوسوتسکی، کھیلوں کے معلم اور کھیلوں کے سرگرم کارکن بھی تھے ۔ جنگ کے خاتمے پر پولستانی کھیلوں کی سطح کم و بیش وہی تھی جو ۱۹۱۲ء اور ۱۹۲۰ء میں تھی ۔

پولستانی کھلاڑیوں نے نصف صدی سے بھی زیادہ کا فرق ۱۹۵۸ء - ۱۹۴۸ء کے عرصے میں پورا کر لیا۔ یہ بڑی حد تک ۱۹۴۹ء میں جسمانی تربیت کے نظام کی از سر نو تنظیم کا نتیجہ تھا جبکہ کھیل سوشلسٹ تعلیم اور تہذیب کا لاینفک جزو بن گئے تھے ۔ پارٹی اور حکومت نے نیز اتحادی جماعتوں اور ٹریڈ یونینوں نے جسمانی تربیت کے فروغ پر خاص زور دیا ۔

ان تبدیلیوں کی سب سے زیادہ کرداری خصوصیات مندرجہ ذیل تھیں : اسکولوں میں کھیلوں کا جاری کرنا (۱۹۳۹ء سے پہلے کے زمانے میں اسکولی بچوں کو کھیلوں کے کلبوں میں شامل ہونے کی ممانعت تھی)، کھیلوں کی عوامی انجمن کا قیام جس کی بدولت دیہات میں رہنے والوں کو کھیلوں کی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی سہولت ہو گئی اور تمام کھیلوں کو مقبول عام کرنے کی مہم (جنگ سے پہلے کے زمانے میں فٹ بال اور تکے بازی جیسے قابل نظارہ کھیلوں کو مناسب طریقے سے فروغ دیا جاتا تھا) ۔ جنگ کے پندرہ سال بعد ۱۹۶۰ء میں پولستانی کھلاڑیوں نے ایک اولمپیاد میں جنگوں کی درمیانی مدت میں جیتے گئے تمغوں سے بھی زیادہ تمغے حاصل کئے (۲۳) ۔ روم کے اولمپک کھیلوں میں پولینڈ نے دنیا کے چوٹی کے کھلاڑیوں کے ہمسر پہنچ جانے میں کامیابی حاصل کر لی اور اب بھی وہ دنیا کے بہترین کھلاڑی ملکوں کی صف میں آتا ہے ۔ اولمپک کھیلوں کی غیر سرکاری درجہ بندی میں پولینڈ ۱۹۶۰ء سے مندرجہ ذیل مقاموں پر رہا ہے : روم میں چھٹے پر (سوویت یونین، ریاستہائے متحدہ امریکہ، جرمن وفاقی جمہوریہ، اٹلی اور ہنگری کے بعد)، ٹوکیو میں ساتواں (سوویت یونین، ریاستہائے متحدہ امریکہ، جرمن جمہوری ری پبلک، جرمن وفاقی جمہوریہ، ہنگری اور جاپان کے بعد)، میکسیکو شہر میں آٹھواں (ریاستہائے متحدہ امریکہ، سوویت یونین، جرمن جمہوری ری پبلک، ہنگری، یوگوسلاویہ، جرمن وفاقی جمہوریہ اور آسٹریلیا کے بعد)، میونخ میں ساتواں (سوویت یونین، ریاستہائے متحدہ امریکہ، جرمن جمہوری ری پبلک، ہنگری اور جاپان کے بعد) مونٹریل میں پانچواں (سوویت یونین، جرمن جمہوری ری پبلک، ریاستہائے متحدہ امریکہ اور جرمن وفاقی جمہوریہ کے بعد) ۔

پولستانی کھلاڑیوں نے کھیلوں کے ان مقابلوں میں بھی بڑی کامیابی حاصل کی ہے جنہیں اولمپک کھیلوں میں شامل نہیں کیا گیا ہے ۔ یہ اس امر کا ایک اور ثبوت ہے کہ کھیل مکمل طور سے فروغ حاصل کر رہے ہیں ۔ پولینڈ میں کھیلوں کی تنظیم و تربیت پر بحث کرتے ہوئے عام پیمانے کے کھیلوں کے نظام کی وضاحت سے گفتگو شروع کرنی چاہیے ۔

بنیادیں

۱۸۶۷ء کو جب کہ کھیلوں کی سوکول انجمن قائم کی گئی تھی، اس ملک میں کھیلوں کی پیدائش کا سال مانا جاتا ہے۔ مگر جب تک ملک بھر میں کھیلوں کے کلب قائم ہونے شروع نہیں ہوئے تب تک کھیلوں کی زندگی کو حقیقی معنوں میں فروغ حاصل نہیں ہوا۔ قابل ذکر اول فٹ بال لووف کلب ہے جس کا نام بعد میں زارنی رکھدیا گیا تھا کھیلوں کا قدیم ترین پولستانی کلب جو ۱۹۰۳ء میں قائم کیا گیا تھا۔ لووف پوگون جو ۱۹۰۴ء میں چوتھے گرمیرا اسکول میں جمناسٹک کے کلب کی طرح شروع ہوا تھا، کراکاؤ وزلا اور کراکودیا (۱۹۰۶ء) وارسا پولونیا (۱۹۱۵ء) اور بہت سے دوسرے بھی اتنے ہی مقبول کلب اور انجمنیں ہیں جن کا قیام جنگوں کے درمیانی عرصے میں ہوا تھا۔

جن دنوں طالب علموں کو کھیلوں کے کلبوں میں شرکت کرنے کی ممانعت تھی، انتہائی شوقین نوجوان کھلاڑی فرضی ناموں سے کلبوں کے ممبر بن جاتے تھے۔ اسکولوں کی ٹیمیں دوسرے اسکولوں کی ٹیموں سے ہینڈ بال، باسکیٹ بال یا والی بال کے میچ کھیلا کرتی تھیں۔ ہاکی زیادہ مقبول نہیں تھی اور فٹ بال تو اسکولوں کی سیاہ فہرست میں شامل کر دی گئی تھی۔

دوسری عالمی جنگ کے بعد ہی (۱۹۴۸ء میں) ثانوی اسکول چیمپین شپ کے پہلے مقابلے ہوئے۔ ایک سال بعد چیمپین شپ کے ایسے ہی مقابلے حرفتی اسکولوں کے لئے کئے گئے۔ کچھ ہی عرصے میں کھیلوں کی انجمن زرانو قائم کی گئی۔ اس میں پہلے پہل تو حرفتی اسکولوں کے نوجوان کھلاڑیوں کو یکجا کیا گیا تھا مگر کچھ ہی عرصے بعد دوسرے اسکولوں کے نوجوان بھی اس میں شامل ہو گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۹۵۶ء میں اس انجمن کو اسکولی کھیلوں کی انجمن میں تبدیل کر دیا گیا جو اب طلبا کی کھیلوں کی انجمن سے تعاون کرتی ہے جو ۱۹۰۸ء سے سرگرم عمل ہے۔

پولستانی اسکاؤٹنگ تنظیم کے اخبار "سویات ملودیچ" کی پیشقدمی پر سب سے کم عمر کھلاڑیوں کے لئے ایک ملک گیر مقابلہ ہر سال ہوتا ہے۔ کوئی دس لاکھ بچے عمروں کے اعتبار سے دو زمروں — ۱۱ سے ۱۲ برس اور ۱۳ سے ۱۴ برس — میں تقسیم ہو کر حصہ لیتے ہیں۔ یہ تقریب اب شہرت حاصل کر چکی ہے اور اس کا اہتمام سارے سوشلسٹ ملکوں میں کیا جاتا ہے۔ روایتاً یہ مقابلے پولستانی کھیلوں کی یونین کے زیر اہتمام منعقد کئے جاتے ہیں۔ یہی تنظیم دو سرمائی تقریبوں کا بھی اہتمام کرتی ہے: "زلوتی کرازک" (سنہری ٹکیہ) برف ہاکی میں اور "بلیکتنا زناخیتا" (نیلی بدل چوکی) اسکیٹنگ میں۔ ورزشی کھیلوں میں بہترین پولستانی کھلاڑی ایرینا کرزینستین زینونسکا نے کھیلوں کی اپنی زندگی "سویات ملودیچ" کے ایک مقابلے سے شروع کی تھی۔ اسی طرح نیزہ اندازی کے کھلاڑیوں دانیلا جاورسکا اور ایوا گریزیکا اور ۱۰۰ میٹر کی رکاوٹ دوڑ میں ریکارڈ قائم کرنے والے سابق کھلاڑی تیریسا سکنی ویکز کی کھیلوں کی زندگی کا آغاز بھی یہیں سے ہوا۔

آج کل ابتدائی اسکولوں کے طلبا کھیلوں کے قومی اسکولی مقابلوں میں حصہ لیتے ہیں جسے نوجوانوں کا

قومی اسپر ٹکیاڈ بھی کہتے ہیں۔ ابتدائی مرحلے اسکولی سطح پر طے ہوتے ہیں اور پھر قومی فائنل مقابلے کئے جاتے ہیں۔ پروگرام میں ان تمام کھیلوں کو شامل کیا جاتا ہے جن میں اُس عمر کے بچے حصہ لے سکتے ہیں۔ اب گزشتہ کئی برسوں سے ایسے ہی مقابلے حرفتی اسکولوں کے طالب علموں کے لئے بھی منظم کئے جارہے ہیں۔ بلاخوف تردید کہا جاسکتا ہے کہ اسکولوں کے سارے طلبا جسمانی تربیت کے پروگرام میں سرگرمی سے حصہ لیتے ہیں حالانکہ کھیلوں کے اسکولی حلقوں کے سب ہی ممبر نہیں ہیں۔ ان حلقوں کی مجموعی تعداد ۲۰۰ ۱۵ ہے جن کی مجموعی ممبری ۸ لاکھ ۳۶ ہزار ہے۔

پولینڈ کی ایک اور عام تنظیم کھیلوں کی عوامی انجمن ہے جو اُن چند کسان کھلاڑیوں کی پیش قدمی پر قائم ہوئی تھی جنہوں نے جنگ سے پہلے کے زمانے میں پولستانی قومی دستے میں داخل ہوجانے میں کامیابی حاصل کرلی تھی۔ ان میں ورزشی کھیلوں کے کھلاڑی کزی میرز، سیوکیئی وکز اور ایوگینیوز استرزالکودسکی اور شمشیر زن فرانسزیک سبان بھی تھے۔ ۱۹۴۸ء میں سبان نے کھیلوں کی عوامی انجمن کے زورادیکا کلب کی بنیاد رکھنے میں مدد دی جو دیہات کے نوجوان کھلاڑیوں کی نمائندگی کرتا تھا۔ ۱۹۵۰ء میں زورادیکا کھیلوں کی عوامی انجمن کی عورتوں کی ٹیم نے پولستانی ورزشی کھلاڑیوں کی نائب چیمپین شپ جیتی۔

اس ابتدائی کامیابی کے بعد معلموں نے پرزیمسل میں سارے ملک کے اندر کلب قائم کرنے شروع کردئے۔ ۱۹۵۱ء تک کھیلوں کی عوامی انجمن کے ورزشی کھیلوں کے قومی اجتماعات منعقد ہونے لگ گئے تھے۔

دیہات میں سائیکل سواری گرمیوں کا مقبول ترین کھیل ہے۔ یہ مقبولیت جوزف ترو پازنسکی کی مرہون منت ہے جو نہایت تنہا ہی سے تربیت دیتے ہیں۔ بعد میں وہ سائیکل سواری کے پولستانی قومی جتھے کے معلم بن گئے۔ ایک زمانہ تھا جب کہ امن کی دوڑ کے لئے پوری پولستانی ٹیم کھیلوں کی عوامی انجمن کے کلبوں کے سائیکل سواروں پر مشتمل تھی۔ وزن برداری کا کھیل بھی جلدی سے پورے دیہات میں پھیل گیا۔ وزن برداری کو فروغ دینے میں مدد دینے والے جانوز پرزیدپیلسکی اب کئی سال سے پولستانی وزن برداری کی یونین کے صدر ہیں۔

ریزارد زورکو دسکی اور جانوز کو دالسکی جیسے مشہور سائیکل سواروں نے جن میں سے دونوں عالمی چیمپین ہیں، کھیل کی اپنی زندگی کھیلوں کی عوامی انجمن کے کلبوں میں شروع کی تھی اور پولینڈ کے لئے اولمپک کا پہلا طلائی تمغہ وزن برداری میں ایرینیوز پالنسکی نے ۱۹۶۰ء میں جیتا تھا اور وہ بھی کھیلوں کی عوامی انجمن کے ممبر تھے۔ کھیلوں کی عوامی انجمن کے ممبر اسکیئی کے کھلاڑیوں نے بھی بڑی کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ ۱۹۶۲ء میں انتونی لاشیاک نے اسکئی پہن کر جست لگانے میں بڑی کامیابی حاصل کی تھی۔ ورزشی کھیلوں کے بہت سے کھلاڑی بھی کھیلوں کی عوامی انجمن سے آئے تھے۔

کھیلوں کی عوامی انجمن کے اندر کی ترتیب دو سطحوں پر مشتمل ہے۔ پہلی سطح ٹیموں کی ہوتی ہے جبکہ دوسری کلبوں کی جن میں بہترین کھلاڑی یکجا ہوتے ہیں۔ اسکولی کھیلوں کی انجمن سے ایک سمجھوتے کے مطابق زراعتی اسکول کھیلوں کی عوامی انجمن کی سرپرستی میں آگئے ہیں۔

۱۹۷۵ء میں کھیلوں کی عوامی انجمن کے ۸ لاکھ ۸۱ ہزار ممبر تھے جو ۱۷۵۶۳ ٹیموں میں یکجا تھے۔
مذکورہ بالا کلبوں اور انجمنوں میں جن باصلاحیت لوگوں کو دریافت نہیں کر لیا جاتا وہ فوجی اور یونیورسٹی کے مقابلوں مل جاتے ہیں۔

مقابلے بازی کے پوستانی کھیلوں کی بنیاد کھیلوں کے کلب فراہم کرتے ہیں جو ٹریڈ یونینوں اور مختلف شہری، امداد باہمی کی انجمنوں کی، ملیشیا کی، فوجی، کھیلوں کی عوامی انجمن، اسکولی کھیلوں کی انجمن اور دوسری تنظیموں کے زیر اہتمام قائم ہیں اور کھیلوں کی پوستانی فیڈریشن میں یکجا ہیں۔

سوویت یونین : وسیع پیمانہ

تندرست جسم میں صحت مند دماغ ـــ یہ ایک کہاوت ہے ۔ اور جسمانی تربیت اور کھیل کسی فرد کے ہم آہنگ نمو میں بہت ہی اہم حصہ ادا کرتے ہیں ۔

سوویت یونین میں کھیلوں کی تحریک کی سب سے بڑی خصوصیت اس کا وسیع پیمانہ ہے ۔ سوویت یونین کی ۲۵ کروڑ سے زیادہ آبادی میں تقریباً سات کروڑ کھیلوں میں سرگرمی سے عملی حصہ لیتے ہیں ۔ ریاستی اور عوامی تنظیمیں کھیلوں کی مادی اور ٹیکنیکی بنیاد کی مسلسل و بتدریج نشوونما کر رہی ہیں ۔ آج کل ملک میں تقریباً ۳۲۰۰ بڑے اسٹیڈیم ہیں جن میں مجموعی طور پر ایک کروڑ ۲۰ لاکھ افراد کے بیٹھنے کی گنجائش ہے ۔ ان کے علاوہ ۶۶ ہزار جمنازیم، کھیلوں کے ہر طرح کے ۶ لاکھ میدان اور تیراکی کے ڈیڑھ ہزار حوض ہیں کوئی ۳ لاکھ ماہرین جن میں تقریباً ۲ لاکھ سند یافتہ معلم اور جسمانی تربیت کے استاد شامل ہیں، ملک کے گوشے گوشے میں کھیل اور جسمانی تربیت بہم پہنچانے کے سماجی فریضے کی تکمیل میں مدد دے رہے ہیں ۔ ہر سال کے گزرنے کے ساتھ کھیلوں کی سہولتوں کا گھنا جال سا پھیلتا جا رہا ہے ۔

کھیلوں کے لئے عام اور متواتر بڑھتا ہوا جوش و خروش سوویت طرز زندگی کی امتیازی خصوصیت ہے اور ریاست ہر ممکن طریقے سے اس کی ہمت افزائی کر رہی ہے ۔ علاوہ ازیں کھیلوں، جسمانی تربیت اور سیر و سیاحت کی ترقی کو آئینی حیثیت دے دی گئی ہے ۔ جیسا کہ سوویت یونین کے آئین کی دفعہ ۴۱ میں کہا گیا ہے کہ آرام اور فرصت کے لئے سوویت باشندوں کے حق کی، خصوصاً ان سرگرمیوں کو ترقی دے کر ضمانت کی جاتی ہے ۔

جسمانی تربیت کے سوویت نظام کا سب سے بڑا مقصد فرد کی ہمہ گیر اور ہم آہنگ نشوونما ہے ۔ کھیل لوگوں کو چاق و چوبند رہنے میں، تخلیقی سرگرمی میں مدد دیتے اور درازیٔ عمر میں ممد ثابت ہوتے ہیں ۔ انسان کے جسم کو سڈول بنانے کا محض عضویاتی اور سماجی ہی نہیں بلکہ جمالیاتی پہلو بھی ہوتا ہے ۔ لڑکے اور لڑکیاں چھریرے، طاقتور اور دلکش ہو جاتے ہیں ۔ بلند معیار زندگی ہی اس کی ضمانت نہیں کرتے ۔ کھیلوں میں

حصہ لینا بھی اس کے لئے ضروری ہوتا ہے ۔

سوویت باشندے جسمانی تربیت میں کچی عمر سے لے کر عمر رسیدہ ہو جانے تک حصہ لیتے ہیں۔ شیر خوار بچوں کا علاج معالجہ ورزشوں سے کرنے کے ماہرین بچوں کے ہر شفاخانے میں کام کرتے ہیں اور منظور شدہ پروگرام کے بموجب کنڈر گارٹنوں میں جمناسٹک اور کھیلوں کا اہتمام کیا جاتا ہے ۔ اس کے ساتھ ہی بار ہا دیکھا گیا ہے کہ عام لمبی دوڑوں میں اسی سالہ بزرگ بھی حصہ لیتے ہیں ۔ یہ سوویت یونین کی ایک عام خصوصیت ہو گئی ہے ۔

کھیل سوویت عوام کی روزمرہ کی زندگی کا حصہ بن گئے ہیں ۔ ہر روز ہزار ہا فیکٹری مزدور "چاق و چوبند رہنے" کی ورزشیں کرتے ہیں ۔ تمام عمروں کے اسکولی بچوں کے لئے سبق شروع کرنے سے پہلے ورزش لازمی ہے اور صبح سویرے ریڈیو سے بڑوں اور بچوں کے لئے ورزشیں نشر کی جاتی ہیں ۔

سوویت کھیلوں کی اس عوامی خصوصیت سے بہترین نتائج پیدا ہو رہے ہیں ۔ مختلف بین الاقوامی مقابلوں میں سوویت کھلاڑیوں کی کامیابیاں مشہور و معروف ہیں ۔ سوویت یونین نے اولمپک کے گرمائی کھیلوں میں اپنی شرکت کا آغاز ہیلسنکی میں ۱۹۵۲ء سے کیا ۔ اولمپک تحریک میں اپنی ۲۵ سالہ شرکت کے دوران سوویت کھلاڑی ۸۰۱ اولمپک تمغے جیت چکے ہیں ۔ ان میں سے ۶۸۳ گرمائی کھیلوں میں حاصل کئے (سونے کے ۲۵۸) ۔ میونخ اور مونٹریل کے اولمپک کھیلوں میں انہوں نے دوسرے کسی بھی جتھے سے سونے کے ۹۷ تمغے زیادہ جیتے ۔

مگر چیمپینوں اور خطاب جیتنے والوں کو تیار کرنا سوویت یونین اپنا خاص مقصد تصور نہیں کرتا ۔ وہاں کھیلوں کا خاص مقصد جسمانی تربیت کی جانب زیادہ سے زیادہ لوگوں کو مائل کرنا ہے ۔ کھیلوں میں عملی شرکت کا دور ختم ہو جانے کے بعد بھی سوویت ورزشی کھلاڑی عموماً کھیلوں کو ترک نہیں کرتے بلکہ اسکولوں اور اعلیٰ تعلیمی اداروں میں معلموں اور ہدایت کاروں کی حیثیت سے کام کرتے اور ہنرمند کھلاڑیوں کو تربیت دیتے ہیں ۔

کھیلوں اور تربیت کی سہولتیں بہ آسانی اور مفت سوویت عوام کی دسترس میں ہیں ۔ بس انہیں کھیلوں کی رضاکار انجمنوں کا ممبر بننا ہوتا ہے جو پیشے کی بنیاد کے اصول پر منظم ہیں اور سب کے لئے ان کی ممبری کھلی ہوئی ہے ۔ آئین کی دفعہ ۲۴ میں واضح کیا گیا ہے کہ ریاست " عام پیمانے پر جسمانی تربیت اور کھیل کے ارتقا کی ہمت افزائی کرتی ہے ۔"

عام پیمانے کے کھیلوں میں لوگوں کو شامل کرنے کی نئی شکلیں متواتر وضع کی جاتی رہتی ہیں ۔ چنانچہ ابھی حال حال تک کھیلوں کو فیکٹریوں، دفتروں اور تعلیمی اداروں میں مقبول عام کرنے پر خاص زور دیا جاتا تھا جبکہ آج کل رہائشی علاقوں کے ڈیزائن اس وقت تک منظور نہیں کئے جاتے جب تک وہاں کھیلوں کی سہولتوں کا اہتمام نہ کیا گیا ہو ۔

پیش گوئی کے سوویت ماہروں کا کہنا ہے کہ ۱۹۹۰ء تک ملک میں جسمانی تربیت اور کھیلوں میں حصہ لینے والے لوگوں کی تعداد ۸ کروڑ ۵۰ لاکھ تک پہنچ چکی ہوگی۔

یہ پیش گوئی کس حد تک حقیقی ہے؟ سوویت یونین میں کھیلوں کی کمیٹی کے تحت جسمانی تربیت کے محکمے کے نائب سربراہ پیوتر سوبولیف کے بیان کے بموجب " یہ قطعی طور سے حقیقی اور سائنسی اعتبار سے معتدل ہے۔ جسمانی تربیت کی تحقیق کے علمی ادارے میں اسی قسم کا کام کیا گیا تھا اور اس کے اخذ کئے ہوئے نتیجے عام طور سے درست ہوتے ہیں۔ تازہ ترین کام مستقبل کی تصویر اور سفارشیں بھی پیش کرتا ہے جنہیں سوویت یونین میں کھیلوں اور جسمانی تربیت کی تحریک کو اور بھی زیادہ وسعت دینے میں مدد کرنی چاہیئے۔ قدرتی طور پر ہم ان سفارشوں کو پیش نظر رکھتے ہیں۔"

سوویت یونین کی کھیلوں کی کمیٹی نے طویل مدتی پروگرام مرتب کیا ہے۔ اس کی مدوں میں سے ایک مد کھیلوں کی سہولتوں سے متعلق ہے۔ منصوبہ بنایا گیا ہے کہ ۱۹۹۰ء تک آٹھ کروڑ ۵۰ لاکھ متوقع شائقین کے لئے آٹھ ہزار اسٹیڈیم، ایک لاکھ ۲۰ ہزار جمنازیم، تیراکی کے پانچ ہزار حوض (ان میں بڑی تعداد اندرون خانہ حوضوں کی ہوگی) اور بہت سی قسموں کے کھیلوں کی ۴ لاکھ ۷۰ ہزار سہولتیں فراہم کی جائیں۔ علاوہ ازیں تعلیمی اداروں میں کھیلوں کی اپنی علیحدہ سہولتیں فراہم ہیں اور نئے عام تعلیمی اسکولوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ کھیلوں کے میدان اور جمنازیم مہیا کریں۔

بچّوں کے کھیل

آج اعلیٰ پیمانے کے کھیل جن میں شدت کے ساتھ تربیت کی ضرورت ہوتی ہے، نہ صرف خاصی جسمانی کوشش کا بلکہ کہیں زیادہ وقت کا بھی مطالبہ کرتے ہیں۔ ملک میں اسکولی بچوں کے لئے جسمانی تربیت کا کارگزار اور ہمہ گیر نظام موجود ہے۔ یہ نظام مستقبل کے چیمپین تلاش کرنے یا سب پر فوقیت حاصل کرنے والے کھلاڑی پیدا کرنے کے لئے موزوں کیا ہوا نہیں ہے۔ اس کا سب سے بڑا مقصد اسکولوں میں پڑھنے والے لاکھوں لڑکوں اور لڑکیوں کو جسمانی تربیت دینا اور کھیلوں میں لے کر آنا ہے۔

تمام عام تعلیمی اسکولوں میں، جن میں آجکل پانچ کروڑ سے زیادہ طالب علم پڑھ رہے ہیں، جسمانی تربیت لازمی ہے کھیلوں کی کسی خاص شاخ میں خصوصی مہارت حاصل کرنے کے خواہشمندوں کے لئے کھیلوں کے اسکولوں کا ایک وسیع جال سا موجود ہے۔ ایسے تخصیصی اسکولوں میں جن کی تعداد ملک میں ۵۹۰۰ کے قریب ہے، ۲۰ لاکھ سے زیادہ بچے اب کھیلوں کی اپنی مہارت میں اضافہ کر رہے ہیں۔

ایسے اسکولوں میں ہر لڑکا یا لڑکی داخلہ لے سکتی ہے بشرطیکہ وہ والدین کی تحریری رضامندی کے ساتھ اس امر کی درخواست خود پیش کرے اور ساتھ ہی طبی سفارش بھی داخل کرے جس میں کھیلوں کے نوخیز شوقین کو

کسی مخصوص کھیل میں حصہ لینے کی اجازت دے دی گئی ہو۔

ان اسکولوں میں تربیت ہفتے میں چار بار ہوتی ہے اور ہر بار دو گھنٹے مشق کرائی جاتی ہے۔ یہ سب مفت ہوتا ہے۔ اور کھیلوں کے مرکزوں کا کرایہ اور روزمرہ کی دیکھ بھال، سازوسامان اور سہولتوں نیز تربیت دینے والوں کے مصارف تعلیم عامہ کے ادارے برداشت کرتے ہیں جنہیں ریاستی بجٹ سے رقمیں موصول ہوتی ہیں۔

اسکولوں میں بچوں کو سخت طبی نگہداشت میں رکھا جاتا ہے۔ ان کے پاس خاص طبی کارڈ ہوتے ہیں جن میں ان کے تمام طبی معائنوں کے نتائج درج ہوتے ہیں اور کھیلوں کے ڈاکٹر کے تبصرے بھی، آیا تربیت کا سلسلہ جاری رہے، محدود کر دیا جائے یا عارضی مدت کے لئے اس کی ممانعت کر دی جائے۔ سوویت یونین میں ہر طرح کی طبی امداد کی طرح کھلاڑیوں کو دی جانے والی یہ امداد بھی مفت ہوتی ہے۔

عام تعلیمی اسکولوں میں جسمانی تربیت عام مفت ثانوی تعلیمی نظام کا، جو سوویت یونین میں مرتب کیا گیا ہے، جزو لاینفک ہے۔ جسمانی تربیت کے سبق جو ورزش کی خاص شکل ہوتے ہیں اسی طرح لازمی ہیں جس طرح حساب یا تاریخ اور ان کی ماہیت کا تعین ریاستی پروگرام سے ہوتا ہے اور اس میں جمناسٹک، بھاگ دوڑ کے ورزشی کھیل، اسکیٹنگ، تیراکی، کشتی اور مقابلے شامل ہوتے ہیں۔ جو چاہیں وہ کھیلوں کے شعبوں میں بھی شامل ہو سکتے ہیں۔

ہر تعلیمی سال کے دوران تمام اسکول اسپرٹکیاد منعقد کرتے ہیں جس میں بہت سے کھیلوں میں ٹیموں اور افراد کے مقابلے شامل ہوتے ہیں اور ان میں سے بعض تو بنیادی نصاب کا حصہ بھی نہیں ہوتے۔

اسکولی بچوں کے کل یونینی اسپرٹکیاد ہر دو سال میں ایک بار ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ ۲۰ کھیلوں میں ہوتے ہیں جن میں ۱۷ کھیل اولمپک کے بھی ہیں۔

کھیلوں میں قومی پیمانے پر بچوں کے مقابلے جیسے کہ "سنہری ٹکیہ" "چرمی گیند" "مسرور ڈولفن" وغیرہ سوویت اسکولی لڑکوں لڑکیوں میں بہت ہی مقبول ہیں۔ مثلاً چودھویں "سنہری ٹکیہ" ٹورنامنٹ میں پچھلے سال برف ہاکی سے ۳۵ لاکھ نوعمر کھلاڑیوں نے حصہ لیا تھا۔

وہ بچے بھی جو گلی محلوں میں ٹیمیں بنا لیتے ہیں ان مقابلوں میں حصہ لے سکتے ہیں جنہیں ملک کی نوعمر پانیر اور کوسومول تنظیمیں، وزارت تعلیم اور سوویت یونین کی مجلس وزرا کی ریاستی کونسل برائے کھیل اور جسمانی تربیت منظم کرتی ہیں اور جن کے سربراہ مشہور کھلاڑی اور استاد ہوتے ہیں۔

آج ماسکو میں ۱۹۸۰ء کے اولمپک کھیلوں کا خاص میدان لوژنکی ہے اور بہت کم لوگوں نے کبھی سوچا ہوگا کہ عموماً یہاں کیا ہوا کرتا ہے۔

ہر روز اس کی ورزش گاہوں، تیراکی کے حوضوں، دوڑنے کے راستوں اور فٹ بال کے میدانوں میں ان معمولی اسکولوں کے، جو ماسکو کے وسطی اضلاع میں واقع ہیں، وہ بچے جمع ہوتے ہیں جو کھیلوں میں حصہ

لینے کے شوقین ہیں۔

لوژنیکی میں بچوں کے کھیلوں کے بہت سارے گروہ ہیں۔ بچوں کا فٹ بال اسکول ان میں سب سے پرانا ہے۔ وہ ۲۵ سال پہلے قائم کیا گیا تھا اور اب اس میں ۲۰۰ سے زیادہ اسکولی لڑکے زیر تربیت ہیں۔ انہیں تربیت دینے والے وہ ہیں جو علم تعلیم کی اعلیٰ سند حاصل کر چکے ہیں۔ آج کل ماسکو میں بچوں کے فٹ بال اسکول کے سربراہ اولیگ لاپشین ہیں جو ایک زمانے میں مقبول ترین کھلاڑی رہ چکے ہیں۔ گزشتہ ۱۲ سال سے وہ معلموں کے سربراہ اور نوجوان کھلاڑیوں کے استاد ہیں۔

سال میں دو بار ــــ خزاں اور بہار میں "تربیت کے کھلے اجلاس" لوژنیکی میں منعقد ہوتے ہیں۔ ہر ایک کو آنے اور فٹ بال اسکول کے اپنے ہم عمروں کے خلاف مقابلوں میں اپنے جوہر دکھانے کا موقع دیا جاتا ہے۔ اسی دوران میں کھیل کے معلم سب سے زیادہ خداداد صلاحیت رکھنے والوں، سب سے زیادہ جیوٹ اور "فٹ بال کے دیوانوں" کو بھانپ لیتے ہیں۔

ہر خزاں میں وہ لڑکے جن کی عمر ۱۸ سال ہو جاتی ہے اسکول سے رخصت ہو کر اپنا پسندیدہ کھیل کلب کی ٹیموں میں سے کسی میں جاری رکھتے ہیں۔ عام طور سے ۱۶ سے ۲۰ فارغ التحصیل ہونے والے طالبعلموں میں سے پانچ اور سات کے درمیان نوجوانوں کو فٹ بال کے مقبول عام کلب جیسے کہ "اسپارتک"، "دینامو"، "تارپیدو" یا "مرکزی فوجی کلب" اپنا ممبر بنا لیتے ہیں۔ اس اسکول سے فارغ التحصیل ہونے والے سوویت یونین کی قومی ٹیم کی صف میں ڈیڑھ سو مرتبہ سے زیادہ نمودار ہوئے۔

اسکول میں تربیت کا اجتماع ہفتے میں چھ بار اسکولوں میں کلاسوں کے بعد ہوتا ہے اور سہ پہر ۳ بجے شروع ہو جاتا ہے۔

فٹ بال کے اسکول میں اس بات کی طبی نگہداشت پر بڑی توجہ دی جاتی ہے کہ تربیت کا بوجھ کتنا ہے۔ لڑکوں کو دس برس کی عمر تک پہنچنے سے پہلے میچوں میں کھیلنے کی اجازت خاص طور سے نہیں دی جاتی۔ پچھلے سال اسکول میں ایک جدت کی گئی: ۱۸ برس سے زیادہ عمر کے لڑکوں کے لئے کھیلوں کی اعلیٰ ہنرمندی کا ایک گروہ قائم کیا گیا۔ یہاں فارغ التحصیل طلبا کو کھیلنے کا تجربہ حاصل ہوتا ہے جو نہایت ہی ضروری ہے۔

ویسے بھی اسکول میں کھیلنے کی مشق خاصی جلدی شروع کر دی جاتی ہے ــــ دس برس کی عمر سے۔ کھیلوں کی مختلف رضا کار انجمنوں جیسے کہ نوعمر پائنیروں، اسپرتاک، دینامو، لوکوموتیو وغیرہ کی بچوں اور نوجوانوں کی ٹیموں سے سوویت یونین اور ماسکو کی چیمپین شپوں کے لئے لڑکے مقابلہ کرتے ہیں۔ فٹ بال اسکول کی ٹیمیں بین الاقوامی ٹورنامنٹوں میں اکثر حصہ لیتی ہیں۔ مثلاً ۱۶ ـ ۱۷ سال کے لڑکوں نے صوفیہ کپ اور ۱۹۷۰ء کی گرمیوں میں بداپیشت کا ایک ٹورنامنٹ جیتا۔

ماسکو کے لئے لوژنکی ۱۹۸۰ء کے اولمپک کھیلوں کا خاص میدان ہی نہیں بلکہ سوویت عوام کی نئی نسل کے لئے روزمرہ کے کھیلوں کا بڑا مرکز اور صحت کی بحالی کا ایک اہم مرکز بھی ہے۔

اسپرتکیاد

سوویت یونین کے عوامی کھیل جو عرف عام میں اسپرتکیاد کہلاتے ہیں، سوویت یونین کی تاریخ ہی میں نہیں بلکہ عالمی کھیلوں میں بھی سب سے بڑے پیچ در پیچ ٹورنامنٹ ہیں۔ پروگرام میں شامل کئے جانے والے کھیلوں کے تنوع کے اعتبار سے اسپرتکیاد اولمپک کھیلوں کے گویا رقیب ہیں اور فائنل مقابلوں میں حصہ لینے والوں کی تعداد کے اعتبار سے تو وہ اولمپک کھیلوں پر بھی سبقت لے جاتے ہیں۔ وہ نمایاں ترین واقعات میں شمار ہوتے ہیں اور درحقیقت جسمانی تربیت اور کھیلوں کے عوامی میلے ہیں۔ اسپرتکیاد ہر چار سال میں ایک مرتبہ ہوتے ہیں اور عموماً اولمپک کھیلوں سے ایک سال قبل منعقد کئے جاتے ہیں۔ وہ کھلاڑیوں اور معلموں دونوں کے لئے بڑی آزمائش کی حیثیت رکھتے ہیں۔ کھیلوں کا پورا چکر جس میں عوامی شرکت کے مقابلے، جمہوریوں کی چیمپین شپیں اور آخر کار مختلف کھیلوں کے مقابلوں میں عوامی چیمپین شپوں کی سطح کے فائنل شامل ہیں قریب قریب چار سال میں مکمل ہوتا ہے۔ اسپرتکیاد میں اولمپک کھیلوں کی تمام مدیں نیز کئی وہ مدیں بھی شامل ہوتی ہیں جو ملک میں بہت ہی مقبول ہیں۔

اگلے اولمپک کھیلوں کے لئے قومی ٹیم کا ابتدائی انتخاب سوویت یونین کے کھیلوں کے فائنل مقابلوں میں کھلاڑیوں کے حاصل کئے ہوئے نتیجوں پر مبنی ہوتا ہے۔ عام طور سے ان کھیلوں میں کارگزاری کی سطح اتنی اونچی ہوتی ہے کہ سوویت یونین کے کھیلوں کا ہر چیمپین بلکہ کوئی تمغہ جیتنے والا بھی اولمپک کھیلوں میں جیت جانے کے قابل تصور کیا جاتا ہے۔ گزشتہ اسپرتکیاد کے چیمپینوں میں سے تقریباً ۶۵ فیصدی نے اولمپک کھیلوں میں سوویت یونین کی نمائندگی کی ہے۔

پہلے سوویت اسپرتکیاد کا آغاز ماسکو میں ۱۲ اگست ۱۹۲۸ء کو ہوا تھا۔ ۱۹۵۶ء سے اسپرتکیاد باقاعدگی سے منعقد ہو رہے ہیں۔ اب وہ مقبول ترین قومی مقابلے بن گئے ہیں۔

ساتویں اسپرتکیاد کے فائنل مقابلے ۲۱ جولائی سے ۵ اگست ۱۹۷۹ء تک منعقد ہوئے تھے۔ یہ تقریباً وہی زمانہ تھا جبکہ ۱۹۸۰ء کے اولمپک مقابلے ہوں گے (۱۹ جولائی سے ۳ اگست تک)۔ اسپرتکیاد۔ ۷۹ کو بجا طور پر "اولمپیاد۔ ۱۹۸۰ء کا ڈریس ریہرسل" کہا گیا تھا۔ ماسکو اور سوویت یونین کے دوسرے اولمپک شہروں میں تمام بڑی بڑی اولمپک سہولتوں کو ساتویں اسپرتکیاد میں آزمایا گیا تھا۔

تاریخ میں پہلی بار سوویت یونین کے عوامی کھیلوں، ساتویں اسپرتکیاد کو بیرونی ملکوں کے کھلاڑیوں کے لئے کھول دیا گیا۔ تقریباً دس ہزار سوویت ورزشی کھلاڑیوں کے ساتھ ہی ساتھ کوئی ۲۳۰۰ غیر ملکی کھلاڑیوں نے جو پانچوں براعظموں کے ۸۵ ملکوں سے آئے تھے، کھیلوں کی ۳۰ مدوں میں اسپرتکیاد میں مقابلہ کیا۔

کھیلوں کی مختلف مدوں میں اسپرتکیاد نے بہت سارے نئے نام ابھارے۔ تمغوں کی سب سے زیادہ تعداد — ۲۲۵ جوڑ — حاصل کرنے کے لئے مقابلے ہوئے۔ کئی مدوں میں عالمی، قومی اور اسپرتکیاد ریکارڈ مات ہوئے۔

ساتویں اسپرتکیاد کا پورا چکر جس میں عام مقابلے، جمہوریوں کی چیمپین شپوں کے مقابلے، اور آخر میں پھر طرح طرح کے کھیلوں کی مدوں میں قومی چیمپین شپوں کی سطح کے فائنل مقابلے شامل ہیں، تقریب قریب چار سال تک چلتا رہا۔ سوویت یونین کے موسم گرما کے ساتویں عوامی کھیلوں کے عام پیمانے کے مقابلوں میں ۷ کروڑ ۵۳ لاکھ ۶۷ ہزار لوگوں یعنی سوویت یونین کی دس سال سے ۶۰ سال تک کی عمر کی پوری آبادی میں سے ۲۵ء۴۱ فیصدی نے حصہ لیا۔

سوویت یونین کی کھیلوں کی کمیٹی کے صدر نشین، سرگیئی پادلوف کے قول کے بموجب: "اس ملک میں جسمانی تربیت اور کھیل واقعی عوام کا اثاثہ، سوشلسٹ سماج کی تہذیب کا لاینفک جزو بن گئے ہیں جو اس کثیر قومی ملک کی ساری یونینی جمہوریوں کے نئے باہنر کھلاڑیوں کو منظر عام پر لاتے ہیں۔"

سوویت یونین کے عوامی کھیل اس کا زندہ ثبوت ہیں۔

ماسکو اولمپک

کھیلوں کی تاریخ میں پہلی بار امسال اولمپک مقابلے کسی سوشلسٹ ریاست کے دارالحکومت، ماسکو میں ہوں گے۔ یہ امن کے لئے جدوجہد میں سوویت یونین کی عظیم خدمات کا، عالمی اولمپک تحریک میں اس کے حصے کا، بحیثیت مجموعی کھیلوں کے فروغ کا نتیجہ ہے۔ اولمپک تحریک کے تصورات سوویت عوام کے دل و دماغ کے قریب ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ موسم گرما کے بائیسویں اولمپک کھیلوں کی تیاریاں حقیقی معنوں میں پوری قوم کی فکرمندی کا معاملہ بن گئی ہیں۔

۱۹۸۰ء کے اولمپیاد کے لئے تیاریاں ماسکو میں اور سوویت یونین کے دوسرے اولمپک شہروں — تالین، لینن گراد، کیف اور منسک — میں قریب قریب مکمل ہو چکی ہیں اور اب صرف نوک پلک ہی درست کی جا رہی ہیں۔ منتظمین اپنی سی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں کہ کھیل بلا رکاوٹ ہو جائیں، بڑی کامیابی سے ہوں اور کھلاڑیوں نیز ساری دنیا میں کھیلوں کے لاکھوں شوقینوں کے لئے واقعی ایک تہوار بن جائیں۔

یہ کھیل ۱۹ جولائی سے ۳ اگست ۱۹۸۰ء تک ہوں گے۔ منتظموں نے موسم گرما کے کھیلوں کی ساری کی ساری ۲۱ مدوں کے لئے ایک ایک گھنٹے کا تفصیلی پروگرام مرتب کر لیا ہے۔ دو ہفتے میں کل ملا کر ۲۰۳ جوڑ تمغوں کے لئے، ماسکو اور تالین میں (جہاں اولمپک کے بادبانی کشتیوں کے مقابلوں کا اہتمام ہے) مقابلے ہوں گے۔ سونے کا پہلا تمغہ اولمپک چاند ماری کے میدان میں ماسکو کے نزدیک میتی شی میں ۲۰ جولائی کو لوژنیکی میں جہاں

اولمپیاد-۸۰ کے زیادہ تر مقابلے ہوں گے، کھیلوں کے شاندار افتتاح کے ٹھیک ۲۰ گھنٹے بعد دیا جائے گا۔

تازہ ترین اطلاعات کے بموجب ماسکو اولمپک کھیلوں کے لئے بیرونی ملکوں کے سیاحوں کے لئے محفوظ ۱۵ لاکھ ٹکٹوں میں سے ۱۳ لاکھ سے زیادہ یا ۸۷ فیصدی فروخت ہو چکے ہیں۔ اولمپک کی موجودہ روایت کے مطابق تمام ٹکٹوں میں سے کوئی ۳۰ فیصدی بیرونی ملکوں کے سیاحوں کے لئے محفوظ ہوتے ہیں۔ کل ملا کر ۵۸ لاکھ ٹکٹ گرمیوں کے بائیسویں اولمپک کھیلوں کے مقابلوں کے لئے فروخت کئے جائیں گے۔ یہ مونٹریل کے اولمپک کھیلوں کے ٹکٹوں کی تعداد سے کہیں زیادہ ہے۔

پانچ سال پہلے جب ۱۹۸۰ء کے کھیلوں کے لئے ماسکو کو منتخب کیا گیا تھا تو تمام مطلوبہ اولمپک سہولتوں میں سے ۶۵ فیصدی وہاں موجود تھیں۔ تاہم تعمیر کا خاصا وسیع پروگرام مرتب کیا گیا جس کی تکمیل کے لئے خاصی کوشش کی گئی۔ کھیلوں کے بائیس میدان تعمیر کئے یا اولمپک کھیلوں کے لئے جدید بنائے گئے۔ اور ان میں سے سب تیار ہیں۔

لوژنیکی مرکز میں مندرجہ ذیل کو جدید کر لیا گیا ہے: لینن مرکزی اسٹیڈیم کا بڑا میدان (جہاں کھیلوں کی افتتاحی اور اختتامی تقریبیں، دوڑ بھاگ کے کھیل، فٹ بال کے فائنل میچ اور شہسواری کا گراند پرکس دانا سیوں ہوں گے)۔ کھیلوں کے محل (جمناسٹک اور جوڈو)، کھیلوں کا چھوٹا میدان (والی بال) اور حوض (تیراکی، غوطہ خوری اور آبی پولو)۔ لوژنیکی علاقے میں ایک نیا اندرون خانہ، کثیر مصرفی اسٹیڈیم ہے جو دروژبا (دوستی) کہلاتا ہے جس میں ڈیڑھ ہزار سے چار ہزار تک تماشائیوں کی گنجائش ہے (والی بال، باسکٹ بال، ہینڈ بال، جمناسٹک، شمشیر زنی، کشتی، مکے بازی اور پانچ دیگر کھیلوں کے لئے)۔

سوویت عوام کے کھیلوں کے ساتویں اسپرتکیاد کے دوران ۱۹۷۹ء کی گرمیوں میں دوسری جن نئی سہولتوں کی آزمائش کی گئی تھی ان میں مرکزی فوجی فٹ بال اور ورزشی کھیلوں سے متعلق مجموعۂ عمارات اور کریلاتسکوئے میں تیر اندازی اور سائیکل دوڑ کا راستہ بھی شامل ہیں۔ ان تمام سہولتوں کو ماہروں نے پرکھ کر سراہا اور وہ متفق تھے کہ یہ اولمپک کے معیاروں کے مطابق ہیں۔

بہت سی نئی اولمپک سہولتیں فن تعمیر کی بے نظیر تخلیق اور ٹیکنیکی ڈیزائن ہیں۔ مثلاً اولمپیکی اسٹیڈیم (یہ خیابان امن کے نزدیک تعمیر ہوا ہے) کھیلوں کی ۱۳ مدیں پیش کرے گا جن میں ایسوسی ایشن اور رگبی فٹ بال، ہاکی، سائیکل سواری، بھاگ دوڑ کے مقابلے اور کشتی شامل ہیں۔ آواز روک دیوار جو ہلکی دھات کی بنی ہوئی ہے، پورے میدان کو (جو طول میں ۲۰ اور عرض میں ۸۶ میٹر ہے) منٹوں میں دو علیحدہ علیحدہ اولمپک کھیل کے علاقوں میں تقسیم کرے گی (ایک مکے بازی کے لئے ہوگا جسے ۱۸ ہزار تماشائی دیکھ سکیں گے اور دوسرا باسکٹ بال کے لئے جہاں ۱۶ ہزار تماشائیوں کے لئے گنجائش ہوگی)۔

اولمپک گاؤں مہمانوں کا خیر مقدم کرنے کو تیار ہے۔ اولمپک گاؤں درحقیقت ایک خود اختیار قصبہ

ہے جس میں اٹھارہ ۱۶ منزلہ عمارتیں رہائشی مکانات کی ہیں، ایک اسٹیڈیم، تین کثیر مصرفی جمنازیم، تین حوض، ایک تہذیبی مرکز، ریسٹوراں، کیفے، بار، اجتماعی مرکز۔ مختصر یہ کہ کھیلوں کے قومی جتھوں کی آسائش اور تفریح کے لئے ضرورت کی ہر چیز مہیا ہے۔ گاؤں کے تہذیبی مرکز میں مسلمان، بودھ اور عیسائی معتقدوں کے لئے خصوصی عمارتیں ہیں۔

ماسکو کھیلوں سے دلچسپی دن بدن بڑھ رہی ہے۔ بہت سے ملکوں کی دکانوں میں سوویت راجدھانی اور ۱۹۸۰ء کے اولمپک کھیلوں سے متعلق کتابیں فروخت بھی ہونی شروع ہوگئی ہیں۔ اب ساری دنیا جانتی ہے کہ بائیسویں اولمپیاد کے کھیلوں کا نشان کیا ہے ــــ دوڑ کے گلیارے جو فلک بوس عمارت کی شکل مرتب کرتے ہیں جس کی چوٹی پر پانچ نوکوں والا ستارہ ہے۔ اس کا ڈیزائن سوویت لاتویا کے ولادیمیر آرسینتف نے بنایا ہے۔

۱۹۸۰ء کے کھیلوں کا سرکاری جھنڈا سفید ہے جس پر نشان سرخ رنگ کا ہے۔ کھیلوں کے آغاز اور اختتام کی علامتیں تیار کر لی گئی ہیں۔ پہلی صورت میں یہ سفید مربع ہے جس میں اولمپک شعلے کے ساتھ پیالے کی تصویر ہے۔ دوسری صورت میں سارا ڈیزائن یہی ہوگا مگر اولمپک شعلہ اس میں سے غائب ہوگا۔ اولمپک تصویری علامتیں ماسکو کے آرٹسٹ ن۔ بیلکوف نے بنائی ہیں۔ ان میں سے کچھ ماسکو کی ان شاہراہوں پر لگائی بھی جا چکی ہیں جو اولمپک مرکزوں کی طرف جاتی ہیں۔ جن میدانوں میں مقابلے ہوں گے وہاں بھی، داخلے کے ٹکٹوں پر اور ہدایت ناموں میں ان کی نمائش کی جائے گی۔

بائیسویں اولمپک کھیلوں میں تمغوں کی تقسیم

ملک	سونا	چاندی	کانسہ
سوویت یونین	۸۰	۶۸	۴۷
جرمن جمہوری ری پبلک	۴۷	۳۶	۴۳
بلغاریہ	۸	۱۶	۱۶
کیوبا	۸	۷	۵
اٹلی	۸	۳	۴
ہنگری	۷	۱۰	۱۵
رومانیہ	۶	۶	۱۳
فرانس	۶	۵	۳
برطانیہ	۵	۷	۹
سویڈن	۳	۳	۶
فن لینڈ	۳	۱	۴
برازیل	۴	۰	۲
پولینڈ	۲	۱۵	۱۴
چیکوسلوواکیہ	۲	۴	۸
یوگوسلاویہ	۲	۳	۴
آسٹریلیا	۲	۲	۵
ڈینمارک	۲	۱	۲
حبشیہ	۲	۰	۲
سوئٹزرلینڈ	۲	۰	۰
آسٹریا	۱	۲	۱
یونان	۱	۰	۲
بلجیم	۱	۰	۰
ہندستان	۱	۰	۰
زمبابوے	۱	۰	۰
شمالی کوریا	۰	۳	۲
اسپین	۰	۳	۲
منگولیا	۰	۲	۲
تنزانیہ	۰	۲	۰
میکسیکو	۰	۱	۲
آئرلینڈ	۰	۱	۱
نشیبستان	۰	۱	۱
یوگنڈا	۰	۱	۰
وینیزوئلا	۰	۱	۰
جمائیکا	۰	۰	۳
گیانا	۰	۰	۱
لبنان	۰	۰	۱

ماسکو اولمپک کھیلوں میں سوشلسٹ ملکوں کی شاندار کامیابیاں

۱۹ جولائی سے ۳ اگست ۱۹۸۰ء تک منعقد ہونے والے بائیسویں اولمپک کھیل پہلی مرتبہ سوشلسٹ ملک میں ہوئے۔ تمام براعظموں کے ۸۱ ملکوں کے تقریباً چھ ہزار کھلاڑیوں نے ان کھیلوں کے دوران ماسکو اور چار دوسرے سوویت اولمپک شہروں تالن (کشتی رانی کے مقابلے)، لینن گراد، کیف اور منسک کے (جہاں فٹ بال کے ابتدائی مقابلے ہوئے تھے) مختلف اسٹیڈیموں میں مقابلوں میں حصہ لیا۔ ۱۶ دن میں تمام ۲۱ گرمائی اولمپک کھیلوں میں تمغوں کے ۲۰۳ جوڑ کے لئے مقابلے ہوئے۔

کھیلوں کے کارناموں کی خاص طور سے بلند سطح ماسکو اولمپک کی خصوصیت تھی۔ ان کھیلوں کے دوران ۷۴، اولمپک، ۳۶ عالمی اور ۳۹ یورپی ریکارڈ قائم کئے گئے۔ ۲۵ ملکوں کے کھلاڑیوں نے طلائی تمغے جیتے جبکہ انعامات پانے والوں میں ۳۶ ملکوں کے کھلاڑی شامل تھے۔ ہاکی کے ہندستانی کھلاڑیوں نے ایشیا کو طلائی تمغہ دلایا، جبشیہ کے کھلاڑیوں اور زمبابوے کی خواتین ہاکی کھلاڑیوں نے افریقہ کو، برازیلی کشتی رانوں اور کیوبائی مکے بازوں نے امریکہ کو اور آسٹریلوی تیراکوں نے اپنے "سبز براعظم" کو اعلیٰ ترین اعزازات دلائے جبکہ یورپی کھلاڑیوں نے اپنے مداحوں کو مسرت سے ہمکنار کیا۔

سوشلسٹ ملکوں کے کھلاڑیوں نے ماسکو میں شاندار کامیابیوں کا مظاہرہ کیا۔ دس انعام یافتہ سوشلسٹ ملکوں نے اولمپک کھیلوں کے سب سے زیادہ اعزازات حاصل کئے۔ ان ملکوں یعنی سوویت یونین، مشرقی جرمنی، بلغاریہ، ہنگری، پولینڈ، رومانیہ، کیوبا، چیکوسلوواکیہ، شمالی کوریا اور منگولیا نے مل کر کُل ۴۹۴ تمغے حاصل کئے (۱۶۱ سونے کے، ۱۶۸ چاندی کے اور ۱۶۵ کانسے کے) جو تقریباً تمام کھیلوں کے ہیں۔ میزبان ملک سوویت یونین نے سب سے زیادہ یعنی ۱۹۵ تمغے جیتے (۸۰ سونے کے، ۶۹ چاندی کے اور ۴۶ کانسے کے) جس کے بعد مشرقی جرمنی کے ۱۲۶ تمغے ہیں (۴۷ سونے کے، ۳۶ چاندی کے اور ۴۳ کانسے کے)۔ بلغاریہ نے سونے کے آٹھ، چاندی کے ۱۶، کانسے کے ۱۶ تمغے، ہنگری نے بالترتیب سات،

دس اور ۱۵، پولینڈ نے دو، ۱۵ اور ۱۴، رومانیہ نے چھ، چھ اور ۱۳، کیوبا نے آٹھ، سات اور پانچ، چیکوسلوواکیہ نے دو، چار اور آٹھ، شمالی کوریا نے صفر، تین اور دو، اور منگولیا نے صفر دو اور دو تمغے جیتے۔

سوشلسٹ ملکوں کے یہ کارنامے اس بات کا ثبوت ہیں کہ سوشلزم قوموں میں جسمانی تربیت کے فروغ کو زبردست تقویت دیتا ہے اور کھیلوں کی صلاحیتوں کے پھلنے پھولنے کے لئے تمام حالات مہیا کرتا ہے۔

تمام براعظموں کے ۱۲۴۵ امپائروں نے جن کا تعلق ۸۷ ملکوں سے تھا ماسکو کے کھیلوں میں کام کیا۔ ۵۵۰۰ سے زیادہ صحافیوں نے ان کھیلوں کے متعلق مراسلات بھیجے۔ تقریباً ۵۰ لاکھ سوویت اور بیرونی مہمانوں نے یہ مقابلے دیکھے۔ یہ تعداد اولمپک کھیلوں کی تاریخ میں سب سے زیادہ ہے۔

ماسکو کے کھیل بین الاقوامی اولمپک تحریک کی تاریخ کے زریں صفحات ہیں۔ کھیلوں کے تمام شرکا کا یہی خیال ہے۔ ماسکو اور دوسرے اولمپک شہروں کے تمام اسٹیڈیموں میں دوستی اور باہمی مفاہمت کا ماحول تھا جہاں کھلاڑیوں نے دیانتداری کے ساتھ سخت مقابلوں میں حصہ لیا۔

ماسکو کھیلوں کے آغاز کے روز سوویت صدر لیونِد بریژنیف نے ایک پیغام میں کہا: "اولمپک کھیل بین الاقوامی کھیلوں کا سب سے نمایاں واقعہ ہیں۔ ساری دنیا کے کروڑوں لوگوں کی گہری توجہ ان کی طرف مبذول ہوتی ہے اور یہ امن اور ترقی کے لئے نوع انسانی کی زبردست خواہش کا اظہار کرتے ہیں..."۔

اولمپک کھیل منعقد کرنے کے لئے کھیلوں کی عمدہ سہولتیں تعمیر کی گئی تھیں۔ ان کے ساتھ جدید ترین سازوسامان، مواصلات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن نظام اور "اولمپیاد" خود کار کنٹرول نظام فراہم کئے گئے۔ کھلاڑیوں کے قیام اور مشق کے لئے بہترین سہولتیں مہیا کی گئیں اور اعلیٰ درجے کے ہوٹل اور توشے کے ادارے تعمیر کئے گئے۔

بین الاقوامی اولمپک کمیٹی کے صدر لارڈ مائیکل کیلانن نے ماسکو سے روانہ ہونے سے قبل ایک انٹرویو میں کہا: "ماسکو میں بائیسویں اولمپک کھیل کامیابی اور کھلاڑیوں کے اعلیٰ جذبے کے ساتھ دوستانہ ماحول میں منعقد ہوئے ہیں۔ ان کا انتظام عمدہ تھا اور اولمپک کی انتظامیہ کمیٹی ستائش کی مستحق ہے۔ مجموعی طور پر ماسکو کے کھیلوں کی انتظامیہ کمیٹی ایسے وقت میں بھی جب کہ حالات اس کے لئے انتہائی دشوار تھے، کام میں خوش اسلوب ساجھے دار تھی۔ میں اس شہر کو بے حد پسند کرتا ہوں اور ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے یہاں ہمارے قیام کو اتنا خوش گوار بنا دیا، یعنی بین الاقوامی کمیٹی کے ممبروں کی دیکھ بھال کرنے والی میزبان، ہوٹلوں کی انتظامیہ جہاں ہمارا قیام تھا، اور حفاظتی عملہ جس نے توجہ اور فرض شناسی کے ساتھ اپنے کام انجام دیئے"۔

بین الاقوامی اولمپک کمیٹی کے نئے صدر جون انتونیو سمرانچ نے کہا کہ ۱۹۸۰ء کے اولمپک کھیل

کامیاب ہوئے۔ انہوں نے ماسکو اولمپک انتظامیہ کمیٹی اور اس کے صدر اگناتی نوویکوف کا شکریہ ادا کیا۔
بین الاقوامی اولمپک کمیٹی کے صدر نے کہا: "ہم کو آئندہ بہت کچھ کرنا ہے، ہم کو وہ سب کچھ بحال کرنا ہے جو گزشتہ چند مہینوں میں غارت کر دیا گیا ہے، تاکہ اولمپک تحریک میں اعتماد اور اس کی ہم آہنگی کو بحال کیا جا سکے۔ دنیا کے نوجوانوں کو اولمپک کھیلوں میں دوستی اور مسرت کے ماحول میں ملنا ہے۔ عالمی اولمپک کانگرس میں ان تمام معاملات پر غور ہوگا جو آئندہ سال ستمبر میں ہونے والی ہے۔ ہمارا فرض اولمپک کو متحد اور مستحکم کرنا ہے۔"

مقابلوں کا رخ سوویت یونین کے الکساندر مالنتیف نے مقرر کیا جنھوں نے ماسکو اولمپک کا پہلا طلائی تمغہ نشانے بازی میں حاصل کیا۔ ۶۰۰ پوائنٹ حاصل کرنے ممکن تھے جن میں سے ۵۸۱ پوائنٹ حاصل کر کے انہوں نے عالمی ریکارڈ قائم کیا۔ ان کے ہم وطن وکتور ولاسوف نے تھری پوزیشن اسمال بور رائفل میں ایک پوائنٹ سے عالمی ریکارڈ توڑا۔ ان کا پچھلا اسکور ۱۲۰۰ پوائنٹ میں سے ۱۱۷۳ تھا۔ ہنگری کے ا۔ک۔ وارگا نے اسمال بور رائفل شوٹنگ (پرووپوزیشن) میں طلائی تمغہ جیتا۔

بھاگ دوڑ کے مقابلوں میں، جو بائیسویں اولمپک کھیل کے سب سے زیادہ شاندار مقابلے تھے، سوشلسٹ ملکوں کے کھلاڑیوں نے بڑی کامیابیاں حاصل کیں اور بہت سے اولمپک تمغے جیتے۔

مشرقی جرمنی کے گرد ویسیگ نے ہائی جمپ میں ایک نیا عالمی ریکارڈ قائم کیا اور ۲۳۶ سینٹی میٹر کانشان پار کر کے طلائی تمغہ حاصل کیا۔ ان کے ہم وطن ل۔ دومبروفسکی نے ۸۵۴ سینٹی میٹر پار کر کے لانگ جمپ میں طلائی تمغہ حاصل کیا۔ مشرقی جرمنی کے کھلاڑیوں نے ۱۱۰ اور ۴۰۰ میٹر کاوٹ دوڑ میں اور ۵۰ کلومیٹر پیدل چلنے اور مراتھن ریس میں طلائی تمغے جیتے۔

سوویت یونین کے یوری سیدیخ نے ہتھوڑا پھینکنے میں ۸۱٫۸۰ میٹر کا نیا اولمپک ریکارڈ قائم کیا۔ سوویت یونین ہی کے ولادیمیر کسیلیوف نے گولہ ۲۱٫۳۵ میٹر دور پھینک کر طلائی تمغہ حاصل کیا۔
پولینڈ کے ولادیسلاف کوزاکیویکز نے پول والٹ میں ۵٫۷۸ میٹر کا عالمی ریکارڈ قائم کیا۔ ان کے ہم وطن ب۔ مالنوفسکی نے ۳ ہزار میٹر کے اسٹیپل چیز میں اولمپک طلائی تمغہ جیتا (۸ منٹ ۹٫۷ سیکنڈ)۔
ورزشی کھیلوں کے عالمی مقابلوں میں سوویت یونین کی کھلاڑی لودمیلا کوندراتیوا ۱۰۰ میٹر کی مختصر دوڑ ۱۱٫۰۶ سیکنڈ میں جیتیں۔ دو دوسری سوویت کھلاڑیوں ندیژدا اولیزارینکو اور تاتیانا کزانکینا نے ۸۰۰ اور ۱۵۰۰ میٹر کی دوڑ جیتی۔ اولیزارینکو نے ایک منٹ ۵۳٫۵ سیکنڈ کا نیا عالمی ریکارڈ قائم کیا جبکہ کزانکینا نے اولمپک ریکارڈ قائم کیا ۳ منٹ ۵۶٫۶ سیکنڈ)۔ سوویت یونین ہی کی ویرا کومیسوا نے نیا عالمی ریکارڈ قائم کر کے ۱۰۰ میٹر رکاوٹ دوڑ جیتی۔
۴۰۰ میٹر کی دوڑ میں م۔ کوچ (مشرقی جرمنی) نے ۴۸٫۸۸ کا نیا اولمپک ریکارڈ قائم کیا۔ مشرقی

جرمنی کے کھلاڑیوں ا۔ سلوپیانیک اور ا۔ جاہل نے گولہ پھینکنے اور چکری پھینکنے میں طلائی تمغے جیتے۔ سلوپیانیک نے ۲۲،۴۱ میٹر کا عالمی ریکارڈ اور جاہل نے ۶۹،۶۹ میٹر کا اولمپک ریکارڈ قائم کیا۔

سوویت یونین کی ندیژدا تکاچنکو نے پنٹا تھلون میں طلائی تمغہ جیتا اور نیا ریکارڈ قائم کیا۔ (۵۰۸۳ پوائنٹ) سوویت یونین ہی کی ت۔ کولپاکووا نے لانگ جمپ میں نیا عالمی اور اولمپک ریکارڈ (۷۰۶ سینٹی میٹر) قائم کیا اور طلائی تمغہ جیتا۔

کیوبا کے م۔ کولون نے ۶۸،۷۰ سینٹی میٹر کے فاصلے پر نیزہ پھینک کر اولمپک ریکارڈ قائم کیا۔

تیراکی کے مقابلوں میں مشرقی جرمنی کی لڑکیاں تالابوں میں تقریباً مکمل طور پر حاوی رہیں اور انہوں نے سب سے زیادہ تمغے حاصل کئے۔ ب۔ کراؤسی نے ۱۰۰ میٹر ۲۰۰ میٹر فری اسٹائل میں بالترتیب ۵۴،۹۸ سیکنڈ اور ایک منٹ ۵۸،۳۳ سیکنڈ میں جیتی۔ طلائی تمغہ پانے والے دوسرے کھلاڑی یہ ہیں۔ ا۔ ڈائرس ۴۰۰ میٹر فری اسٹائل میں (۴ منٹ ۸،۷۶ سیکنڈ اولمپک ریکارڈ) ج۔ گیونیگیر ۱۰۰ میٹر بریسٹ اسٹروک میں (ایک منٹ ۱۰،۲۲ سیکنڈ میں) میتسچک، ۱۰۰ میٹر بٹر فلائی، ایک منٹ ۴۲ سیکنڈ ا۔ گیسلر ۲۰۰ میٹر بٹر فلائی (۲ منٹ ۱۰،۴۴ سیکنڈ اولمپک ریکارڈ) ر۔ رمنیچ نے ۱۰۰ میٹر اور ۲۰۰ میٹر دونوں بیک اسٹروک مقابلے جیتے۔

سوویت یونین کی لینا کاسیوستائل نے ۲۰۰ میٹر بریسٹ اسٹروک دوڑ ۲ منٹ ۲۹،۵۴ سیکنڈ میں جیتی اور نیا اولمپک ریکارڈ قائم کیا۔

مردانہ مقابلوں میں سوویت تیراک ولادیمیر سالنیکوف نے ۱۵۰۰ میٹر فری اسٹائل میں نیا عالمی ریکارڈ قائم کیا اور ۱۵ منٹ سے کم عرصہ (۱۴ منٹ ۵۸،۲۷ سیکنڈ میں یہ فاصلہ طے کیا۔ انہوں نے ۴۰۰ میٹر فری اسٹائل دوڑ بھی جیتی (۳ منٹ ۵۱،۳ سیکنڈ۔ اولمپک ریکارڈ)۔ تین دوسرے سوویت تیراکوں س۔ کوپلیاکوف، ر۔ ژولپا اور اس۔ فینسکوف نے ۲۰۰ میٹر فری اسٹائل، ۶۰۰ میٹر بریسٹ اسٹروک، اور ۲۰۰ میٹر بٹر فلائی مقابلوں میں طلائی تمغے جیتے۔

۲۰۰ میٹر بیک اسٹروک میں ہنگری کے ولادور نے طلائی تمغہ جیتا (۲ منٹ ۱،۹۳ سیکنڈ)۔

ماسکو اولمپک کے جمناسٹک مقابلوں کو حسن، شان اور پر پیچ مشقوں کی بنا پر ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ ٹیم مقابلوں میں میزبان ملک کی مردانہ اور زنانہ ٹیموں نے طلائی تمغے جیتے۔ سوویت جمناسٹ ا۔ دتیاتن ۱۱۸،۶۵۰ پوائنٹ حاصل کرکے مجموعی جمناسٹک چیمپین بن گئے۔ سوویت خاتون والینا دادیادوا ۷۹،۱۵۰ پوائنٹ حاصل کرکے مجموعی زنانہ چیمپین بن گئیں۔

انفرادی مشقوں میں سوویت یونین، مشرقی جرمنی، ہنگری اور رومانیہ کے جمناسٹوں نے طلائی تمغے جیتے۔ روایتی ہیبر دکیوبائی ہیوی ویٹ مکے باز، ٹ اسٹیونسن نے اپنا تیسرا اولمپک طلائی تمغہ جیتا۔

ج ۔ ہرناوریز نے ۵۴ کلوگرام ا۔ہریرا ۶۰ کلوگرام ا۔الڈامانے ۶۷ کلوگرام ا۔ مارٹینیز نے ۷ کلوگرام اور ج ۔ گومیکس نے ۵ ، ۷ کلوگرام کے زمروں میں فتح پائی ۔

سوویت یونین اور کیوبا کے مکے بازوں نے دوسرے زمروں میں بھی طلائی تمغے جیتے ۔

سوویت یونین کے شوتا خابریلی نے اولمپک جوڈو مقابلوں پر مغربی یورپ کا تسلط ختم کر دیا اور لائٹ مڈل ویٹ (۸۱ کلوگرام سے کم) جیت لیا ۔ سوویت یونین ہی کے ن ۔ سولودوفن نے ۶۵ کلوگرام کے زمرے میں مقابلے جیتے ۔ اوپن کلاس جوڈو کا طلائی تمغہ مشرقی جرمنی کے ڈیتمر لورنیزے نے جیتا ۔

فری اسٹائل کشتی کے مقابلوں میں سوویت یونین کے بیلوگازوف برادران نے ۵۲ اور ۵۷ کلوگرام وزن کے زمرے میں طلائی تمغہ جیتا ۔ ۵۷ کلوگرام کے زمرے میں شمالی کوریا کے خونچیونگ لی اور منگولیا کے دگارسرین نے بالترتیب چاندی اور کانسے کا تمغہ جیتا ۔ سوویت پہلوانوں م ۔ ابوشاف ، س ۔ ایساندوف ، س ۔ روگانیسیان ، ا ۔ ماتے اور س ۔ آندیئف نے ۶۲ ، ۶۸ ، ۹۰ ، ۱۰۰ اور ۱۰۰ کلوگرام سے اوپر کے زمروں میں طلائی تمغے جیتے ۔ بلغاریہ کے و ۔ راچوف اور ا ۔ ابیلوف نے ۷۴ اور ۸۲ کلوگرام کے زمروں میں فتح پائی ۔

سوشلسٹ ملکوں کی جانب سے سوویت یونین ، بلغاریہ ، ہنگری اور رومانیہ نے یونانی ورومی کشتیوں میں طلائی تمغے حاصل کئے ۔

وزن برداری کے اولمپک مقابلوں کے نتائج نہایت سنسنی خیز تھے ۔ کیوبا کے ڈینیل نونیزنے ۵۶ کلوگرام میں طلائی تمغہ حاصل کیا اور عالمی ریکارڈ توڑا ۔ ۸۲٫۵ کلوگرام میں سوویت کھلاڑی یوریک وردانیان نے اولمپک تمغہ جیتا اور تین عالمی ریکارڈ قائم کئے ۔ ۱۰۰ کلوگرام میں چیکوسلواکیہ کے ا ۔ زاریمبا نے نیا اولمپک ریکارڈ قائم کیا ۶۷٫۵ اور ۷۵ کلوگرام کے زمروں میں بلغاریہ کے ی ۔ رسیف اور ا ۔ ا ۔ زلاتیف نے طلائی تمغے جیتے اور نئے عالمی ریکارڈ قائم کئے ۔ ہنگری کے پ ۔ باکزاکو نے ۹۰ کلوگرام کے زمرے میں فتح پائی اور ۱۱۰ کلوگرام کے زمرے میں سوویت یونین کے س ۔ رحمانوف نے اولمپک طلائی تمغہ جیتا ۔ دوسرے زمروں میں بھی سوویت وزن بردار سرفہرست رہے اور نئے اولمپک اور عالمی ریکارڈ قائم کئے ۔

سوشلسٹ ملکوں کے کھلاڑیوں نے کشتی رانی ، شمشیر زنی ، تیر اندازی ، شہ سواری اور دوسرے کھیلوں میں بھی طلائی اور دوسرے تمغے جیتے ۔

بین الاقوامی میدان میں سوشلسٹ ملکوں کے کھلاڑی مردوں اور عورتوں کی حیرت انگیز کامیابیوں کا راز کیا ہے ۔ اس کا سبب ان ملکوں میں کھیلوں اور جسمانی تربیت کی عوامی نوعیت ہے ۔ جسمانی تربیت اور کھیل ان ملکوں میں چند لوگوں کی تفریح طبع کا سامان نہیں ہے اور نہ مالداروں کے وقت گزارنے کا شغل ہیں ۔ وہ تو عوام کی روزمرہ زندگی کا جزو ہیں ۔ اکثر اوقات بین الاقوامی میدان میں سوشلسٹ ملکوں کے

کھلاڑیوں کے کارناموں نے اور حال میں ماسکو اولمپک میں ان کے کارناموں نے سوشلسٹ کامیابی کی اس حقیقت کی تصدیق کی ہے ۔

ہر قسم کے کھیلوں میں عام پیمانے پر شرکت ان ملکوں کی زندگی کے تمام شعبوں کی خصوصیت ہے ۔ سوشلسٹ ملکوں کے کھلاڑیوں کی اعلیٰ صلاحیت اور ڈسپلن کی یہی وجہ ہے ۔

تمام شعبوں اور کھیلوں میں تربیت کے لئے وسیع اور موثر بنیادی ڈھانچہ تمام سوشلسٹ ملکوں میں قائم کیا گیا ہے ۔ یہاں کھیلوں کی ایک کلیدی خصوصیت یہ ہے کہ تربیت مشکل اور سائنسی طرز کی ہونے کے باوجود ان میں نہ تو تجارت کو دخل ہے اور نہ سیاست کو ۔ کھیلوں کو اسی لئے بڑھاوا دیا جاتا ہے ، کہ تکمیل کے ایک احساس کو فروغ ملے ۔ سوشلسٹ ملکوں میں کھیلوں کی ترقی تعلیم کی ترقی کا جزو ہے ۔

یہ حقیقت کہ ۱۹۸۰ء کے اولمپک کھیل پہلی مرتبہ سوشلسٹ ملک میں ہوئے، بجائے خود اس بات کا ثبوت ہے کہ سوشلسٹ سماج کو لوگوں میں کھیلوں کا جذبہ سمونے سے زیادہ دلچسپی ہے ۔